Courtesy www.pdfbooksfree.pk

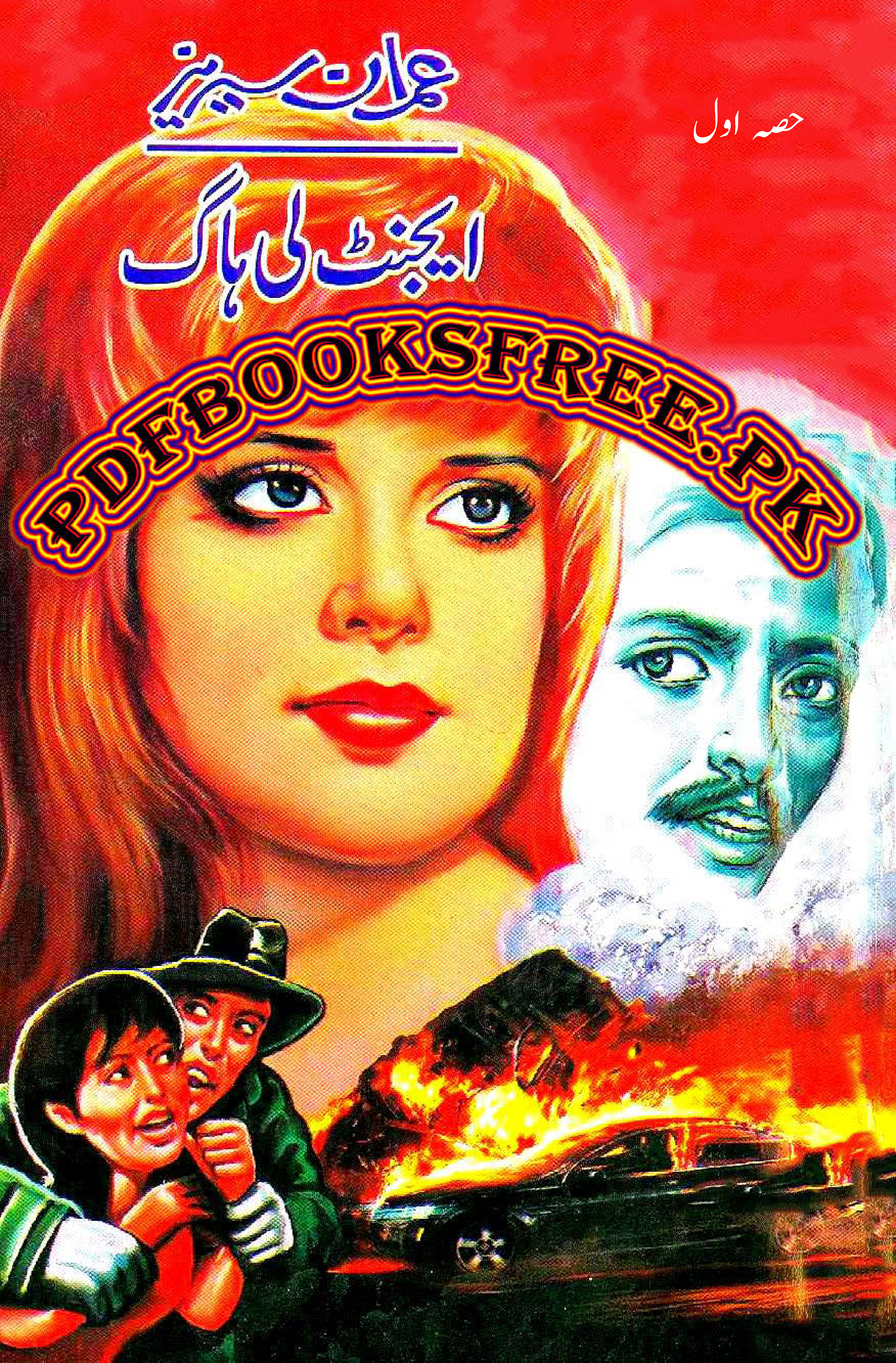

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

41A
عمران سیریز نمبر

ایجنٹ لی ہاگ

مکمل ناول

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

مصنف ---- ظہیر احمد

ناشران ---- محمد ارسلان قریشی

---- محمد علی قریشی

ایڈوائزر ---- محمد اشرف قریشی

طابع ---- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

ARSLAN PUBLICATIONS MULTAN

Price Rs 175/-

محترم قارئین
السلام علیکم!

میرا نیا ناول ''ایجنٹ لی ہاگ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول خاص طور پر ہیون ویلی کی تحریک آزادی کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔ کافرستان ہیون ویلی پر قابض ہونے کے لئے کیسے کیسے ہتھکنڈے اختیار کرتا رہتا ہے اس کا تو آپ سب کو بخوبی علم ہو گا اس بار کافرستان نے ایک شوگرانی نژاد ایجنٹ لی ہاگ کے ذریعے پاکیشیا اور ہیون ویلی کے خلاف ایسی بھیانک سازش کا آغاز کیا جس کے پورا ہوتے ہی ہیون ویلی کا تصرف ہمیشہ کے لئے کافرستان کے پاس آ جاتا اور کافرستان جو ہیون ویلی پر پہلے سے ہی ناجائز تسلط جما کر بے گناہ اور مظلوم مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا ہے اس سازش کے پورا ہوتے ہی انہیں وہ تمام تر اختیارات حاصل ہو جاتے جس سے وہ ہیون ویلی کے کسی بھی مسلمان کو اپنا محکوم بنا سکتا تھا اور ہیون ویلی کا ہر مسلمان ہمیشہ کے لئے ان کے ظلم و جبر کی چکی میں پس کر رہ جاتا۔ لی ہاگ نے انتہائی ذہانت اور انتہائی شاطرانہ انداز میں ایک ایسا گریٹ پلان بنایا اور اس پلان پر عملدرآمد کے لئے نہ صرف پوری دنیا نے کافرستان کو منظوری دے دی بلکہ اقوام متحدہ اور پاکیشیا نے بھی گریٹ پلان پر کوئی نقطہ اعتراض نہ اٹھایا۔ گریٹ پلان کیا تھا اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا جب راز کھلا تو عمران اور اس کے ساتھی قہر و غضب کا پیکر بن کر دیوانہ وار گریٹ پلان اور اس کے ماسٹر مائنڈ کو ختم کرنے کے لئے کافرستان میں داخل ہو گئے۔ لی ہاگ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو خود سے اور اپنے گریٹ پلان سے دور رکھنے کے لئے انتہائی فول پروف انتظامات کر رکھے تھے اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لاکھ سر پٹکتے رہیں لیکن وہ کسی بھی صورت میں اس تک اور اس کے ہیڈ کوارٹر تک نہیں پہنچ سکیں گے۔
عمران اور اس کے ساتھی کافرستان میں تو داخل ہو گئے لیکن کافرستان میں داخل ہوتے ہی ان پر کافرستانی سیکورٹی فورسز نے موت کا نہ رکنے والا طوفان کھڑا کر دیا جس میں پھنس کر عمران اور اس کے ساتھی سوائے بے بس پرندوں کی طرح پھڑپھڑانے کے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے لیکن عمران نے اپنی ذہانت اور فطانت سے ایسے گل کھلائے کہ لی ہاگ جیسا شاطر ایجنٹ بھی اس سے مات کھا گیا اور عمران نے اس کا بنایا ہوا گریٹ پلان خود اس کے لئے موت کا پھندہ بنا دیا۔ عمران کی خداداد صلاحیتوں اور اس کی ذہانت نے ہیون ویلی والوں کے لئے ایک نئی صبح کی ایسی مضبوط بنیاد رکھ دی جسے چاہ کر بھی کافرستانی ہلا نہیں سکتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہیون ویلی کو شاطر ایجنٹ لی ہاگ کے گریٹ پلان کی دلدل میں دھنسنے سے بچانے کے لئے کیا کچھ کیا تھا اور اسے کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا یہ تو آپ ناول پڑھ کر جان ہی لیں گے۔

مجھے یقین ہے کہ سابقہ ناولوں کی طرح آپ کو یہ ناول بھی بے حد پسند آئے گا اور آپ مجھے اس ناول کے بارے میں اپنے خطوط یا ادارہ کی ای میلز پر ضرور مطلع کریں گے۔
سابقہ ناول 'ٹائم کلر' اور 'ڈینجرس جولیانا' کے سلسلے میں مجھے آپ کے خطوط مسلسل موصول ہو رہے ہیں جنہیں میں وقتاً فوقتاً آپ کی خدمت میں اپنے جوابات کے ساتھ پیش کرتا رہوں گا۔ ناول کے مطالعہ سے پہلے آپ اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔
گوجر خان سے محمد ارسلان علی لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ آپ کے ناول، پلاٹ، کردار اور واقعات ہر لحاظ سے بے مثال ہوتے ہیں۔ ہر نیا آنے والا ناول سابقہ ناول سے منفرد اور انتہائی دلچسپ ہوتا ہے۔ آپ کا نیا ناول "گرین وائرس" واقعی انتہائی شاندار تھا اس میں کردار نگاری اپنے عروج پر تھی۔ عمران جیسا محبِ وطن جس ملک میں ہو اس ملک کو کوئی دشمن ملک واقعی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مشن میں کامیابی عمران کے ہی قدم چومتی ہے۔ آپ سے بس ایک دو شکایتیں ہیں کہ آپ 'صالحہ اور کراسٹی' کو اپنے ناولوں میں شامل نہیں کر رہے ہیں۔ حالانکہ کراسٹی تو آپ کا اپنا تخلیق کردہ کردار ہے اور ہر مصنف اپنی تخلیق سے پہچانا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آپ ان کرداروں پر ضرور لکھیں گے۔ اس کے علاوہ "زیرو لینڈ"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرداروں کے حوالے سے میں پہلے اس لئے بتا رہا ہوں 'سرخ قیامت' ناول ضخیم ہے جو ساڑھے سات سو صفحات پر مشتمل ہو گا اس لئے اسے خریدنے کی تیاری آپ پہلے سے ہی کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ سٹاک ختم ہو جائے اور آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جوہر آباد، ضلع خوشاب، شبیر کالونی سے جناب حاجی عبدالغفور صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں آپ کا ناول 'گرین وارس' پڑھا۔ ناول کہانی اور پلاٹ کے لحاظ سے زبردست تھا۔ اچھوتا موضوع تھا۔ واقعی آپ کا انداز تحریر دن بدن نکھرتا جا رہا ہے۔ ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تحریروں میں مزید نکھار پیدا کرے۔ آپ سے اپنے گزشتہ خطوط میں یہ گزارش کی تھی کہ آپ کراسٹی کو بھی سیکرٹ سروس کے کیسز میں جولیا کے ہمراہ ناولوں میں ضرور شامل کریں۔ کراسٹی کا کردار بھی بے حد جاندار ہے۔ نیز آپ سے یہ بھی کہا تھا کہ آپ جولیا کے بارے میں یہ بتائیں کہ وہ کیسے پاکیشیا آئی تھی اور کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہوئی تھی اور اسے کس طرح سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ڈپٹی چیف بنایا گیا تھا حالانکہ وہ ایک غیر ملکی ہے۔ لیکن ابھی تک آپ نے کسی ناول میں یہ سب تحریر نہیں کیا ہے۔ امید ہے میری ان گزارشات پر خصوصی توجہ دیں گے۔

محترم جناب حاجی عبدالغفور صاحب۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے میرا نیا ناول پسند کیا۔ آپ نے کراسٹی کو ناولوں میں دوبارہ

کے ایجنٹوں کو بھی میدان میں لائیں کیونکہ ایک آپ ہی ایسے مصنف ہیں جو ان کرداروں پر بہتر اور انوکھے طرز پر لکھ سکتے ہیں جیسا کہ 'غدار ایجنٹ'، 'فراسکو ہیڈ کوارٹر' جیسے منفرد ناول آپ نے ہی لکھے ہیں۔

محترم محمد ارسلان صاحب۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ میرے ناولوں کو اس حد تک پسند کرتے ہیں۔ ناول کی کردار نگاری اور ناول کا پلاٹ بنانا ہی ایک رائٹر کا خاصہ ہوتا ہے جسے میں اپنی بھرپور محنت اور لگن سے پورا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ آپ نے صالحہ اور کراسٹی کے حوالے سے جو بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ پچھلے چند ناولوں میں چونکہ ان کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی اس لئے ان کرداروں پر لکھا نہیں گیا تھا لیکن آنے والے ناولوں میں آپ کی ان دو کرداروں سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔ رہی بات زیرو لینڈ کے ایجنٹوں پر ناول لکھنے کی تو اس کے لئے اتنا ہی عرض کروں گا کہ میں نے پچھلے دنوں ہی ایک ضخیم ناول 'سرخ قیامت' مکمل کیا ہے جو زیرو لینڈ کے ایجنٹوں اور ڈاکٹر ایکس کے خلاف لکھا گیا ہے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر ایک خلائی مشن پر مبنی ناول تھا اور بہت عرصہ سے خواہش کی جا رہی تھی کہ میں خلائی مشن پر کوئی نیا اور اچھوتا ناول تحریر کروں۔ اس لئے میں نے آپ کی فرمائش پہلے سے ہی پوری کر دی ہے جو اگلے ایک دو ماہ تک انشاء اللہ آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔ اس ناول کا نام اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واپس لانے کے لئے کہا تو اس کے لئے فکر نہ کریں اگلے ناولوں میں آپ کو کراسٹی ضرور ملے گی اور آپ نے جولیا کے حوالے سے جو بات کی ہے کہ وہ غیر ملکی ہونے کے باوجود پاکیشیا کیسے آئی تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کیسے شامل ہوئی تھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کیسے بنی تھی تو اس سلسلے میں آپ کی یہ خواہش میں 'ڈینجرس جولیانا' میں پوری کر چکا ہوں اور آپ یہ جان کر اور زیادہ خوش ہوں گے کہ میں نے یہ ناول آپ کے نام سے ہی منسوب کیا ہے۔ گو کہ اس آئیڈیے پر میں بھی کام کرنا چاہتا تھا لیکن آپ کے خط نے میری تشنگی میں اور زیادہ اضافہ کر دیا تھا اس لئے میں نے خصوصی طور پر آپ کی خواہش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ ناول تحریر کیا تھا جو شاید ابھی تک آپ کی نظروں سے نہیں گزرا ہے۔ اس لئے پہلی فرصت میں 'ڈینجرس جولیانا' نامی ضخیم ناول حاصل کر لیں اور مجھے اس سلسلے میں خصوصی طور پر بذریعہ خط مطلع کریں کہ میں آپ کی امنگوں کے عین مطابق ناول تحریر کر سکا ہوں یا نہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام ظہیر احمد

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

ماحول اچانک ٹائروں کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا اور عمران کی سپورٹس کار کراسنگ چوک کے عین سنٹر میں اپنے پیچھے سیاہ رنگ کی لمبی لکیریں بناتی ہوئی ایک جھٹکے سے رک گئی۔ جیسے ہی عمران کی کار رکی دوسری سڑک سے آتی ہوئی کار کے ٹائر بھی چرچرائے، سڑک پر لمبی لکیریں بنیں مگر کار رکنے کے بجائے سڑک پر لٹو کی طرح گھومتی چلی گئی اور پھر ماحول ایکلخت تیز اور خوفناک دھماکے سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

تیسری سمت سے آتی ہوئی ایک تیز رفتار کار اس گھومتی ہوئی کار سے آ ٹکرائی تھی۔ دھماکے کے ساتھ گھومتی ہوئی کار ہوا میں بلند ہوئی اور تیزی سے پلٹتی ہوئی عمران کی سپورٹس کار کے اوپر سے گزرتی ہوئی زور دار دھماکے سے پیچھے جا گری اور سڑک پر گر کر بری طرح سے قلابازیاں کھاتے ہوئے ایک اور کار سے جا ٹکرائی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حادثہ اس قدر خوفناک تھا کہ سڑک کے اطراف میں موجود نہ صرف لوگ ٹائروں کے چرچرانے کی آوازیں سن کر ان کاروں کی طرف متوجہ ہو گئے تھے بلکہ دھماکوں سے کاروں کو ٹکراتے اور اچھل کر ہوا میں قلابازیاں کھاتے دیکھ کر ان سب کی چیخیں بھی نکل گئی تھیں۔ قلابازیاں کھاتی ہوئی کار میں سے کوئی چیز نکل کر عمران کی کار کی سائیڈ والی سیٹ پر گری مگر عمران نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ کار کو اس طرح ہوا میں اچھل کر الٹتے پلٹتے اور اپنی کار کے اوپر سے گزرتے ہوئے دیکھ کر عمران بھی آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔ جو کار اس کار سے ٹکرائی تھی اس کار کا بونٹ بھی بری طرح سے پچک گیا تھا اور اچھلی ہوئی کار پیچھے جا کر جس کار پر گری تھی وہ کار بھی بری طرح سے پچک گئی تھی۔ سڑک پر تینوں کاروں کی ونڈ سکرینوں کے ٹکڑے بکھر گئے تھے پھر کراسنگ کے چاروں اطراف مختلف کاروں کی بریکیں لگنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ خوفناک حادثہ دیکھ کر وہاں موجود لوگ بت سے بن کر رہ گئے تھے پھر حادثے کا شکار ہونے والی کاروں میں سے اذیت ناک چیخیں ابھریں تو لوگوں کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ سب تیزی سے ان کاروں کی طرف دوڑ پڑے۔

عمران نے بھی تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اس نے نہایت غصیلی نگاہوں سے دائیں طرف کھڑے اس دس بارہ سالہ بچے کی طرف دیکھا جو اب بھی سڑک کے بیچ میں کھڑا تھر تھر

کانپ رہا تھا۔

اس بچے کو دیکھ کر عمران نے اچانک بریک لگائے تھے جو تیزی سے بھاگ کر سڑک کراس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران کی کار کی ٹائروں کی تیز آواز سن کر وہ گھبرا کر تھوڑا سا آگے جا کر رک گیا تھا۔ ایسے میں دوسری طرف سے آنے والی کار نے بھی بچے کو دیکھ کر بریکیں لگا دیں جس سے کار سڑک پر لٹو کی طرح گھوم گئی تھی اور تیسری جانب سے آنے والی تیز رفتار کار نے اسے زوردار ٹکر مار کر ہوا میں اچھال دیا تھا۔ اچانک اس بچے کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ برق رفتاری سے دائیں طرف بھاگتا چلا گیا۔

عمران تیزی سے اس کار کی طرف بڑھا جس کی ٹکر سے ایک کار ہوا میں بلند ہوتی ہوئی اس کی کار کے پیچھے جا گری تھی۔ اس کار کا اگلا حصہ بری طرح اندر کی طرف دھنس گیا تھا۔ کار کے باہر خون پھیل رہا تھا۔ اس کار میں کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی جیسے اس کار کے سوار ہلاک ہو چکے تھے یا پھر وہ شدید زخمی حالت میں بے ہوش ہو گئے تھے۔ لوگ زور لگا کر پچکے ہوئے دروازوں کو کھولنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن یہ آسان کام نہیں تھا۔

”کوئی فائدہ نہیں۔ کار میں سوار دونوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کی لاشیں کار کی باڈی کاٹ کر ہی اب باہر نکالی جا سکتی ہیں“..... ایک شخص نے کہا اور عمران وہیں رک گیا۔

”بڑا خوفناک حادثہ تھا۔ یہ حادثہ اس بچے کی وجہ سے پیش آیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا جو بھاگ کر سڑک کراس کر رہا تھا۔ آج کل کے بچے بھی بس۔ نہ آگے دیکھتے ہیں نہ پیچھے، جدھر منہ اٹھا ادھر ہی بھاگ پڑتے ہیں"۔ ایک بزرگ نے غصے سے کہا۔

"شکر کریں بڑے میاں۔ اس بچے کی جان بچ گئی ہے ورنہ ان کی جگہ سڑک پر اس کی لاش کچلی ہوئی ہوتی"...... ایک اور شخص نے کہا۔

"وہ تو بچ گیا ہے لیکن اس وجہ سے یہ جو حادثہ ہوا ہے۔ اس کار میں دو لاشیں ہیں۔ ہوا میں بلند ہونے والی کار میں نہ جانے کتنے افراد تھے اور وہ جس کار پر گری تھی اس میں نہ جانے کون تھے"...... بزرگ نے کہا۔

"بہرحال جو ہوا ہے غلط ہوا ہے"...... ایک اور شخص نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"ان سب باتوں کو چھوڑو اور ڈبل ون ڈبل ٹو کو کال کریں تاکہ وہ جلد سے جلد یہاں آ کر لاشوں اور زخمیوں کو ریسکیو کر سکیں"...... چوتھے شخص نے کہا۔

"میں کرتا ہوں"...... ایک اور آدمی نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور ڈبل ون ڈبل ٹو پر کال ملانے میں مصروف ہو گیا۔ اسی لمحے بزرگ کی نظر عمران پر پڑی وہ تیز تیز چلتے ہوئے اس کی طرف آ گئے۔

"برخوردار۔ تم تو ٹھیک ہو نا"...... انہوں نے عمران سے مخاطب

ہو کر ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بزرگ محترم۔ میں ٹھیک ہوں۔ شکریہ"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"شکر ہے۔ شکر ہے۔ تم نے بچے کو دیکھ کر بروقت بریکیں لگا دی تھیں لیکن دو بدقسمت کاریں۔ بہت زبردست تصادم ہوا ہے دونوں میں اور تمہاری کار کے پیچھے کھڑی کار کو تو ناحق ہی تباہ ہونا پڑا ہے"...... بزرگ نے کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے مبہم انداز میں کہا۔ خوفناک حادثے نے اس کا ذہن بری طرح ماؤف کر دیا تھا اس لئے وہ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"نام کیا ہے تمہارا"...... بزرگ نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی عمران۔ علی عمران"...... عمران نے کہا۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ بڑا اچھا نام ہے۔ بیٹا، ایک کام کرو۔ تم یہاں سے نکل جاؤ۔ پولیس یہاں آ گئی تو خواہ مخواہ جھمیلوں میں پڑ جاؤ گے۔ میں جانتا ہوں۔ اس حادثے میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ تم نے تو بچے کی جان بچائی ہے لیکن تم ان پولیس والوں کو نہیں جانتے۔ کسی کو بھی بغیر کسی جرم کے دھر سکتے ہیں۔ ایک بار کوئی ان کے ہتھے چڑھ جائے تو پھر بس کچھ مت پوچھو۔ ایسے ایسے جرم سر پر تھوپ دیتے ہیں کہ میں کیا بتاؤں"...... بزرگ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ شاید پولیس والوں کے ستائے ہوئے تھے یا پھر ضرورت سے زیادہ باتونی معلوم ہو رہے تھے۔ اسی لمحے ایک شخص تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب سے گزرا۔ وہ اس طرف سے آ رہا تھا جہاں دو کاریں تباہ ہوئی تھیں۔

"سنو بیٹا"...... بزرگ نے اس نوجوان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ وہ شخص رک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

"جی فرمائیں"...... نوجوان نے کہا۔

"ان کار والوں کا کیا ہوا۔ کوئی زندہ بچا ہے ان میں سے یا وہ سب بھی"...... بزرگ نے کہا۔

"کہاں جناب۔ سب ہی ہلاک ہو گئے ہیں۔ بڑا خوفناک حادثہ تھا"...... نوجوان نے کہا۔

"چچ۔ چچ۔ چچ۔ کون کون تھا ان گاڑیوں میں"...... بزرگ نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

"ایک کار میں دو افراد اور ایک خاتون تھی جبکہ ان پر گرنے والی کار میں ایک نوجوان تھا"...... نوجوان نے کہا۔

"بڑا افسوس ہوا ہے۔ واقعی یہ سچ ہی ہے۔ سامان سو برس کا اور پل کی خبر نہیں"...... بزرگ نے اسی طرح افسوس بھرے انداز میں کہا۔ اسی لمحے انہیں موبائل اور ایمبولینس کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں متعلقہ حدود کے تھانے کی پولیس اور تین ایمبولینسیں آ گئیں۔ کاروں کی حالت واقعی بے حد

خراب تھیں۔ کاروں میں سے لاشیں کاریں کاٹ کر نکالی جا رہی تھیں۔ شاید فون کرنے والے نے پولیس اور ریسکیو ٹیم کو حادثے کی تفصیل بتا دی تھی اس لئے وہ ضروری سامان ساتھ ہی لائے تھے۔

سب سے زیادہ بری حالت ان چار لاشوں کی تھی جن پر کار گری تھی۔ کار کے ساتھ ان کی لاشیں بھی پچک گئی تھیں اور اس قدر مسخ ہو گئی تھیں کہ ان کی پہچان مشکل ہو رہی تھی۔ ان میں تین مرد اور ایک خاتون تھی۔ پولیس والے متعدد افراد سے حادثے کے متعلق بیان قلمبند کر رہے تھے پھر ایک پولیس انسپکٹر عمران کے پاس آ گیا۔

"تو آپ ہیں وہ جس نے سڑک کراس کرتے ہوئے سب سے پہلے کار کی بریکیں لگائی تھیں"...... پولیس انسپکٹر نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بڑے دبنگ انداز میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کہاں ہے وہ بچہ۔ وہ کس کے ساتھ تھا اور اس کی عمر کیا تھی"...... پولیس انسپکٹر نے ٹھوس انداز میں ایک ساتھ کئی سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"لوگوں نے آپ کو بچے کے ساتھ ساتھ حادثے کی مکمل تفصیل بتا دی ہے پھر آپ یہ سب مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔ میں اس بچے کو نہیں جانتا۔ وہ میرا رشتہ داروں میں سے نہیں تھا جو میں آپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو اس کے بارے میں کچھ بتا سکوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں حادثہ ہوا ہے۔ اس حادثے میں سات افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ہمیں انوسٹی گیشن تو کرنی پڑے گی نا۔ ہم نے یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ یہ واقعی حادثہ تھا یا''...... پولیس انسپکٹر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یا۔ یا کیا۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ حادثہ نہیں۔ پری پلاننگ گیم تھی''...... عمران نے اسے غصے سے دیکھ کر کہا۔

''ہو بھی سکتی ہے۔ پری پلاننگ گیم بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل ملک جن حالات سے گزر رہا ہے ہم کسی بھی امکان کو رد نہیں کر سکتے''...... پولیس انسپکٹر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ بڑے قابل انسپکٹر معلوم ہوتے ہیں۔ نام کیا ہے آپ کا''...... عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔

''انسپکٹر اصفہانی''...... انسپکٹر نے اکڑ کر کہا۔

''صابن دانی۔ واہ۔ اچھا نام ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''صابن دانی نہیں، میں اصفہانی ہوں۔ انسپکٹر اصفہانی''۔ انسپکٹر اصفہانی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں جناب صابن دانی صاحب''۔ عمران نے کہا۔

''پھر وہی بات۔ میں نے کہا ہے نا، میرا نام صابن دانی نہیں

اصفہانی ہے''...... انسپکٹر نے کہا۔

''آنجہانی۔ لیکن آپ تو زندہ ہیں۔ زندہ آدمی آنجہانی کیسے ہو سکتا ہے۔ آنجہانی اسے کہتے ہیں نا جو اس دنیا سے کوچ کر گیا ہو''...... عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا۔ انسپکٹر اصفہانی کے رویئے نے اسے موڈ بدلنے پر مجبور کر دیا تھا۔

''لگتا ہے تم بہرے ہو یا پھر جان بوجھ کر میرا مذاق اڑا رہے ہو''...... انسپکٹر اصفہانی نے غصے سے کہا۔

''اگر دوسری بات نہ کرتے تو میں جان جاتا کہ میں واقعی بہرہ ہوں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''مطلب۔ تم جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہو''...... انسپکٹر غرایا۔

''کیا''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں اس کے قابو میں آنے والا تھا اور انسپکٹر اصفہانی نے بے اختیار جبڑے بھینچ لیے۔

''سنو مسٹر۔ تمہیں ہمارے ساتھ تھانے چلنا پڑے گا''...... انسپکٹر اصفہانی نے تیز لہجے میں کہا۔

''کس خوشی میں جناب''...... عمران نے کہا۔

''یہ تمہیں تھانے چل کر معلوم ہو گا کہ وہاں خوشی ملتی ہے یا غمی''...... انسپکٹر اصفہانی نے خالص تھانیدارانہ انداز میں کہا۔

''اگر میں نہ جاؤں تو''...... عمران نے کہا۔

''تو میں تمہیں زبردستی گاڑی میں ڈال کر لے جاؤں گا۔ سارا الزام تم پر آ جائے گا کہ اس حادثے کے اصل ذمہ دار تم ہو''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انسپکٹر اصفہانی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں تو ایسے کیسے الزام آ جائے گا مجھ پر"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کس پر کیا الزام لگانا ہے یہ ہم بہتر جانتے ہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"یہاں اتنے گواہ ہونے کے باوجود"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"گواہ۔ ہونہہ۔ پوچھو ان سے۔ اگر ہم نے تمہیں دھر لیا تو کیا ان میں سے کوئی گواہ بنے گا۔ روز روز تھانے کچہریوں کا چکر لگانے کی ہے ان میں سے کسی کی ہمت"...... انسپکٹر اصفہانی نے طنزیہ لہجے میں کہا اور ان کے اردگرد جو افراد موجود تھے اور خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے، انسپکٹر اصفہانی کی بات سن کر یوں تتر بتر ہوتے چلے گئے جیسے انسپکٹر اصفہانی نے ان کے وہاں رکے رہنے پر گولی مار دینے کی دھمکی دے دی ہو۔ لوگوں کو اس طرح وہاں سے ہٹتے دیکھ کر عمران واقعی حیران رہ گیا تھا۔

"اب بولو"...... انسپکٹر اصفہانی نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بولوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ پولیس کے انداز اور ان کے رویوں سے بخوبی واقف تھا۔ کوئی بھی شریف النفس انسان، پولیس اور تھانے کچہریوں کے چکروں

میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ انسپکٹر اصفہانی نے ان کے سامنے جس انداز میں بات کی تھی ان سب کا وہاں سے کھسک جانا ہی ان کے حق میں بہتر تھا ورنہ اس جیسا انسان کسی کو بھی دھر سکتا تھا۔

"ہمارے ساتھ تھانے چلو گے یا نہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"اکیلے جاؤں یا تم بھی ساتھ چلو گے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تھانے کا انچارج میں ہوں۔ تمہیں میرے ساتھ جانا ہے نا کہ مجھے تمہارے ساتھ"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"چلو بھائی۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا جیسے اس کے پاس تھانے جانے کے علاوہ اور کوئی آپشن نہ رہ گیا ہو۔

"اب آئے ہو نا سیدھی راہ پر۔ لاؤ۔ اپنی کار کی چابیاں دو مجھے"...... انسپکٹر اصفہانی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"چابیاں۔ کیوں۔ تمہاری گاڑی خراب ہو گئی ہے کیا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم میرے ساتھ میری گاڑی میں چلو گے۔ تمہاری گاڑی کوئی بھی کانسٹیبل لے آئے گا"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"ایسا کرو کہ تم اپنی گاڑی کی چابیاں کانسٹیبل کو دے دو۔ تم میرے ساتھ آ جاؤ۔ میں تمہیں تھانے لے چلتا ہوں۔ میری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسپورٹس کار ہے۔ اسے تمہارا کوئی بھی کانسٹیبل بلکہ تم خود بھی ڈرائیو نہیں کر سکو گے"...... عمران نے کہا۔ انسپکٹر اصفہانی نے سر گھما کر اس کی اسپورٹس کار کی طرف دیکھا پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوئے بشیر داد۔ ادھر آ اوئے"...... اس نے ایک کانسٹیبل کو آواز دیتے ہوئے کہا تو بشیر داد کانسٹیبل دوڑتا ہوا اس طرف آ گیا۔

"جی سر جی"...... اس نے انسپکٹر اصفہانی کو سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"گاڑیوں سے لاشیں نکلوا کر ان سب کے روزنامچے تیار کر لینا۔ حادثے والی ساری جگہ کی تصویریں بھی بنوا لینا اور ان لاشوں سے جو بھی ملے انہیں لے کر سیدھے تھانے آ جانا۔ میں پوچھ گچھ کرنے اسے تھانے لے جا رہا ہوں۔ میری گاڑی تم ہی تھانے لے آنا"...... انسپکٹر اصفہانی نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ جائیں۔ میں یہاں سب سنبھال لوں گا جناب"...... بشیر داد نے کہا۔

"سنبھال لینا۔ نہیں تو تھانے میں تمہیں میں ایسا سنبھالوں گا کہ تم ساری عمر یاد کرو گے"...... انسپکٹر اصفہانی نے تیز لہجے میں کہا اور کانسٹیبل بشیر داد نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر اسے سیلوٹ مار دیا۔

"چلو مسٹر۔ آؤ۔ اور ہاں۔ تمہارا نام کیا ہے"...... انسپکٹر اصفہانی

کو جیسے عمران کا نام پوچھنے کا خیال آ گیا۔

"چھوڑیں جی۔ ناموں میں کیا رکھا ہے۔ تھانے چل ہی رہے ہیں۔ وہاں آپ کو میرے نام کا بھی پتہ چل جائے اور کام کا بھی"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ اس کے چہرے پر شرارت بھرے تاثرات تھے جیسے وہ انسپکٹر اصفہانی کے ساتھ کوئی بڑی اور سبق آموز شرارت کرنے کا موڈ بنا بیٹھا ہو۔ وہ دونوں تیزی سے کار کی طرف آئے۔

"نام بتاؤ اپنا سیدھی طرح"...... انسپکٹر اصفہانی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا نام عبدالقدوس عرف طوطے میاں ہے جناب"...... عمران نے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ انسپکٹر اصفہانی نے بھی دوسری سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اندر آ گیا۔

"عبدالقدوس عرف طوطے میاں۔ یہ کیسا نام ہے"...... انسپکٹر اصفہانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے نیچے سیٹ سے کوئی چیز نکال لی۔ یہ ایک سیل فون تھا۔

"یہ کیا ہے"...... انسپکٹر اصفہانی نے حیرت بھرے لہجے میں سیل فون دیکھتے ہوئے کہا اور عمران چونک کر سیل فون دیکھنے لگا۔ اس کی کار کے دوہرے حادثے کا شکار ہونے والی کار الٹی پلٹتی ہوئی گزری تھی تو کار کی کھلی ہوئی کھڑکی سے کوئی چیز نکل کر عمران کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کار میں آ گری تھی۔ سیٹ پر کچھ گرنے کا عمران کو پتہ ضرور چلا تھا لیکن اس کی ساری توجہ چونکہ کار پر تھی اس لئے اس نے سیٹ پر گرنے والی چیز پر توجہ نہ دی تھی۔

"سیل فون ہے۔ دکھائی نہیں دے رہا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور اس سے فون جھپٹ کر سامنے ڈیش بورڈ پر رکھ لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سیل فون اس کار والے کا تھا جو اس کی جیب یا ڈیش بورڈ پر پڑا ہونے اور کار قلابازیں کھانے کی وجہ سے کار کی کھڑکی سے نکل کر عمران کی کار میں آ گرا تھا۔

انسپکٹر اصفہانی کو اگر پتہ چل جاتا کہ یہ سیل فون حادثے کا شکار ہونے والی کار سے اس کی کار میں گرا تھا تو وہ خود ہی اس پر قبضہ جما لیتا کیونکہ سیٹ کافی قیمتی معلوم ہو رہا تھا۔

"تمہارا سیٹ ہے"...... انسپکٹر اصفہانی نے سیل فون کی طرف ندیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور کار کا انجن اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی۔

"تم کرتے کیا ہو"...... انسپکٹر اصفہانی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس سے پوچھا۔

"بتانا ضروری ہے کیا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں۔ بہت ضروری ہے"...... انسپکٹر اصفہانی نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے ڈیش بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھا کر

اسے کھولا اور ڈیش بورڈ میں جیسے کچھ تلاش کرنے لگا۔ اسی لمحے ڈیش بورڈ سے ایک منی پسٹل نکل کر نیچے گر گیا۔ انسپکٹر اصفہانی پسٹل دیکھ کر چونک پڑا۔ اس نے جھک کر منی پسٹل اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"تو تم اپنے پاس پسٹل بھی رکھتے ہو"...... انسپکٹر اصفہانی نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"صرف پسٹل نہیں میرے پاس، ریوالور اور مشین پسٹل بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کہاں ہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے چونک کر پوچھا۔

"تمہاری سیٹ کے نیچے ایک خفیہ خانہ ہے اس میں چھپا رکھے ہیں"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ لائسنس ہے تمہارے پاس"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"لائسنس۔ کیسا لائسنس"...... عمران نے کہا۔

"اسلحے کا لائسنس"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"میرے پاس تو ڈرائیونگ لائسنس بھی نہیں ہے، اسلحے کا لائسنس کہاں سے ہوگا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہوں۔ تھانے چلو پھر تم سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"...... انسپکٹر اصفہانی نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو مرضی پوچھ لینا لیکن ان بموں اور ڈائنا مائٹس کے بارے میں مت پوچھنا جو میں نے اپنی سیٹ کے نیچے، دروازوں کے اندر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور کار کے مختلف حصوں میں چھپا رکھے ہیں''...... عمران نے کہا اور بموں اور ڈائنا مائٹس کا سن کر انسپکٹر اصفہانی کا رنگ اڑ گیا۔

''بم۔ ڈائنا مائٹس''...... اس نے ہکلا کر کہا۔

''ہاں۔ ایک راکٹ لانچر، منی میزائل اور چند اور تباہ کن ہتھیار بھی ہیں میرے پاس۔ دیکھنے میں تو یہ تمہیں چھوٹی اور عام سی کار دکھائی دے رہی ہو گی لیکن حقیقت میں یہ اسلحے کی چلتی پھرتی دکان ہے۔ کار میں گنجائش نہیں تھی ورنہ تمہیں توپ بھی مل جاتی''...... عمران نے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم کرتے کیا ہو''...... انسپکٹر اصفہانی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ تباہ کن اسلحے کا سن کر اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔

''شکاری ہوں اور شکاریوں کا کام شکار کرنے کے سوا کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''شکاری''...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن میں جانوروں اور پرندوں کا شکاری نہیں ہوں۔ میں انسانوں کا شکار کرتا ہوں۔ ایک آدھ شکار ہو تو اسے گولی اور خنجر سے بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے اور اگر زیادہ لوگوں کا شکار کرنا ہو تو پھر ان کے لئے بم اور ڈائنا مائٹس ہی کام آتے ہیں''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس بار انسپکٹر اصفہانی کی آنکھوں میں بے پناہ خوف ابھر آیا۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہارا تعلق کسی عسکریت پسند تنظیم سے ہے''۔ انسپکٹر اصفہانی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''اب میں کیا جواب دوں۔ تم خود سمجھ دار ہو انسپکٹر صاحب دانی''...... عمران نے مسکرا کر کہا اور انسپکٹر اصفہانی کانپ کر رہ گیا۔

''کک۔ کک۔ کار۔ کار روکو۔ روکو کار''...... اس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''روکو۔ فوراً روکو۔ کار روکو۔ ورنہ''...... انسپکٹر اصفہانی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور عمران کے منی پسٹل کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

''اس میں گولیاں نہیں ہیں''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو انسپکٹر اصفہانی نے غصے سے منی پسٹل ڈیش بورڈ پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اپنے پہلو میں لگے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔

''اس میں گولیاں نہیں ہیں تو کیا ہوا۔ میرا ریوالور بھرا ہوا ہے۔ اب روک دو کار۔ ورنہ گولی مار دوں گا''...... انسپکٹر اصفہانی نے ریوالور عمران کے سر سے لگاتے ہوئے کہا۔ ریوالور ہاتھ میں ہونے کے باوجود اس کا جسم بری طرح سے کپکپا رہا تھا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔

''مار دو گولی۔ مجھے کیا۔ سڑک پر کار سو میل فی گھنٹے کی رفتار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے بھاگ رہی ہے۔ تم مجھے گولی مارو گے تو کار آؤٹ آف کنٹرول ہو کر الٹ جائے گی۔ ایک بار یہ کار الٹی تو ایسے دھماکے ہوں گے کہ کار کے ساتھ تمہارے بھی پرخچے اڑ جائیں گے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور انسپکٹر اصفہانی کا چہرہ خوف اور شدید پریشانی سے بگڑتا چلا گیا۔

''تت۔ تت۔ تم چاہتے کیا ہو''...... انسپکٹر اصفہانی نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کچھ نہیں۔ مم۔ مم۔ میں کسی پولیس والے سے بھلا کیا چاہ سکتا ہوں''...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

''دو۔ دیکھو عبدالقدوس۔ تم مجھے شریف آدمی معلوم ہو رہے ہو اس لئے میں تمہیں تھانے نہیں لے جاؤں گا۔ تم کار روکو۔ میں یہیں اتر جاتا ہوں۔ تم نے جہاں جانا ہے چلے جاؤ۔ میں اپنے تھانے خود ہی چلا جاؤں گا''...... انسپکٹر اصفہانی نے ریوالور پیچھے ہٹاتے ہوئے عمران کے سامنے گڑگڑانے والے انداز میں کہا۔

''ارے۔ تم مجھے تھانے نہیں لے جاؤ گے تو وہ پوچھ گچھ''۔ عمران نے کہا۔

''کیسی پوچھ گچھ۔ کون سی پوچھ گچھ۔ جائے حادثہ پر میں نے جو بیانات لئے تھے وہی کافی ہیں۔ تم سے میں نے کیا پوچھنا ہے جب اس حادثے میں تمہارا کوئی ہاتھ ہی نہیں تھا''...... انسپکٹر اصفہانی نے زبردستی دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ اگر تم مجھے تھانے لے جا کر مجھ سے پوچھ گچھ نہیں کرو گے کہ تمہاری انوسٹی گیشن کیسے پوری ہو گی۔ ایک میں ہی تو ہوں جس سے پوچھ گچھ کرنے سے تمہاری ترقی ہو سکتی ہے۔ محکمانہ ترقی نہ سہی تو جیب کی ہی ترقی سہی''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بھاڑ میں گئی ترقی۔ بھاڑ میں گئی پوچھ گچھ۔ پلیز کار روک دو۔ مجھے بے حد گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ مم۔ مم۔ میں۔ میں''...... انسپکٹر اصفہانی نے عمران کے طنز کو سمجھتے ہوئے کہا۔

''نہیں صاحب دانی صاحب۔ اب تو یہ کار تھانے ہی جا کر رکے گی۔ میں جانتا ہوں۔ تھانے میں تم مجھے محض خانہ پری کرنے کے لئے لے جا رہے ہو۔ لین دین کے بغیر نہ تم مجھے چھوڑو گے اور نہ میری کار۔ اگر معاملہ رفع دفع کرنے کے لئے تم یہیں لین دین کرنا چاہتے ہو تو بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''لین دین۔ نن۔ نن۔ نہیں۔ میں رشوت خور نہیں ہوں۔ تم۔ تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو''...... انسپکٹر اصفہانی نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے رشوت کا کب کہا ہے۔ میں تو لینے دینے کی بات کر رہا ہوں۔ تم مجھے تھانے میں کچھ لینے کے لئے لے جا رہے تھے۔ اب اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو تمہیں کچھ دینا پڑے گا''۔ عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم جو مانگو گے میں دوں گا۔ میرے وائلٹ میں بیس ہزار کے لگ بھگ رقم ہے۔ وہ سب لے لو"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"نکالو وائلٹ"...... عمران نے کہا۔ ایک لمحے کے لئے انسپکٹر اصفہانی نے غور سے عمران کی طرف دیکھا پھر اس نے سر ہلایا اور اس نے وردی کی اوپر والی جیب سے فوراً اپنا وائلٹ نکال لیا۔

"یہ لو"...... اس نے کہا۔

"ڈیش بورڈ پر رکھ دو اور اپنی گھڑی بھی اتار کر رکھ دو۔ سیل فون بھی"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ لل۔ لل۔ لیکن"...... انسپکٹر اصفہانی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"وقت ضائع مت کرو انسپکٹر۔ کار کا کنٹرول میرے ہاتھوں میں ہے۔ اگر میں نے کنٹرول چھوڑ دیا تو تم انجام جانتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ مم۔ مم۔ میں دیتا ہوں۔ سب کچھ دیتا ہوں۔ تم بس میری جان بخشی کر دو۔ پلیز"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا اور اس نے کلائی سے ریسٹ واچ اتار کر ڈیش بورڈ پر رکھ دی پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے بھی رکھ دیا۔

"میں جہاں کار روکوں گا تم کار سے اترنے کی کوشش مت کرنا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں ایک بٹن پریس کر دوں گا۔ اس بٹن

کے پریس ہوتے ہی تم ہوا میں اڑتے نظر آؤ گے۔ وہ بھی بغیر پروں اور بغیر جسم کے اس لئے جب تک میں نہ کہوں کار سے مت نکلنا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں نکلوں گا۔ بالکل بھی نہیں نکلوں گا"...... انسپکٹر اصفہانی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور جو میں کہوں بلا چوں چرا کئے کرتے جانا"...... عمران نے کہا۔

"کروں گا۔ بالکل کروں گا۔ میں تمہاری ہر بات مانوں گا"۔ انسپکٹر اصفہانی کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔ اس پر جیسے موت کا خوف غالب آ گیا تھا اور وہ جان بچانے کے لئے عمران کی ہر بات ماننے کے لئے تیار تھا۔

"گڈ"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ وہ کار مختلف سڑکوں پر دوڑاتا ہوا مین روڈ پر آ گیا۔ مین روڈ پر خاصا ٹریفک تھا اور دائیں بائیں فٹ پاتھوں پر بھی کافی لوگ آ جا رہے تھے۔

عمران نے کار دائیں طرف کرتے ہوئے فٹ پاتھ کے قریب روک دی۔ سامنے ایک فون بوتھ تھا جہاں ایک نہایت دبلا پتلا اور بوڑھا بھکاری بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے کپڑا بچھا ہوا تھا جس پر چھوٹی مالیت کے نوٹ اور سکے پڑے ہوئے تھے۔ بوڑھے بھکاری کی کمزوری کا یہ عالم تھا کہ اس کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا اور اس کی گردن یوں ہلتی دکھائی دے رہی تھی جیسے گردن میں ہڈی کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بجائے سپرنگ لگا ہوا ہو۔

عمران نے جھپٹ کر انسپکٹر اصفہانی کا سروس ریوالور لے لیا جو اس نے ہولسٹر میں ڈالنے کی بجائے گود میں رکھا ہوا تھا۔ اسے ریوالور لیتے دیکھ کر انسپکٹر اصفہانی کی حالت اور زیادہ پتلی ہو گئی اور وہ عمران کی جانب سہمی ہوئی نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا۔

"وائلٹ سے ساری رقم نکالو۔ سیل فون سے اپنا سم کارڈ نکالو اور سم کارڈ اپنے پاس رکھ کر سب کچھ سامنے بیٹھے ہوئے بھکاری کو دے آؤ"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور انسپکٹر اصفہانی کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ وہ عمران کی جانب ترحمانہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"جلدی کرو۔ ابھی تم نے ایک کام اور بھی کرنا ہے ورنہ تمہاری جان کی خیر نہیں"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور انسپکٹر اصفہانی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے وائلٹ اٹھایا اور اس میں سے رقم نکالی اور پھر سیل فون اٹھا کر اس میں سے سم کارڈ نکالنے لگا۔ سم کارڈ اس نے جیب میں ڈالا اور پھر اس نے کار کا دروازہ کھول دیا۔

"سب کچھ بھکاری کو دے کر واپس آ جانا۔ یاد رکھنا تم گولی سے زیادہ تیزی سے بھاگ نہیں سکو گے"...... عمران نے اس کے سامنے ریوالور لہراتے ہوئے کہا اور انسپکٹر اصفہانی ہونٹ بھینچتا ہوا کار سے باہر نکل گیا۔ فٹ پاتھ پر کافی لوگ آ جا رہے تھے۔ ان لوگوں کی موجودگی میں وہ بھکاری کے پاس جانے اور اسے بڑی

رقم، سیل فون اور ریسٹ واچ دینے کے خیال سے ہی انسپکٹر اصفہانی کی جان نکلی جا رہی تھی۔ اس نے مڑ کر ایک بار پھر عمران کی طرف رحم طلب نظروں سے دیکھا کہ شاید عمران کو اس پر رحم آ جائے لیکن عمران نے فوراً ریوالور کی نال اس کی طرف اٹھا دی اور انسپکٹر اصفہانی خوفزدہ ہو کر مڑا اور مرے مرے انداز میں بھکاری کی طرف بڑھنے لگا۔ اس تے بڑی رقم، سیل فون اور ریسٹ واچ بھکاری کے سامنے پڑے ہوئے کپڑے پر رکھے تو نہ صرف بھکاری بلکہ اردگرد سے گزرتے ہوئے لوگ بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ سب حیران ہو رہے تھے کہ پولیس وردی میں ملبوس انسپکٹر یہ سب کچھ بھکاری کو کیوں دے رہا ہے۔

"حضرات، حیران نہ ہوں۔ یہ تھانہ ویسٹ سٹی کے آن ڈیوٹی انسپکٹر اصفہانی ہیں۔ یہ انتہائی فرض شناس، درد مند، نیک اور رحمدل انسان ہیں۔ درد مند اور غریب افراد کی مدد کرنا ان کا شیوہ ہے اور یہ جہاں لاغر، دکھی اور ضرورت مندوں کو دیکھتے ہیں ان پر اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ اس بھکاری کو دیکھ کر بھی ان کے اندر درد کا احساس جاگ پڑا تھا اس لئے یہ یہاں رک گئے تھے اور آپ دیکھ لیں یہ کس قدر سخی دل کے مالک ہیں۔ اس بھکاری کے لئے انہوں نے نہ صرف اپنا سارا وائلٹ خالی کر دیا ہے بلکہ اپنی ریسٹ واچ اور اپنا قیمتی سیل فون بھی اس بھکاری کو دے دیا ہے۔ تاکہ وہ ان چیزوں کو بیچ کر اور رقم حاصل کر سکے"۔ عمران نے کار سے باہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آ کر اونچی آواز میں باقاعدہ تقریر کرنے والے انداز میں کہا اور انسپکٹر اصفہانی مڑ کر اسے خونی نظروں سے گھورنے لگا جبکہ لوگ انسپکٹر اصفہانی کی سخاوت دیکھ کر اور عمران کی زبانی اس کی دردمندی کا سن کر مرعوب ہو گئے اور وہ سب انسپکٹر اصفہانی کو داد دینے کے لئے تالیاں بجانے لگے۔ لوگوں کو اس طرح تالیاں بجاتے دیکھ کر انسپکٹر اصفہانی کھسیانے انداز میں مسکرانے لگا۔

''اگر ہمارے ملک میں ایسے نیک دل، ایماندار اور مخلص پولیس والے ہوں تو ہمارے ملک کی طرف بڑے سے بڑا دشمن میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا''...... ایک ادھیڑ عمر نے انسپکٹر اصفہانی کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی بالکل۔ ایسے پولیس افسروں کو دیکھ کر ان رشوت کھانے والوں کو بھی شرم آنی چاہئے جو عام لوگوں کو انصاف دلانے کا جھانسہ دے کر بڑے دھڑلے سے رشوت لیتے ہیں''...... ایک اور شخص نے کہا۔

''ہاں جناب۔ ہمارے انسپکٹر اصفہانی صاحب تو سخیوں کے سخی ہیں۔ اگر میں کہوں کہ یہ سخاوت میں حاتم طائی کے بھی باپ ہیں تو غلط نہ ہو گا۔ آپ حضرات کے ساتھ اگر خواتین نہ ہوتیں تو انسپکٹر صاحب اپنی ساری وردی بھی اتار کر اس غریب بھکاری کو دے دیتے۔ کیوں جناب''...... عمران نے انسپکٹر اصفہانی کی طرف شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور انسپکٹر اصفہانی جزبز

سا ہو کر اقرار اور انکار میں سر ہلانے لگا۔ اسی لمحے کار میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''اوہ۔ میری کال آ رہی ہے۔ آپ حضرات دل کھول کر اس سخی انسپکٹر کی تعریف کریں تب تک میں کال سن لیتا ہوں''...... عمران نے کہا اور تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔

کار میں اس سیل فون کی بیل بج رہی تھی جو حادثے کا شکار ہونے والی کار سے نکل کر اس کی کار میں گرا تھا۔ عمران نے ڈیش بورڈ سے سیل فون اٹھایا اور ڈسپلے اسکرین دیکھنے لگا۔ اسکرین پر کالنگ نمبر تھا۔ عمران نے پہلے سوچا کہ اسے کال رسیو نہیں کرنی چاہئے لیکن پھر اسے خیال آیا کہ کال اس کار والے کے کسی عزیز کی بھی ہو سکتی ہے جو ابھی اس کار حادثے سے انجان ہو گا۔ اسے کال رسیو کر کے حادثے کے بارے میں بتا دینا چاہئے۔ چنانچہ اس نے رسیونگ بٹن آن کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس''...... اس نے قدرے آہستہ آواز میں کہا۔ بات کرنے سے پہلے وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ کال کسی مرد کی ہے یا کسی خاتون کی۔

''زنجن۔ کہاں ہو تم۔ میں سمراٹ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''میں''...... عمران نے اتنا ہی کہا تھا کہ دوسری طرف سے اسے بولنے سے روک دیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اچھا چھوڑو۔ میں اس وقت ایسی پوزیشن میں نہیں ہوں کہ تم سے زیادہ بات کروں۔ میں جو کہنے جا رہا ہوں اسے غور سے سنو"...... دوسری طرف سے سمراٹ نامی شخص نے کہا اور پھر وہ رکے بغیر مسلسل بولتا چلا گیا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا اسے سن کر عمران کی نہ صرف حیرت سے آنکھیں پھیلتی جا رہی تھیں بلکہ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات بھی نمودار ہو گئے تھے۔

ایک لمبا تڑنگا، کسرتی جسم والا شوگرانی نوجوان آفس طرز کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی میز کے پیچھے بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ہلکے گرے کلر کا ٹو پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کی ہونٹوں کے اوپر پتلی پتلی سی خنجر مارکہ مونچھیں دکھائی دے رہی تھیں۔

شوگرانی کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی تھیں مگر ان آنکھوں میں تیز چمک تھی جو اس کی ذہانت کی غماز تھی۔ اس کی آنکھوں میں سوچ کی گہری لکیریں دکھائی دے رہی تھیں۔ سوچ میں ڈوبا ہوا وہ سامنے پڑی ہوئی فائل کو دیکھ رہا تھا جس پر ٹاپ سیکرٹ لکھا ہوا تھا۔ اس نے ساری فائل پڑھ کر ابھی کچھ دیر پہلے بند کی تھی۔ فائل پڑھنے میں وہ اس قدر منہمک تھا کہ ٹیبل پر پڑے پڑے اس کی کافی سرد ہو گئی تھی لیکن اس نے مگ کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ پھر فائل ختم کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے اس نے ایک طویل سانس لیا اور کافی کا مگ اٹھا لیا۔ کافی ٹھنڈی ہونے کے باوجود وہ چھوٹے چھوٹے سپ لے رہا تھا۔ اس کا ذہن چونکہ ابھی تک فائل کے سبجیکٹ میں الجھا ہوا تھا اور وہ سبجیکٹ ایسا تھا جس کا ایک ایک لفظ بے حد اہمیت کا حامل تھا اس لئے شوگرانی فائل ختم کر لینے کے باوجود ذہنی طور پر کھویا ہوا تھا جس کی وجہ سے اسے کافی کے ٹھنڈا یا گرم ہونے کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گھنٹی کی آواز سن کر شوگرانی بری طرح سے اچھل پڑا۔ جیسے یکلخت اس کی کرسی پر کانٹے اگ آئے ہوں۔ اس نے فوراً کافی کا مگ میز پر رکھا اور نیلے رنگ کے فون سیٹ کی طرف دیکھنے لگا جس کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ یہ فون پرائم منسٹر کے لئے مخصوص تھا۔ شوگرانی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

”یس۔ لی ہاگ ہیئر“...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ جانتا تھا کہ نیلا فون کافرستانی پریذیڈنٹ یا پرائم منسٹر کے لئے مخصوص ہے اس فون پر اور کوئی کال کر ہی نہیں سکتا تھا اس لئے اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

”پرائم منسٹر آف کافرستان اسپیکنگ“...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر کی رعونت بھری آواز سنائی دی۔

”یس سر۔ حکم سر“...... شوگرانی جس کا نام لی ہاگ تھا، نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”مسٹر لی ہاگ۔ آپ کو یاد ہونا چاہئے۔ آج آپ کو دیئے ہوئے وقت کا آخری دن ہے“...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں جانتا ہوں سر“...... لی ہاگ نے فوراً کہا۔

”چھ ماہ پورے ہو چکے ہیں۔ آپ کو جس گریٹ پلان پر ورک کرنے کے لئے دیا گیا تھا میں اس ورک کا رزلٹ جاننا چاہتا ہوں“...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے اسی انداز میں کہا۔

”آپ بے فکر رہیں جناب۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔ وہ وعدہ میں نے پورا کر دیا ہے۔ میں آپ کی کال آنے سے پہلے گریٹ پلان کی فائل کا ہی مطالعہ کر رہا تھا۔ پلان ہر لحاظ سے او کے اور فول پروف ہے۔ میں نے فائل کی مکمل سٹڈی کر لی ہے۔ اس پلان میں کوئی جھول، کوئی غلطی نہیں ہے۔ یہ ایک مکمل اور جامع پلان ہے۔ ایسا پلان جسے ہر لحاظ سے گریٹ پلان کہا جا سکتا ہے“۔ لی ہاگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ کیا وہ فائل آپ کے پاس ہے“...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے کہا۔

”جی جناب۔ میرے سامنے ہی ٹیبل پر پڑی ہے“...... لی ہاگ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اس پر آپ نے دستخط کر دیئے ہیں"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں ابھی فائل کی سٹڈی سے فارغ ہوا ہوں۔ مکمل پلاننگ میرے ذہن میں ہے۔ میں اس کا باریک بینی سے جائزہ لے رہا تھا تاکہ اگر اس پلان میں کوئی چھوٹی سی چھوٹی غلطی بھی رہ گئی ہو تو اسے دور کیا جا سکے پھر میں فائل پر دستخط کر کے اسے لے کر خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا"...... لی ہاگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب آپ اس فائل سے مطمئن ہیں یا نہیں"...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔

"ہنڈرڈ ون پرسنٹ مطمئن ہوں جناب۔ میں ابھی فائل پر دستخط کر دیتا ہوں اور اگر آپ اجازت دیں تو فائل لے کر میں خود پرائم منسٹر سیکرٹریٹ آ جاتا ہوں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ آ جائیں۔ لیکن پرائم منسٹر سیکرٹریٹ نہیں آپ فائل پرائم منسٹر ہاؤس میں لائیں۔ میں وہیں آپ کا منتظر ہوں"۔ دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

"او کے سر۔ میں ایک گھنٹے تک آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"ایک گھنٹہ۔ ایک گھنٹہ کیوں۔ اپنے ہیڈ کوارٹر سے ابھی نکلیں تو آپ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ تک پرائم منسٹر ہاؤس پہنچ سکتے

ہیں"...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ گریٹ پلان پر مکمل عملدرآمد کرنے کے لئے مجھے چند عملی اقدامات کی بھی ضرورت تھی۔ کچھ ایسے ضروری کام تھے جنہیں فائل کے ساتھ پورے کرنے بے حد ضروری تھے۔ وہ کام میں نے چند ذمہ دار فارن ایجنٹس کو دے رکھے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں ان سے بھی رپورٹس لے لوں اور پھر آپ کے پاس آؤں تاکہ اس پلان کی کامیابی پر آپ کو مکمل بریفنگ دے سکوں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ فارن ایجنٹس سے رپورٹ لیں اور پھر میرے پاس آ جائیں۔ تب تک میں ایک دو ضروری کام نپٹا لیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

"او کے سر۔ تھینک یو سر"...... لی ہاگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے رسیور رکھ دیا۔ لی ہاگ نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے کافی کے مگ کی طرف دیکھا اور اسے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر پھر اس نے ہاتھ روک لیا۔

"ہونہہ۔ اب تک ہاٹ کافی کولڈ کافی میں تبدیل ہو گئی ہو گی۔ اسے پینے کا کیا فائدہ"...... اس نے منہ بنا کر کہا پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور دراز میں سے ایک جدید ساخت کا نیا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ ٹرانسمیٹر لانگ رینج تھا۔ لی ہاگ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے پرخیال انداز میں سر ہلایا اور ٹرانسمیٹر آن کر کے اس پر ایک فارن ایجنٹ کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔

لی ہاگ شوگرانی نژاد کافرستانی تھا۔ اس کا باپ کافرستانی تھا جس نے ایک شوگرانی عورت سے شادی کی تھی شادی کے بعد وہ دونوں کافرستان میں ہی سیٹل ہو گئے تھے اور جب وہاں لی ہاگ کی پیدائش ہوئی تو اس عورت کو بھی کافرستان کی شہریت حاصل ہو گئی۔

لی ہاگ کا باپ کافرستان کے ایک حساس ادارے کا ڈائریکٹر جنرل تھا۔ اس کا کافرستان میں اچھا خاصا اثر و رسوخ تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کا نام بیوی کے کہنے پر لی ہاگ رکھا تھا اور اس نے لی ہاگ کی تعلیم پر بے پناہ توجہ دی تھی۔ لی ہاگ تعلیم کے معاملے میں انتہائی ذہین ثابت ہوا تھا۔ سکول اور کالج کے زمانے میں وہ ہر بار ٹاپ پوزیشن حاصل کرتا تھا۔ اس کا شوق اور تعلیمی کیریئر بنانے کے لئے اس کے باپ نے اسے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے گریٹ لینڈ بھیج دیا تھا جہاں لی ہاگ نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں اپنی تعلیم زور شور سے جاری رکھی۔ ایم ایس سی اور ڈی ایس سی کی ڈگریاں حاصل کر کے وہ وطن واپس آ گیا۔ اس کی اعلیٰ تعلیم اور اس کی ذہانت کو دیکھ کر حکومت نے اسے ٹاپ سائنسی لیبارٹری بھیج دیا تھا لیکن لی ہاگ کو پڑھائی کے ساتھ ساتھ سراغرسانی کا بے حد شوق تھا۔ وہ الفریڈ ہچکاک کے ساتھ ساتھ دیگر جاسوسی ادب پر لکھنے والوں کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا رہتا تھا۔ خاص طور پر اسے

جاسوسی کی دنیا میں جیمز بانڈ اور شرلاک ہومز اور ڈاکٹر واٹسن کے کردار بے حد پسند تھے۔ وہ ان کی طرح بہترین سراغرسان اور ایکشن کی دنیا کا ہیرو بننا چاہتا تھا۔

اپنی ذہانت اور باپ کے اثر و رسوخ کے ذریعے وہ ٹاپ لیبارٹری چھوڑ کر کافرستان کی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی میں شامل ہو گیا اور پھر اس نے ٹاپ سیکرٹ ایجنسی میں رہ کر کافرستان کے لئے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ کافرستان کو لی ہاگ کی شکل میں ایک ذہین، شاطر، تیز طرار اور چالاک ایجنٹ مل گیا جس کے کام بڑے بڑے کارناموں سے کم نہیں ہوتے تھے۔ لی ہاگ نے چونکہ ٹاپ ایجنٹ کے طور پر اپنی حیثیت منوا لی تھی اس لئے اپنی صوابدید پر اس نے الگ ایجنسی بنا لی تھی۔ جسے اس نے لی ایجنسی کا نام دیا تھا۔ لی ایجنسی میں اس نے کافرستان کے چن چن کر ٹاپ ایجنٹوں کو شامل کیا تھا اور جب لی ایجنسی حرکت میں آئی تو اس نے کافرستان کی بڑی بڑی، نامور اور فعال ایجنسیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ لی ایجنسی نے نہ صرف کافرستان کے اندرونی معاملات کو سنبھال لیا تھا بلکہ بیرونی مداخلت کرنے والوں کے سامنے بھی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتی تھی اور خاص طور پر بیرونی مشنوں پر لی ایجنسی نے بڑی بڑی اور گرانقدر کامیابیاں حاصل کی تھیں جس سے لی ایجنسی نے ٹاپ لسٹ پر منفرد حیثیت حاصل کر لی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ بڑے بڑے معاملوں میں لی ایجنسی کو ہی آگے لایا جاتا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لی ہاگ نے اپنا ایک الگ ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔ اس کا ہیڈ رٹر کہاں تھا اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ لی ہاگ نے نلہ اپنی ذہانت اور اپنے بڑے بڑے کارناموں سے کافرستان میں نفرد حیثیت حاصل کر رکھی تھی اس لئے حکومت وقت نے اس کی کارکردگی اور اس کے کارناموں سے خوش ہو کر اسے ریڈ اتھارٹی جاری کر دی تھی۔ ریڈ اتھارٹی کی بدولت لی ایجنسی کافرستان کی دوسری تمام ایجنسیوں سے زیادہ فعال اور بااختیار ہوگئی تھی اور لی ہاگ سوائے صدر اور پرائم منسٹر کے کسی کو جواب دہ نہیں تھا۔

لی ہاگ ذہین ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ چونکہ ذہین سائنس دان بھی تھا اس لئے اس نے اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے زبردست اور انتہائی فول پروف انتظام کر رکھا تھا۔ اس سائنسی انتظام کے تحت اس کے ہیڈ کوارٹر کو سپائی سیٹلائٹ سے بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا تھا اور اگر بالفرض کسی کو لی ہاگ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل بھی جاتا تو اس کا لی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا ناممکن تھا۔ قطعی ناممکن۔

لی ہاگ ہر کام سوچ سمجھ کر اور باقاعدہ پلاننگ سے کرتا تھا۔ کوئی بھی مشن ہو وہ اس مشن کے لئے پہلے پلاننگ کرتا تھا پھر فائل ورکنگ کرنے کے بعد وہ تمام پازیٹو اور نیگیٹو پہلوؤں پر نہایت باریکیوں سے غور کرتا تھا۔ جب اس کا بنایا ہوا پلان فول پروف پلان بن جاتا تھا تب وہ اس پر عمل کرتا تھا جو اس کی کامیابیوں کی

ضمانت ہوتی تھی۔ اس کی کامیاب پلاننگ پر حکومت نے اسے برائٹ مائنڈ ایجنٹ کا خطاب دے رکھا تھا اور واقعی لی ہاگ برائٹ مائنڈ ایجنٹ ہی تھا۔

لی ہاگ نے اس بار ہیون ویلی کے خلاف پلاننگ کی تھی۔ اسے خصوصی طور پر ہیون ویلی کا ٹاسک دیا گیا تھا تاکہ وہ ایسی پلاننگ کرے کہ جس سے ہیون ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح خود ہی کافرستان کی جھولی میں آ گرے۔ کافرستان چاہتا تھا کہ لی ہاگ کچھ ایسا کرے کہ ہیون ویلی کے باسی پاکیشیا سے الحاق اور خود مختار ریاست کا خیال تک اپنے دلوں سے نکال دیں اور حریت پسند راہنما کسی طرح ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق کرنے کا اعلان کر دیں جو بالواسطہ بھی ہو اور بلاواسطہ بھی، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ہیون ویلی کے سلسلے میں پاکیشیا ان پر سینکڑوں بار انگلیاں اٹھا چکا تھا اور ہیون ویلی کو اپنا ٹارگٹ بنا کر پاکیشیا کافرستان کا مورال دنیا کی نظروں میں کم کرتا جا رہا تھا۔ اگر ہیون ویلی کا کافرستان کے ساتھ الحاق ہو جاتا تو پاکیشیا اپنی تمام کوششوں میں ناکام ہو جاتا اور پھر پاکیشیا کو کبھی ہیون ویلی کے سلسلے میں کافرستان پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملتا۔ لی ہاگ نے یہ ٹاسک چیلنج کے ساتھ قبول کر لیا تھا اور اپنی تمام تر توجہ اسی ٹاسک پر مرکوز کر لی تھی۔ اس نے پرائم منسٹر سے چھ ماہ کا وقت لیا تھا اور اس نے چھ ماہ کے قلیل عرصے میں نہ صرف پلاننگ کرنی شروع کر دی تھی بلکہ اپنے پلان کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے کچھ عملی کام بھی کرنے شروع کر دیئے تھے۔ اس کا فائل ورک اور پلان مکمل تھا اور چھ ماہ کا وقت پورا ہو گیا تھا اس لئے پرائم منسٹر نے اسے خصوصی طور پر آج فون کیا تھا۔

لی ہاگ نے ٹرانسمیٹر سے چند ضروری کالیں کیں اور پھر اس نے مطمئن ہو کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ٹرانسمیٹر اس نے دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی پھر اس نے فائل کھولی اور صفحے پلٹنے لگا۔ اس نے آخری صفحہ کھولا اور پھر اس نے قلمدان سے قلم نکالا اور آخری صفحے پر دستخط کرنے لگا۔

دستخط کر کے اس نے قلم دوبارہ قلمدان میں رکھا اور فائل بند کر کے ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فائل اٹھائی اور میز کے پیچھے سے نکل آیا اور پھر نپے تلے قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ اپنی مخصوص سیڈان کار میں پرائم منسٹر ہاؤس کی جانب اڑا جا رہا تھا۔ اگلے بیس منٹوں بعد وہ پرائم منسٹر ہاؤس میں تھا۔

اس کی آمد کی اطلاع سن کر پرائم منسٹر نے اسے گیسٹ روم میں بھیجنے کی بجائے اپنے سپیشل روم میں بلا لیا۔ سپیشل روم میں پرائم منسٹر نے اس کا پرتپاک استقبال کیا اور اسے صوفے پر بٹھا کر خود دوسرے صوفے پر اس کے سامنے بیٹھ گئے۔

”میں بڑی بے صبری سے تمہارا منتظر تھا“...... پرائم منسٹر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں جانتا ہوں جناب۔ اسی لئے میں بتائے وقت سے پانچ منٹ پہلے پہنچ گیا ہوں“...... لی ہاگ نے جواباً مسکرا کر کہا۔

”ہاں۔ یہی تو تمہاری خوبی ہے کہ تم ہر کام اپنے وقت سے پہلے کر لیتے ہو جو تمہیں دوسروں سے منفرد بناتی ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”یہ خوبی میری عادت ہے جناب۔ انسان جب کسی چیز یا کسی بات کا عادی ہو جائے تو اس سے عادت چھڑائے نہیں چھوٹتی“...... لی ہاگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پرائم منسٹر ہنس پڑے۔

”اچھا وہ تمہارا پلان“...... پرائم منسٹر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”پلان مکمل ہے جناب۔ یہ رہی میرے گریٹ پلان کی فائل“...... لی ہاگ نے کہا اور اس نے کوٹ کے اندرونی حصے سے فائل نکالی اور اٹھتے ہوئے بڑے ادب سے فائل پرائم منسٹر کی طرف بڑھا دی۔ پرائم منسٹر نے اس سے فائل لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگے۔ فائل میں دس سے زائد پرنٹنڈ پیپر تھے۔

”اس فائل کو میں بعد میں دیکھوں گا۔ تم بتاؤ۔ تم نے ایسا کیا گریٹ پلان بنایا ہے جس سے تمہیں یقین ہے کہ ہیون ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح ہماری جھولی میں آ گرے گی اور اس پر پوری دنیا اور خاص طور پر پاکیشیا کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا“...... پرائم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

منسٹر نے فائل بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا اور لی ہاگ انہیں گریٹ پلان کے بارے میں تفصیلات بتانے لگا۔ پلان سنتے ہی پرائم منسٹر کی آنکھیں چمکتی جا رہی تھیں اور ان کا چہرہ یوں کھل رہا تھا جیسے گلاب کھلتا ہے۔

''ویل ڈن لی ہاگ۔ ویل ڈن۔ تم نے واقعی زبردست اور انتہائی شاندار پلان بنایا ہے۔ ایسا پلان جو بجا طور پر گریٹ پلان ہے۔ ویل ڈن''...... پرائم منسٹر نے سارا پلان سن کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینک یو سر۔ اس پلان کے لئے میں نے دن رات ایک کر دیا تھا۔ جب تک میں نے اس پلان کے ہر باریک سے باریک اور منفی پہلوؤں کا جائزہ نہیں لے لیا تھا اس وقت تک میں نے چین نہیں لیا تھا۔ آج میں نے اس پلان کو آخری ٹچ دیا اور اسے مکمل کر کے آپ کے پاس لے آیا ہوں۔ میں نے اس پلان پر عملدرآمد کے لئے پہلے سے ہی کام شروع کر لیا تھا لیکن اب گریٹ پلان پر آپ کی اور جناب صدر محترم کی باقاعدہ اجازت مل جائے تو میں گریٹ پلان پر باقاعدگی سے کام کرنا شروع کر دوں گا''...... لی ہاگ کہتا چلا گیا۔

''تمہارا یہ پلان میرے نزدیک مکمل اور قطعی فول پروف پلان ہے اور جب تم اس پلان پر کام کرو گے تو مجھے یقین ہے کہ اس کا ہمیں سو فیصد رزلٹ ملے گا اور کامیابی ہماری ہی ہو گی۔ صرف

ہماری''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ اس پلان میں ناکامی کی ایک فیصد بھی گنجائش نہیں ہے۔ ہر کام اپنے طریقے اور اپنے وقت پر ہو گا۔ اس پلان کی کامیابی تاریخی کامیابی ہو گی، پوری دنیا کے ساتھ ساتھ ہیون ویلی کے عوام کو اور خاص طور پر پاکیشیا کو بھی بالآخر یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ ہیون ویلی کافرستان کا علاقہ تھا، ہے اور ہمیشہ کافرستان کا ہی حصہ رہے گا کیونکہ ہیون ویلی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے جو اس سے کسی بھی طرح جدا نہیں ہو سکتا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''ہاں۔ اور کافرستان کی یہ کامیابی تمہاری مرہون منت ہو گی لی ہاگ۔ آج مجھے فخر ہے کہ تم کافرستانی ہو، کل ہر کافرستانی کو تم پر فخر ہو گا اور تاریخ میں اس کامیابی کو تمہارے نام سے ہی منسوب کیا جائے گا۔ ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق کا سہرا تمہارے سر ہو گا۔ برائٹ مائنڈ ایجنٹ لی ہاگ کے سر''...... پرائم منسٹر نے کہا اور پرائم منسٹر سے اپنے لئے تعریفی الفاظ سن کر لی ہاگ کا چہرہ جگمگا اٹھا۔

''یہ آپ کی محبت ہے جناب ورنہ میں اس قابل کہاں''...... لی ہاگ نے کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں لی ہاگ۔ حقیقت، حقیقت ہوتی ہے۔ اسے کسی طور پر جھٹلایا نہیں جا سکتا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''تھینک یو سر۔ تھینک یو ویری مچ''...... لی ہاگ نے کہا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرائم منسٹر مسکرا دیئے۔

"اس پلان میں مجھے بظاہر کوئی خامی دکھائی نہیں دیتی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک کانٹا ہے جو مجھے کھٹک رہا ہے۔ اگر علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے اس منصوبے کی بھنک مل گئی تو وہ شیر سے زیادہ خونخوار اور موت سے زیادہ بھیانک ہو جائیں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ ان کی فکر نہ کریں جناب۔ میں نے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی یہاں آمد کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا ہے۔ پہلے تو میری یہی کوشش ہو گی کہ ہمارے اس منصوبے کی بھنک انہیں نہ ملے۔ اس کے باوجود اگر انہیں گریٹ پلان کا پتہ چل جاتا ہے تو وہ لامحالہ یہاں آنے کی کوشش کریں گے۔ گریٹ پلان پر عمل کرنے کے لئے میں نے اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر کو مرکز بنایا ہے۔ انٹرنیشنل آزادی کانفرنس ہونے تک سب کام لی ہیڈ کوارٹر میں ہو گا جہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کیا میری مرضی کے بغیر ہوا کا جھونکا بھی اندر نہیں آ سکتا۔ ان کے لئے میرا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنا ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن۔ اس کے علاوہ انہیں پیش قدمی سے روکنے کے لئے بھی میں نے ایڈوانس کام کیا ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کے لئے میں نے ایک سپیشل فورس بنائی ہے جو ڈی فورس یعنی ڈیتھ فورس کہلاتی ہے۔ ڈی فورس کافرستان کے اندر اور سرحدوں کی خاص نگرانی کرے گی اور ان تمام جگہوں پر

تعینات ہو گی۔ جہاں سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے آنے کا چانس ہو سکتا ہے۔ ڈی فورس ہر طرح کے اسلحے سے مسلح ہے اور میں انہیں سپیشل اتھارٹی جاری کروں گا جس کی رو سے وہ ہر مشکوک آدمی کو آن سپاٹ ہلاک کر سکیں گے۔ ڈی فورس کے پاس جدید گلاسز بھی ہوں گے جن سے وہ کسی بھی میک اپ کو آسانی سے چیک کر لیں گے۔ اس کے علاوہ میں ڈی فورس کو اپنے بنائے ہوئے چند ایسے سائنسی آلات بھی دوں گا جن سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے مارک کر لیں گے۔ مزید ان کی فون کالوں اور ٹرانسمیٹر کالوں کی چیکنگ کا بھی میں خصوصی انتظام کروں گا۔ ریڈیو سنٹر میں، میں ایک ایسا ڈی کوڈ سسٹم لگاؤں گا جو دنیا کی جدید اور قدیم زبانوں کو آسانی سے ڈی کوڈ کر سکتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی جس زبان میں بھی بات کریں گے ہم آسانی سے ان کے کوڈز ڈی کوڈز میں تبدیل کر لیں گے اور پھر میں نے ایسی منصوبہ بندی کی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آ کر جس تحریک آزادی کے راہنما سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں گے تو مجھے فوراً ان کی اطلاع مل جائے گی۔ میں نے تحریک آزادی اور جرائم پیشہ افراد کی ایک مکمل لسٹ تیار کر لی ہے جن سے عمران اکثر روابط کرتا رہتا تھا۔ ان تمام افراد کے ساتھ ڈی فورس کے افراد جڑے ہوئے ہیں جو ان کی ایک ایک لمحے کی مجھے رپورٹ دیتے رہیں گے اور عمران اور اس کے ساتھی جس سے بھی ملیں گے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ خود کو مجھ سے چھپا نہیں سکیں گے"...... لی ہاگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ آپ واقعی جینئس ہیں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے پہلے سے ہی یہ سارے انتظام کر لئے جائیں اور ان کے یہاں آنے کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں تو وہ واقعی قطعی طور پر بے بس ہو جائیں گے۔ آپ کی ڈیتھ فورس قدم قدم پر ان کے لئے موت کے جال پھیلا سکتی ہے جو انہیں آگے بڑھنے کا ایک انچ کا بھی راستہ نہیں دیں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا۔ اس بار انہیں کافرستان میں آنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا اور اگر وہ یہاں آ گئے تو ڈی فورس کی شکل میں وہ ہر جگہ موت اپنے سامنے پائیں گے"...... لی ہاگ نے کہا۔

"گڈ۔ مجھے آپ کی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ ہے۔ میں جانتا ہوں آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو کہتے ہیں اس پر عمل کرنا بھی بخوبی جانتے ہیں۔ بہرحال میں فائل آج ہی جناب پریذیڈنٹ کے پاس لے جاؤں گا۔ ان سے ضروری ڈسکس کرنے کے بعد میں گریٹ پلان کی باقاعدہ منظوری لے کر فائل پر ان کے دستخط کراؤں گا اور پھر خود بھی فائل پر دستخط کر کے اسے آپ کے پاس بھجوا دوں گا تب تک آپ گریٹ پلان پر جزوی طور پر عمل کرتے رہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ تھینک یو"...... لی ہاگ نے کہا۔

"آپ کے پاس پہلے ہی ریڈ اتھارٹی موجود ہے۔ ریڈ اتھارٹی کے تحت کافرستان کی تمام ایجنسیاں آپ کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں گی۔ سول اور فوجی ایجنسیوں کو میں ایک سرکلر جاری کر دیتا ہوں۔ اس سرکلر کے تحت آپ کے ساتھ اور آپ کی ڈی فورس کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے گا۔ کسی بھی مرحلے پر آپ کو اور آپ کی ڈی فورس کو جس چیز کی بھی ضرورت ہو گی تمام متعلقہ ادارے آپ کو ہر طرح کی سہولیات دینے کے لئے پابند ہوں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ ایسا سرکلر ضرور جاری کریں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہو سکتا ہے مجھے کبھی بھی اور کہیں بھی کسی سول یا فوجی اداروں کی ضرورت پڑ جائے"...... لی ہاگ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ صدر مملکت سے ڈسکس کے بعد میں پہلا کام یہی کروں گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"او کے سر۔ تھینک یو سر"...... لی ہاگ نے کہا اور پھر وہ پرائم منسٹر سے اجازت لے کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پرائم منسٹر بھی اٹھے، انہوں نے لی ہاگ سے ہاتھ ملایا اور پھر لی ہاگ انہیں سلام کرتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا مطلب۔ سرسلطان کی ویڈیو فلم بنا لی گئی ہے۔ لیکن کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سمراٹ نامی جس شخص نے عمران کو زنجن سمجھ کر بات کی تھی اس نے کہا تھا کہ سیکرٹری داخلہ سرسلطان کی جو ویڈیو فلم بنائی گئی ہے اس کے کلپس وہ جلد سے جلد ہیڈ کوارٹر منتقل کر دے۔ اس نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ اب صرف سرسلطان کی ویڈیو فلم بنانے کا کام باقی ہے۔ سمراٹ نے زنجن کو بتایا تھا کہ وہ ایئر پورٹ پر موجود ہے اور اگلے دس منٹ بعد وہ اپنا کام لے کر کافرستان واپس جا رہا ہے اور زنجن بھی اپنا کام مکمل کر کے جلد سے جلد کافرستان پہنچ جائے۔

یہ سب حیرت انگیز اور انتہائی انوکھی باتیں تھیں جسے سن کر عمران پریشان سا ہو گیا تھا۔ خاص طور پر سرسلطان کی ویڈیو فلم بنانے کا سن کر اسے غصہ آ رہا تھا کہ کافرستانیوں کو ایسی کیا ضرورت آن

پڑی ہے کہ وہ باقاعدگی سے سرسلطان کی ویڈیو فلم بنا رہے ہیں۔ سمراٹ نامی شخص نے اپنا کون سا کام مکمل کیا ہے کہ وہ واپس کافرستان جا رہا ہے اور اس نے زنجن کو بھی جلد کافرستان آنے کی ہدایات دی تھیں۔ یہ زنجن وہی ہو سکتا ہے جس کی کار دوسری کار کی ٹکر سے ہوا میں بلند ہو کر الٹتی پلٹتی ہوئی عمران کی کار کے اوپر سے گزر کر دوسری طرف جا گری تھی اور کار کے الٹنے پلٹنے سے زنجن کا فون عمران کی کار میں آ گرا تھا۔

"میں نے تمہارے کہنے پر اپنا سب کچھ اس بھکاری کو دے دیا ہے۔ اب تو مجھے جانے دو"...... اچانک عمران نے انسپکٹر اصفہانی کی آواز سنی جو نہ جانے کب اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر یتیمی برس رہی تھی۔ عمران نے اسے دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے لوگوں کی موجودگی کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو وہ اسے شوٹ کر دے گا اس لئے انسپکٹر اصفہانی نے وہاں سے بھاگنے کی کوشش نہیں کی تھی اور مرے مرے قدم اٹھاتا ہوا عمران کے پاس آ کھڑا ہو گیا تھا۔

عمران کا ارادہ ابھی اسے مزید ستانے کا تھا لیکن اس فون کال نے اسے واقعی پریشان کر دیا تھا۔ کال کرنے والے کا واضح تعلق کافرستان سے تھا اور جسے کال کی گئی تھی اس کا نام بھی کافرستانیوں جیسا ہی تھا۔

"بیٹھو۔ کار میں بیٹھو"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی ہونٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاٹتا ہوا کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ عمران بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے فوراً کار آگے بڑھا دی۔

"جائے حادثہ سے تم نے لاشیں کہاں بھجوائی ہیں"...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"سول ہسپتال میں۔ لاشوں کا پہلے پوسٹ مارٹم کرایا جائے گا پھر انہیں سرد خانے میں رکھ دیا جائے گا اور جب کوئی ان کی شناخت کے لئے آئے گا تو لاشیں ان کے حوالے کر دی جائیں گی"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"او کے۔ یہ بتاؤ کہ جو کار اچھل کر دوسری طرف گری تھی اس کار کے نوجوان کا حلیہ کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"حلیہ۔ اس کار والے کا میں حلیہ کیسے بتا سکتا ہوں۔ کار الٹ کر گری تھی جس سے نوجوان کی لاش بری طرح مسخ ہو چکی تھی۔ لاش ناقابل شناخت ہو گئی تھی"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"یہ تو بتا سکتے ہو نا کہ اس نے لباس کون سا پہن رکھا تھا۔ اس کا رنگ کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے جینز اور سرخ شرٹ پہن رکھی تھی۔ پینٹ شاید خون سے سرخ ہوئی تھی لیکن بہرحال شرٹ سرخ ہی تھی"...... انسپکٹر اصفہانی نے تذبذب کے عالم میں کہا۔ وہ عمران کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ عمران اس سے یہ سب کیوں پوچھ رہا ہے۔

"کسی اور نے تو جینز نہیں پہن رکھی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ جینز والا وہی نوجوان تھا"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور ڈیش بورڈ سے سیل فون اٹھا کر سول ہسپتال کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس۔ پی اے ٹو ایم ایس"...... دوسری طرف سے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"میری ایم ایس سے بات کراؤ"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اس کا سخت لہجہ سن کر انسپکٹر اصفہانی اس کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔

"کون صاحب بات کریں گے"...... دوسری طرف سے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل فرام ملٹری انٹیلی جنس"...... عمران نے کہا اور ملٹری انٹیلی جنس کے ڈپٹی ڈائریکٹر کا سن کر انسپکٹر اصفہانی کا رنگ زرد ہو گیا اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی جانب دیکھنے لگا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن پلیز"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"یس۔ ایم ایس ہیئر"...... چند لمحوں کے بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"آپ کا نام"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ڈاکٹر عاشر جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ شاید پی اے نے اسے بتا دیا تھا کہ ان سے کون بات کرنا چاہتا ہے اس لئے ایم ایس ڈاکٹر عاشر کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ڈاکٹر عاشر صاحب۔ میں ملٹری انٹیلی جنس کا ڈپٹی ڈائریکٹر قمرالحسن بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی خوف سے حلق میں تھوک نگل کر رہ گیا۔

"یس سر۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے ایم ایس نے کہا اور عمران اسے اس حادثے کی تفصیل بتانے لگا جو اس کے سامنے ہوا تھا۔

"ان لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لئے آپ کے ہسپتال بھجوایا جا رہا ہے۔ ان میں سے ایک نوجوان کی لاش ایسی ہے جس نے جینز پہن رکھی ہے۔ آپ اس لاش کا پوسٹ مارٹم نہیں کریں گے۔ اس لاش کا پوسٹ مارٹم فاروقی ہسپتال میں ہو گا۔ میں ابھی فاروقی ہسپتال بات کر کے ڈاکٹر فاروقی کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ کسی کو لاش لینے کے لئے بھیج دیں گے۔ آپ اس نوجوان کی لاش ان کے ہینڈ اوور کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ جیسا آپ کہیں"...... دوسری طرف سے ایم ایس نے کہا۔

"اس سلسلے میں ڈاکٹر فاروقی بھی خود آپ سے بات کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ او کے سر"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر عاشر نے کہا اور عمران نے جواباً او کے کہہ کر فون آف کر دیا۔

"سس۔ سس۔ سر۔ آ۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں۔ آپ۔ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا"...... انسپکٹر اصفہانی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے بتا دیتا تو کیا آپ ننگے پاؤں دوڑ کر میرے لئے پھولوں کا گلدستہ لے آتے کیا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ ساتھ ہی وہ فاروقی ہسپتال کے نمبر پریس کر رہا تھا۔

"یس۔ یس سر۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے نو سر۔ وہ میں۔ میں"...... انسپکٹر اصفہانی نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر فاروقی بول رہا ہوں۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر فاروقی کی اخلاق بھری آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فاروقی صاحب۔ آپ فوراً سول ہسپتال کے ایم ایس ڈاکٹر عاشر کو کال کریں۔ سول ہسپتال میں ایک نوجوان کی لاش ہے۔ آپ اس لاش کا فوری طور پر اپنے ہسپتال میں ٹرانسفر کرانے کا بندوبست کریں۔ میں تھوڑی دیر بعد وہاں خود آ کر آپ کو بتاؤں گا کہ اس لاش کا کیا کرنا ہے"...... عمران نے ڈاکٹر فاروقی کو اپنا نام بتاتے ہوئے بغیر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران بیٹا تم۔ کس کی لاش ہے"...... دوسری طرف سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈاکٹر فاروقی نے اس کی آواز پہچان کر کہا۔

"یہ سب میں آپ کو وہیں آ کر بتاؤں گا۔ آپ پہلے لاش منگوا لیں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی انتظامات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر فاروقی نے کہا۔

"اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور اس نے ڈاکٹر فاروقی سے رابطہ ختم کر دیا پھر عمران تیسری مرتبہ نمبر پریس کرنے لگا۔ انسپکٹر اصفہانی اس سے کچھ کہنے لگا تھا لیکن پھر وہ اسے دوبارہ نمبر پریس کرتے دیکھ کر خاموش ہو گیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے لاطینی زبان میں کہا تاکہ انسپکٹر اصفہانی اس کی باتیں نہ سمجھ سکے۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواباً لاطینی زبان میں کہا۔ عمران کی لاطینی زبان سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے پاس یقیناً کوئی موجود ہے۔

"ہاں۔ میری بات دھیان سے سنو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے عمران کی سنجیدہ آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ جانتا تھا کہ عمران جب حد سے زیادہ سنجیدہ ہوتا ہے تو ضرور کوئی اہم معاملہ ہوتا

تھا اور اس سنجیدگی میں عمران اسے صرف ہدایات ہی دیتا تھا۔ عمران نے اسے حادثے کی تفصیل کے ساتھ حادثے کا شکار ہونے والے نرنجن نامی نوجوان کے سیل فون پر آنے والی کال کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"تم فوراً ایئر پورٹ پر کال کرو اور کافرستان یا براستہ کافرستان دوسرے ممالک میں جانے والی فلائٹس رکوا لو۔ ٹیم ایئر پورٹ پر بھیجو۔ میں تمہیں ایک نمبر سینڈ کرتا ہوں۔ اس نمبر کو ٹریکنگ سسٹم سے ٹریس کرو۔ جس کے پاس نمبر ہے وہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے۔ اس کے علاوہ تم ممبران کو ہدایات دے دو کہ وہ کراس وژنل گلاسز والے چشمے ساتھ لے جائیں۔ کراس وژنل گلاسز والے چشموں کی مدد سے وہ میک اپ میں موجود کسی بھی آدمی کو چیک کر سکتے ہیں۔ مجھے ہر صورت میں سمراٹ نامی شخص چاہئے۔ ممبران سے کہنا کہ وہ اس آدمی کو ٹریس کر کے دانش منزل پہنچا دیں۔ میں وہاں آ کر خود اس سے پوچھ گچھ کروں گا"...... تفصیل بتانے کے بعد عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایئر پورٹ انتظامیہ سے بات کر کے بیرون ملک جانے والی تمام فلائٹس کو رکواتا ہوں اور ممبران کو کال کر کے انہیں فوری طور پر ایئر پورٹ بھیج دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"او کے۔ میں تھوڑی دیر تک پہنچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اس نے بلیک زیرو سے رابطہ ختم کر دیا۔

"سر۔ یہ آپ کس زبان میں بول رہے تھے"...... انسپکٹر اصفہانی نے اسے فون آف کر کے ڈیش بورڈ پر رکھتے دیکھ کر کہا۔

"میں قدیم افریقی زبان میں بات کر رہا تھا۔ ہمارے چیف صاحب اس زبان کے علاوہ دوسری کوئی زبان نہیں سمجھتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ملٹری انٹیلی جنس کے چیف افریقی نژاد ہیں"۔ انسپکٹر اصفہانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر افریقہ میں چوہے پائے جاتے ہیں تو ایسا ہی سمجھ لو"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔ بلیک زیرو کو ہدایات دینے اور اس کے ساتھ سیکرٹ سروس کے ممبران کو ذمہ داری دینے کے بعد وہ قدرے فریش ہو گیا تھا۔

"چوہے۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سمجھ بھی نہیں سکتے اس لئے اپنی کھوپڑی کی بیٹریاں زیادہ استعمال نہ کرو ورنہ بیٹریوں کے ساتھ ساتھ تمہارا بھی فیوز اڑ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن جناب۔ آپ اس لاش کا کیا کرنا چاہتے ہیں جسے آپ نے خصوصی طور پر سول ہسپتال سے فاروقی ہسپتال میں ٹرانسفر کرنے کی ہدایات دی ہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے پوچھا۔

"میں آدم خور ہوں"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی بے اختیار چونک پڑا۔

"آدم خور"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"ہاں۔ حادثے میں جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں ان میں ایک ہی نوجوان آدمی تھا اور میں صرف نوجوانوں کی لاشیں کھاتا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ انسپکٹر اصفہانی چند لمحے حیرت سے منہ پھاڑے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ شاید مذاق کر رہے ہیں"...... انسپکٹر اصفہانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں بھائی۔ میں تم سے مذاق کیوں کرنے لگا۔ تم میرے پھوپھا زاد ہو گیا"...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی کی ہنسی کو فوراً بریک لگ گئے۔

"سوری سر۔ آئی ایم رئیلی ویری سوری"...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

"سوری کو چھوڑو اور میری بات دھیان سے سنو۔ اگر تمہارے پاس کوئی نوٹ بک ہے تو نکالو اور میری بات نوٹ کر لو"...... عمران نے ایک بار پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیں۔ میں سن رہا ہوں"...... انسپکٹر اصفہانی نے سنجیدگی سے کہا۔

"صرف سنو گے۔ نوٹ نہیں کرو گے۔ خیر، تو مسٹر۔ مسٹر نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انسپکٹر صابن دانی صاحب۔ آپ پولیس والے ہیں۔ آپ کی ڈیوٹی لوگوں کے جان و مال کا تحفظ ہوتا ہے۔ اگر آپ لوگ عام آدمیوں سے خوش اخلاقی اور محبت سے پیش آئیں تو ہر آدمی نہ صرف آپ کی عزت کرے گا بلکہ قانون کی بالا دستی کے لئے آپ کو سر آنکھوں پر بھی بٹھائے گا۔ آپ لوگوں سے ناروا سلوک کریں گے اور دفتروں میں بیٹھ کر مجرموں اور بے گناہ لوگوں کو ایک ہی پلڑے میں تولیں گے تو ان کی نظروں میں آپ کی کیا عزت رہ جائے گی۔ آپ کا شہنشاہانہ انداز، مجرموں کی پشت پناہی کرنا، رشوت لینا اور انصاف کرنے کی بجائے بے گناہ افراد کی تذلیل کرنا اگر ختم نہ ہوا تو ایک روز ایسا آئے گا کہ ہر انسان قانون اپنے ہاتھوں میں لے لے گا اور جس روز عام آدمی نے قانون کو ہاتھ میں لینا شروع کر دیا تو نہتا ہونے کے باوجود آپ جیسے مسلح آفیسروں کو اٹھا کر سمندر برد کر دے گا۔ جہاں آدم خور مچھلیاں نہ آپ کا گوشت چھوڑیں گی اور نہ ہڈیاں۔ اس لئے بہتر ہے کہ خود کو ایسا وقت آنے سے پہلے ہی سدھار لیں۔ آپ نے میرے ساتھ عام آدمی سمجھ کر جو سلوک کیا تھا اسے دیکھ کر میرا دل تو چاہ رہا تھا کہ آپ کی وردی اتروا دوں اور آپ کو شہر کی تمام سڑکوں اور بازاروں میں دوڑاتا ہوا آپ کو تھانے لے جاؤں لیکن آپ کا وہ جارحانہ انداز میرے لئے تھا اس لئے میں آپ کو اس بار معاف کر رہا ہوں لیکن آج کے بعد آپ ہر وقت میری نظروں میں رہیں گے۔ اگر آپ کا حاکمانہ انداز ختم نہ

ہوا۔ آپ نے اپنی ڈیوٹی فرض سمجھ کر پوری نہ کی اور بے گناہ لوگوں کو پریشان کیا تو پھر میں آپ کو واقعی گولی مارنے سے بھی نہیں ہچکچاؤں گا۔ آپ کو اگر سمجھ آ گئی تو میرے خیال میں آج آپ کے لئے اتنا ہی سبق کافی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ نے اس بھکاری کو جو کچھ دیا ہے اس کے پاس دوبارہ نہیں جائیں گے اور نہ ہی اس سے اپنا سامان اور رقم واپس لیں گے“...... عمران نے لمبی چوڑی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ انسپکٹر اصفہانی خاموشی سے اور سر جھکائے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اس کے چہرے پر واقعی شرمندگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جیسے عمران کی باتوں نے اس کی آنکھیں کھول دی ہوں۔

”یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں اپنی ڈیوٹی پوری ایمانداری سے اور فرض سمجھ کر نبھاؤں گا۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو میری طرف سے شکایت کا کبھی کوئی موقع نہیں ملے گا“...... انسپکٹر اصفہانی نے دھیمے لہجے میں کہا جیسے واقعی اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا ہو۔

”سچا وعدہ کر رہے ہو یا سیاسی بیان دے کر مجھے ٹرخا رہے ہو“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”نہیں جناب۔ آپ کی باتیں میرے دل کو لگی ہیں۔ مجھے احساس ہو گیا ہے کہ پولیس والوں کو ایسا نہیں ہونا چاہئے جیسا میں ہوں۔ اس لئے میں اب خود کو بدلنے کی کوشش کروں گا اور اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوشش کے لئے میں آپ سے وعدہ کر رہا ہوں''...... انسپکٹر اصفہانی نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا ضمیر ابھی زندہ ہے۔ میری چھوٹی سی تقریر نے آپ کا ذہن بدل دیا ہے اور آپ کوشش کرنے کا وعدہ کر رہے ہیں۔ یہ واقعی بہت اچھی بات ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ہر انسان میں اچھا اور برا انسان موجود ہوتا ہے۔ کبھی اچھا آدمی برے آدمی پر غالب آ جاتا ہے اور کبھی برے آدمی پر اچھا آدمی حاوی ہو جاتا ہے جسے ضمیر کہا جاتا ہے اور جس انسان کا ضمیر جاگ جائے اس پر دوبارہ برائی کبھی غالب نہیں آتی۔ کبھی بھی نہیں''...... انسپکٹر اصفہانی نے جذباتی لہجے میں کہا اور عمران نے کار فوراً سڑک کے کنارے پر لے جا کر روک دی۔

''تم پر اچھے آدمی کا کچھ زیادہ ہی اثر ہو گیا ہے بھائی جو اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہے ہو۔ اس سے پہلے کہ اب تم اچھے اور برے آدمی پر مجھے لیکچر دینا شروع کر دو اب تم میری کار سے اتر جاؤ۔ کوئی ٹیکسی لو اور اپنے تھانے پہنچ جاؤ۔ وہاں جا کر جسے مرضی لیکچر دیتے رہنا''...... عمران نے کہا اور انسپکٹر اصفہانی پھیکی ہنسی ہنستا ہوا کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں جناب۔ آپ نے آج مجھے نئی زندگی دی ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا تہہ دل سے

مشکور ہوں''...... انسپکٹر اصفہانی نے کہا۔

''تھینک یو۔ تھینک یو۔ اور ہاں۔ میرے جانے کے بعد اپنی پتلون کی بائیں جیب دیکھ لینا۔ اور یہ رہا تمہارا ریوالور۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کار آگے بڑھا دی جبکہ اس کی باتیں سن کر انسپکٹر اصفہانی ہکا بکا رہ گیا تھا۔ عمران نے اس کے چہرے پر واقعی ندامت کے تاثرات دیکھ لئے تھے اس لئے اس نے انسپکٹر اصفہانی کے کار میں سے اترنے سے پہلے نہایت ہی صفائی سے اپنی جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس کی جیب میں ڈال دی تھی تا کہ وہ واقعی بھکاری کے پاس جا کر اسے دی ہوئی رقم، گھڑی اور سیل فون واپس نہ لے سکے۔

عمران کار مختلف راستوں سے گزارتا ہوا دانش منزل آ گیا۔ اس نے دانش منزل کے گیٹ پر کار روک کر مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چند لمحوں کے بعد گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کھلتے ہی عمران کار اندر لے گیا اور اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ عمران کے اندر آتے ہی گیٹ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

عمران کار سے نکلا اور پھر وہ تھوڑی دیر بعد آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا۔ عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا، بلیک زیرو اس کے احترام میں فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میرے بھائی۔ کھڑے ہوتے ہو تو اور کچھ نہیں تو کلاس اسٹینڈ اپ ہی کہہ لیا کرو''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے مسکراتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

"کسی دن میٹنگ روم میں جب تمام ممبران ہوں گے اور بعد میں آپ انٹر ہوں گے تو میں آپ کے لئے کلاس اسٹینڈ اپ بھی کرا دوں گا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے سب کھڑے ہو گئے تو میرا بیٹھنا مشکل ہو جائے گا۔ بھانڈا پھوٹتے ہی انہوں نے مجھے مار مار کر گنجا کر دینا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔

"اچھا۔ ممبران کی طرف سے کوئی رپورٹ"...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ انہیں وہ آدمی مل گیا ہے جس کی تلاش کے لئے انہیں بھیجا گیا تھا۔ آپ کا حکم ملتے ہی میں نے اعلیٰ حکام سے بات کر کے تمام انٹرنیشنل فلائٹس کو رکوا لیا تھا۔ پندرہ منٹوں کے بعد کافرستان کے لئے ایک فلائٹ جانے والی تھی۔ ایئر پورٹ انتظامیہ نے فلائٹ میں فنی خرابی کا بہانہ کر کے فلائٹ کو مزید آدھے گھنٹے کے لئے روک لیا تھا۔ اسی طرح یوکرائن اور جنوبی افریقہ اور چند دوسری فلائٹس کو بھی مختلف وجوہات کے بہانے سے روانگی کا ٹائم ٹیبل بدل دیا گیا تھا۔ ممبران ایئر پورٹ پہنچے اور انہوں سے کراس وژنل گلاسز والے چشموں اور جدید ٹریکر آلات کی مدد سے وہاں سرچنگ شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں انہیں اس آدمی کا پتہ چل گیا جس کے پاس مطلوبہ نمبر کا سیل فون تھا۔ اس نے سیل فون آف کر

رکھا تھا لیکن جدید ٹریکر ٹیکنالوجی کے باعث اسے فوراً ہی مارک کر لیا گیا تھا اور وہ آدمی میک اپ میں بھی تھا۔ اس کا میک اپ کراس وژنل گلاسز والے چشموں سے ممبران نے چیک کیا تھا۔ فلائٹ کی تاخیر سے وہ بے چین اور پریشان تھا۔ ممبران نے اس پر ڈائریکٹ ایکشن لینے کی بجائے اس کی نگرانی شروع کر دی تاکہ وہاں اس کا کوئی اور ساتھی بھی ہو تو اس کے بارے میں پتہ چلایا جا سکے لیکن وہ وہاں اکیلا تھا۔ جب ممبران کو وہاں اس کے کسی دوسرے ساتھی کے نہ ہونے کا یقین ہو گیا تو صفدر نے اس پر بلو پائپ سے ایک سوئی مار دی جس سے وہ آدمی بے ہوش ہو کر گر گیا تھا۔ سوئی پر زہر لگا ہوا تھا جو انسان کو ہلاک تو نہیں کرتا لیکن جسے سوئی لگ جائے وہ طویل مدت کے لئے بے ہوش ہو جاتا ہے۔

ممبران ایئر پورٹ پر چونکہ افراتفری نہیں مچانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے یہ اقدام کیا تھا۔ اس آدمی کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر ممبران اس پر لپکے اور اسے چیک کرنے لگے پھر ممبران نے وہاں موجود لوگوں کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ اس نوجوان کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔ اسے فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔ وہاں ایمبولینس منگوائی گئی اور اس آدمی کو وہاں سے فوراً نکال لیا گیا۔ اب وہ یہاں لا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون کون گیا تھا ایئر پورٹ"...... عمران نے پوچھا۔

"جولیا سمیت میں نے وہاں سب کو ہی بھیج دیا تھا کیونکہ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آدمی کے وہاں اور ساتھیوں کے ہونے کا خدشہ ہو سکتا تھا اس لئے ان سب کا وہاں ہونا ضروری تھا تا کہ وہ سب اس کے ساتھیوں کی مزاحمت کو روک سکیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل بجی تو بلیک زیرو نے فوراً ایک سکرین آن کر دی۔ سکرین پر بیرونی گیٹ کا منظر ابھر آیا۔ باہر ایک وین موجود تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر جولیا تھی۔

کال بیل چوہان نے بجائی تھی جو وین کے پچھلا دروازہ کھول کر باہر آیا تھا۔ یہ وین ایمبولینس جیسی ہی تھی جس کا ہوٹر اور اسٹکرز ممبران نے راستے میں ہی کہیں اتار دیئے تھے۔ بلیک زیرو نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کھلتے ہی صفدر وین اندر لے آیا پھر وہ سب وین سے باہر نکلے اور انہوں نے وین کے پچھلے حصے سے ایک اسٹریچر کھینچ کو باہر نکال لیا جس پر ایک مقامی نوجوان بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

''اسے ڈارک روم میں پہنچا دو''...... بلیک زیرو نے ایک بٹن دبا کر ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔ ممبران نے اس کی آواز سن لی تھی۔ صفدر اور تنویر نے نوجوان کو اسٹریچر سے اٹھایا اور اسے لے کر ڈارک روم کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''ہمارے لئے کیا حکم ہے چیف''...... جولیا نے سر اٹھا کر اس طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں کیمرہ لگا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے عمران

کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ انہیں روکے یا واپس بھیج دے۔

''فی الحال ان کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں جانے دو''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور بٹن پریس کر کے اس نے مائیک آن کیا اور جولیا کو ممبران سمیت واپس جانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اسی وین میں واپس جا رہے تھے جس میں وہ یہاں آئے تھے۔

عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے حادثے کا شکار ہونے والے شخص کا جیب سے سیل فون نکالا اور اس کی سکرین آن کر کے اس کی میموری چیک کرنے لگا۔ اس نے وڈیو کلپس آن کئے تو اس کی فراخ پیشانی پر بل سے آ گئے۔ کلپس میں سرسلطان کی ویڈیوز تھیں۔ کلپس سرسلطان کے آفس اور ان کی رہائش گاہ اور مختلف میٹنگز کے دوران بنائے گئے تھے۔ کلپس میں خاص طور پر سرسلطان کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، کھانے پینے اور سونے جاگنے کے انداز کو فلمایا گیا تھا۔ ان کے بولنے کے انداز اور ان کے چہرے پر باتیں کرتے ہوئے ایکسپریشن پر زیادہ کلپس بنے ہوئے تھے۔

''ان کلپس کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے سرسلطان کے ایک ایک انداز کو خاص طور پر فلمایا جا رہا ہو جیسے کوئی ان کی جگہ لینا چاہتا ہو''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

''سرسلطان کی جگہ لینا چاہتا ہے۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... بلیک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ سمجھ میں آ جائے گا۔ میں ڈارک روم میں جا رہا ہوں۔ تم تہہ خانے میں جاؤ اور ریڈ سپائیڈرز والا جار لے آؤ"۔ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ریڈ سپائیڈرز۔ ریڈ سپائیڈرز کی آپ کو کیا ضرورت پیش آ گئی ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تم جار لاؤ پھر خود ہی دیکھ لینا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ اور ہاں، سرنج میں ایس ایس سکسٹی بھی بھر لانا"...... عمران نے کہا اور ایس ایس سکسٹی کا سن کر بلیک زیرو کو سمجھ آ گئی کہ عمران کیا کرنا چاہتا ہے۔ عمران آپریشن روم سے نکلا اور مختلف راستوں سے ہوتا ہوا ڈارک روم میں آ گیا جہاں ایک راڈز والی کرسی کے ساتھ وہی نوجوان بندھا ہوا تھا جسے جولیا اور اس کے ساتھی ائیر پورٹ سے لائے تھے۔ اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ وہ ابھی تک بے ہوش تھا۔

عمران آگے بڑھا اور اس نوجوان کی جیبوں کی تلاشی لینے لگا۔

اس نوجوان کے پاس بھی ویسا ہی سیل فون تھا جیسا عمران کے پاس حادثے میں ہلاک ہونے والے نوجوان کا تھا۔ عمران نے فوراً سیل فون آن کیا اور اس کی میموری چیک کرنے لگا اور پھر اس نے سیل فون کے ویڈیو کلپس آن کئے اور انہیں دیکھنے لگا۔ ان کلپس کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر تشویش اور انتہائی تردد کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ کلپس میں پاکیشیائی فارن منسٹر سمیت چند دوسرے منسٹرز

کے مختلف انداز کو فلمایا گیا تھا۔

"کیا چکر ہو سکتا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ اس نے سیل فون کو مزید چیک کیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ تمام کلپس بذریعہ ایم ایم ایس کافرستان کے ایک مخصوص نمبر پر سینڈ کئے گئے ہیں۔ ان میں وہ کلپس بھی شامل تھے جو نرنجن نے سمراٹ نامی شخص کو بھیجے تھے جو عمران کے سامنے راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا تھا اور اس نے وہ کلپس بھی کافرستان کے اسی نمبر پر بھیج دیئے تھے۔ اسی لمحے بلیک زیرو اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا جار تھا جس میں سرخ رنگ کے چودہ پندرہ سرخ مکڑے کلبلا رہے تھے جبکہ اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک سرنج تھا۔ سرنج ہلکے نیلے رنگ کے محلول سے بھرا ہوا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ اسے ابھی ہوش میں نہیں لائے"...... بلیک زیرو نے عمران کے قریب آ کر پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں۔ میں اس کا سیل فون چیک کر رہا تھا"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ کچھ ملا اس سیل فون سے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اسے وہ کلپس دکھانے شروع کر دیئے۔ فارن منسٹر سمیت چند اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس دیکھ کر بلیک زیرو بھی پریشان ہو گیا۔

"آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اس طرح ان کلپس کو بنانے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا چکر ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''بہت گہرا چکر معلوم ہو رہا ہے۔ وزارت خارجہ، سر سلطان سمیت فارن منسٹرز کا اس طرح ہر موومنٹ کا کلپس بنانا کوئی معمولی بات نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''کہیں ان لوگوں کا یہ ارادہ تو نہیں کہ ان تمام اہم شخصیات کے مخصوص انداز کی نقل کر کے یہ لوگ ان کی جگہ میک اپ میں اپنے ایجنٹس لانا چاہتے ہیں تاکہ پاکیشیا کے اہم راز حاصل کئے جا سکیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لگتا تو کچھ ایسا ہی ہے۔ پاکیشیا کے اہم راز حاصل کرنے کے لئے اہم شخصیات کے ڈپلیکیٹ بنا کر ہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور وزارت خارجہ کا شعبہ ایسا ہے کہ جہاں پاکیشیا کے اہم پراجیکٹس کے ساتھ ساتھ ایٹمی انفراسٹرکچر اور بیرون ملک میں ہونے والے خفیہ معاہدوں کے تمام ریکارڈز موجود ہوتے ہیں اور جن افراد کے ویڈیو کلپس بنائے گئے ہیں ان پروگرامز میں یہ سب پیش پیش ہوتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اور یہ لوگ ان رازوں کے حصول کے لئے ان اہم شخصیات کی جگہ اپنے ڈپلیکیٹ لانا چاہتے ہیں''...... بلیک زیرو نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

''شاید''...... عمران نے کہا۔

''ان کلپس کو دیکھ کر ''شاید'' کی گنجائش کہاں رہ جاتی ہے۔

مجھے تو سو فیصد یہی معاملہ لگتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اصل حقیقت کا پتہ اس کی زبان کھولنے پر ہی لگے گا۔ اگر اس نے زبان کھول دی اور اسے کچھ معلوم بھی ہوا تو''...... عمران نے راڈز والی کرسی میں جکڑے ہوئے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ کے کہنے کا مطلب ہے یہ زبان نہیں کھولے گا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''زبان تو یہ ضرور کھولے گا لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسے کچھ معلوم نہ ہوا تو یہ کیا بتائے گا''...... عمران نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عقلمند انسان، اگر یہ فارن ایجنٹ ہے تو پھر اسے صرف اس کام کے لئے بھی تو مامور کیا جا سکتا ہے کہ یہ ان شخصیات کے ویڈیو کلپس بنائے اور کلپس ایک مخصوص نمبر پر سینڈ کرتا رہے۔ ان کلپس کے بنانے کا کیا مقصد ہے اور کافرستان میں پاکیشیا کے خلاف کون سی گھناؤنی اور نئی سازش تیار کی جا رہی ہے۔ اس سے انہیں یقینی طور پر لاعلم رکھا گیا ہو گا۔ سازشیں اور پلاننگ کرنے والے عام ایجنٹ کو لاعلم رکھتے ہیں اور خاص طور پر ان فارن ایجنٹس کو ان کے کام کی حد تک ہی رکھا جاتا ہے تاکہ ان کے راز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افشا ہونے کی صورت میں اور گرفتار ہونے کے باوجود اس سے اصل حقائق کا پتہ نہ لگایا جا سکے"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا سمجھ گئے"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ اگر یہ فارن ایجنٹ کے طور پر یہاں کام کر رہا تھا تو اسے اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ اس کے ذریعے اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کیوں بنوائے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے اصل حقیقت کا پتہ چلے یا نہ چلے لیکن اس سے یہ ضرور معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کلپس یہ کس کے کہنے پر بنا رہا تھا اور یہ ان کلپس کو کہاں سینڈ کر رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ ہمیں یہ بھی بتا سکتا ہے کہ اس کا تعلق کس ایجنسی یا کس سروس سے ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں اس کی زبان کھلواتا ہوں۔ تم دونوں سیل فونز کی میموری سے نمبر نوٹ کر کے انہیں چیک کرو کہ یہ کن کے نمبر ہیں۔ ان نمبروں سے ہمیں ان کے اور ساتھیوں کا بھی پتہ چل جائے گا اور ویڈیو کلپس جس نمبر پر ایم ایم ایس کئے گئے ہیں اسے خاص طور پر چیک کرو کہ یہ کہاں کا نمبر ہے اور کس کی ملکیت ہے"...... عمران نے سیل فون بلیک زیرو کو دیتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے جار اور سرنج کے ساتھ عمران کو جیب سے ایک چٹی بھی نکال کر دے دی

اور پھر وہ دونوں سیل فون لے کر وہاں سے چلا گیا۔

عمران چند لمحے جکڑے ہوئے نوجوان کی طرف غور سے دیکھتا رہا اور پھر وہ شمالی کونے میں رکھی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ الماری سے اس نے چند لوشنز اور مختلف کیمیکلز کی شیشیاں نکالیں اور ایک تولیہ لے کر نوجوان کے پاس آ گیا۔ اس نے تمام چیزیں کرسی کے قریب میز پر رکھ دیں اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ڈارک روم سے باہر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں گرم پانی کا ایک باؤل تھا۔ اس نے باؤل بھی میز پر رکھ دیا پھر اس نے تولیے کا ایک سرا پانی میں بھگویا اور پھر وہ بے ہوش نوجوان کا سر اٹھا کر گیلے تولیے سے اس کا چہرہ صاف کرنے لگا۔ وہ قدرے زور لگا کر نوجوان کے چہرے پر تولیہ رگڑ رہا تھا۔

عمران نے اچھی طرح تولیہ رگڑنے کے بعد نوجوان کا چہرہ غور سے دیکھا۔ نوجوان کا رنگ گندمی تھا۔ گیلا تولیہ رگڑنے سے اس کا رنگ قدرے بدل گیا تھا۔ عمران نے تولیے کی طرف دیکھا۔ تولیہ کا وہ حصہ میلا سا ہو گیا تھا جہاں سے اس نے نوجوان کا چہرہ رگڑا تھا۔ عمران تولیہ لے کر اٹھا اور دوبارہ الماری کی طرف چلا گیا۔ الماری کھول کر اس نے ایک خفیہ خانہ کھول کر اس میں سے ایک مخصوص عینک نکالی۔ اس عینک پر ٹیلی سکوپ کے لینز لگے ہوئے تھے۔ عمران نے عینک آنکھوں پر لگائی تو ٹیلی سکوپ میں لگے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیلے بلب روشن ہو گئے۔ عمران نے تولیہ اٹھایا اور نیلی روشنی میں نہایت باریک بینی سے میل دیکھنے لگا پھر اس نے آنکھوں سے چشمہ اتارا اور دوبارہ نوجوان کے سامنے آ گیا۔ نوجوان کے عقب میں آ کر اس نے چشمہ دوبارہ آنکھوں سے لگایا اور نیلی روشنی میں نوجوان کے چہرے کا جائزہ لینے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اسکن اسپیشلسٹ ہو اور مخصوص آلات سے نوجوان کی اسکن کا جائزہ لے رہا ہو۔

عمران نے پہلے مخصوص چشمے سے نوجوان کے چہرے کی اسکن چیک کی اور پھر وہ اس کے سامنے آ گیا اور پھر اس نے نوجوان کے دونوں ہاتھوں کی پشت بھی اس ٹیلی اسکوپ آپٹیکل سے چیک کرنا شروع کر دی۔ وہ کئی منٹ تک نوجوان کی اسکن چیک کرتا رہا پھر اس نے آنکھوں سے چشمہ اتارا اور ایک طویل سانس لے کر اس کے لینز آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

''تو اس نے ریڈ کلورم ماسک میک اپ کر رکھا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اٹھا اور میز پر رکھے ہوئے لوشنز اور کیمیکلز کی شیشیاں چیک کرنے لگا۔ ان لوشنز پر باقاعدہ لوشنز اور کیمیکلز کے نام لکھے ہوئے تھے۔ عمران نے ان میں سے تین لوشنز اور کیمیکلز کی شیشیاں علیحدہ کیں اور پھر اس نے شیشیاں کھول کر ان لوشنوں اور کیمیکلز کو مخصوص مقدار میں گرم پانی کے باؤل میں ڈالنا شروع کر دیا۔ لوشنوں اور کیمیکلز کی مکسنگ سے پانی کا رنگ زرد

زرد سا ہو گیا۔ عمران نے تولیئے کا خشک حصہ اس مکسچر سے بھگویا اور نوجوان کے چہرے پر ایک بار پھر تولیہ رگڑنے لگا۔ جیسے جیسے وہ تولیہ رگڑ رہا تھا، نوجوان کے رنگ کے ساتھ ساتھ اس کا چہرہ بھی بدلتا جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نوجوان کی جگہ وہاں دوسرے چہرے والا نوجوان دکھائی دینے لگا۔ تولئے سے اس نوجوان کا میک اپ صاف ہو گیا تھا اور اب اس کا اصلی چہرہ عمران کے سامنے تھا۔

نوجوان کا چہرہ صاف کرنے کے بعد عمران نے ایک مرتبہ پھر ٹیلی اسکوپ سے اس کا چہرہ دیکھا کہ اس نے کہیں ڈبل میک اپ نہ کر رکھا ہو لیکن نوجوان ڈبل میک اپ میں نہیں تھا۔ عمران نے چشمہ اتار کر ایک طرف رکھا اور نوجوان کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے اس کی نظر نوجوان کے دائیں کان پر پڑی۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور نوجوان کے کان کی لو کو اٹھا کر غور سے دیکھنے لگا۔ نوجوان کے کان کی لو کے پیچھے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا نشان تھا۔ پہلی نظر میں وہ نشان زخم یا سرخ تل جیسا لگتا تھا لیکن وہ نشان زخم یا تل نہیں تھا۔ بلکہ اس کے کان کی لو پر سرخ رنگ کا ایک ٹکڑا بنا ہوا تھا۔

اس نشان کو دیکھتے ہی عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سرخ ٹکڑے کے اس مخصوص نشان کو بخوبی جانتا تھا۔ اس نشان کو دیکھ کر عمران کی پیشانی پر تردد کے بے شمار بل آ گئے۔ وہ نوجوان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے عقب میں آیا اور اس نے نوجوان کا منہ اور ناک پکڑ کر اس کا سانس روک لیا۔ چند لمحے نوجوان کا سانس رکا تو اس کو یکلخت زور دار جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھیں کھلیں لیکن پھر بند ہو گئیں۔ عمران نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ نہیں ہٹائے تھے۔ دو سیکنڈوں بعد نوجوان کو پھر جھٹکا لگا تو اس نے پھر آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں، عمران نے اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا دیئے۔ ہاتھ ہٹتے ہی نوجوان کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے ہوا بھرے غبارے سے اس کا منہ کھلتے ہی تیز ہوا نکلتی ہے۔ نوجوان چند لمحے تیز تیز سانس لیتا رہا اور پھر لاشعوری کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ عمران اس دوران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اس کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

نوجوان اسے خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز والی کرسی میں وہ بری طرح جکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر کلیمپڈ تھے۔

''اوہ۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ میں کہاں ہوں اور تم''...... جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر پہلے اِدھر اُدھر دیکھتا رہا اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''آرام سے بیٹھے رہو مسٹر سمراٹ۔ یہاں تمہاری چیخیں سننے والا میرے سوا کوئی نہیں ہے''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے

میں کہا۔

''کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ میں یہاں کیسے آ گیا۔ اور۔ اور''۔ اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں ابن بطوطہ ہوں اور تمہیں یہاں میرے ساتھی لائے ہیں۔ یہ تو ہوئے تمہارے دو سوالوں کے جواب۔ اس کے بعد تم نے دوبارہ اور، اور کہا ہے۔ اس کا میں تمہیں کیا جواب دوں''...... عمران نے کہا۔

''ابن بطوطہ۔ کون ابن بطوطہ۔ میں کسی ابن بطوطہ کو نہیں جانتا''...... سمراٹ نے کہا۔

''نہیں جانتے تو اب جان جاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''دیکھو۔ تم جو کوئی بھی ہو مجھے چھوڑ دو۔ میرا تعلق کافرستان سے ہے اور میں ٹورسٹ ہوں۔ میرے تمام کاغذات مکمل ہیں۔ تم چاہو تو چیک کر سکتے ہو۔ تم نے مجھے شاید کسی غلط فہمی کی بنا پر پکڑا ہے۔ میں آج واپس جا رہا ہوں۔ میری فلائٹ نکل جائے گی اور پھر''...... سمراٹ پریشانی کے عالم میں کہتا چلا گیا۔

''اداکاری اچھی کر لیتے ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اداکاری۔ کیسی اداکاری۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم میری بات کا یقین کرو''...... سمراٹ نے کہا۔

''کس بات کا یقین کروں''...... عمران نے کہا۔

''یہی کہ میں ٹورسٹ ہوں۔ میں یہاں محض سیاح و سیاحت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لئے آیا تھا''...... سمراٹ نے جواب دیا۔

''آئے تو تم یہاں سیر و سیاحت کے لئے ہی تھے لیکن کام تو تم نے کچھ اور ہی کیا تھا مسٹر سمراٹ''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام سمراٹ نہیں ہے۔ میں منگل سنگھ ہوں۔ میرا پاسپورٹ اور میرے کاغذات دیکھ لو''...... اس نے کہا۔

''تمہارے چہرے کی طرح تمہارے کاغذات بھی نقلی ہیں مسٹر سمراٹ اس لئے اپنی یہ اداکاری بند کرو''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نقلی چہرہ۔ نقلی کاغذات۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''۔ سمراٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم نے ریڈ کلورم ماسک میک اپ کر رکھا تھا۔ میں نے تمہارا میک اپ صاف کر دیا ہے۔ اب تمہارا اصلی چہرہ میرے سامنے ہے۔ کہو تو آئینہ دکھا دوں''۔ عمران نے کہا اور سمراٹ کا رنگ زرد ہو گیا۔

''تت۔ تت۔ تم کون ہو''...... سمراٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ابن بطوطہ''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو تمہارا نام ہے۔ تمہارا تعلق کس ادارے سے ہے اور مجھے کس شک کی بنیاد پر پکڑا گیا ہے''...... سمراٹ نے اس بار بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب آئے ہو ناں پٹڑی پر''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تم چاہتے کیا ہو''...... سمراٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اپنا یہاں آنے کا مقصد بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''سیر و سیاحت کے سوا میرا اور کوئی مقصد نہیں تھا''...... سمراٹ نے کہا۔

''سیر و سیاحت کرنے والے اس طرح چہرے پر نقاب لگا کر نہیں آتے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ میری مجبوری تھی''...... سمراٹ نے کہا۔

''کیسی مجبوری''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ میں نہیں بتا سکتا''...... سمراٹ نے کہا۔

''تو میں بتا دوں''...... عمران نے کہا اور سمراٹ چونک پڑا۔

''کیا بتا دوں۔ کیا جانتے ہو تم''...... سمراٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''زیادہ نہیں۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ تمہارا تعلق لی ہاگ ایجنسی سے ہے اور تم اس ایجنسی کے لئے فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہو جسے عام فہم میں ریڈ سپائیڈر کہا جاتا ہے۔ تم اس سچائی سے انکار نہیں کر سکتے کیونکہ تمہارے دائیں کان کی لو کے نیچے ریڈ سپائیڈر کا مخصوص نشان گدا ہوا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور سمراٹ کی آنکھوں میں تشویش کے تاثرات گہرے ہو گئے۔

''اوہ۔ تو تم اس نشان کے بارے میں جانتے ہو''...... سمراٹ نے اس بار غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ اور اب تمہارے لئے یہی بہتر ہوگا کہ تم میرے سامنے کھل جاؤ۔ ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم کان کے پیچھے ریڈ سپائیڈر سے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ میرا تعلق لی ہاگ ایجنسی سے ہے"...... سمراٹ نے بھی سرد لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

"اپنے یہاں آنے کا مقصد بتاؤ"...... عمران نے جیسے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"کوئی مقصد نہیں ہے میرا۔ میں چھٹیوں پر ہوں اور یہاں محض سیر و تفریح کے لئے ہی آیا تھا"...... سمراٹ نے کہا۔

"سیر و تفریح کرتے ہوئے تم نے اپنے سیل فون کے کیمرے سے فارن منسٹرز، چیف سیکرٹریز اور وزارت خارجہ سمیت متعدد اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس بنائے ہیں۔ کیا یہ بھی تمہاری سیر و سیاحت کا حصہ ہے"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور سمراٹ کا ایک بار پھر رنگ اڑتا نظر آیا۔

"نہیں۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ مجھے کسی کے ویڈیو کلپس بنانے کی کیا ضرورت ہے"...... سمراٹ نے فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"یہی میں جاننا چاہتا ہوں۔ تم اور تمہارے ساتھی نرنجن نے ان اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کیوں بنائے تھے"...... عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"نرنجن۔ کون نرنجن"...... سمراٹ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"زیادہ بننے کی کوشش مت کرو۔ تم جانتے ہو کہ میں کس نرنجن کی بات کر رہا ہوں اور تمہاری اطلاع کے لئے میں تمہیں بتا دوں کہ تمہارا ساتھی نرنجن ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا اور سمراٹ بری طرح سے چونک پڑا۔

"نرنجن ہلاک ہو گیا ہے۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے ہلاک ہوا ہے وہ۔ کیا تم نے"...... سمراٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس کی ہلاکت ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے حادثے کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تمہیں میرے بارے میں اس کے سیل فون سے معلوم ہوا تھا"...... سمراٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تم یہاں ہو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس نے سمراٹ کی اس کال کے بارے میں بھی بتا دیا تھا جو اس نے عمران کو نرنجن سمجھ کر کی تھی۔

"بہرحال۔ میرے پاس تمہیں بتانے کے لئے کچھ نہیں ہے"۔ سمراٹ نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ سیکرٹ ایجنٹوں کی زبانیں آسانی سے نہیں کھلتیں اور پھر تمہارا تعلق تو ویسے بھی لی ہاگ ایجنسی سے ہے۔ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ بھی جانتا ہوں کہ لی ہاگ ایجنسی کافرستان کی ایک بڑی، طاقتور اور انتہائی فعال ایجنسی ہے اور اس ایجنسی کا چیف لی ہاگ ہے جو خود کو ماسٹر پلانر اور ہارڈ مین سمجھتا ہے اور اس کی ایجنسی کے باقی ایجنٹ بھی تیز اور انتہائی ہارڈ سمجھے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم چیف کے بارے میں بھی جانتے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تعلق کسی عام ایجنسی سے نہیں ہے بلکہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہو"...... سمراٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے یا کسی اور ایجنسی سے۔ میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ ورنہ"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"ورنہ کیا۔ تم مجھ سے کچھ نہیں اگلوا سکتے"...... سمراٹ نے کہا۔

"میں تم سے اگلوا سکتا ہوں یا نہیں اس کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم یہ جانتے ہو کہ لی ہاگ پاکیشیا کے اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کس مقصد کے لئے حاصل کر رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا"...... سمراٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"جانتے نہیں یا بتانا نہیں چاہتے"...... عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی سمجھ لو"...... سمراٹ نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سمجھ گیا"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر

کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا سمجھ گئے ہو"...... سمراٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ تم مجھے کچھ بتانا نہیں چاہتے"...... عمران نے مسکرا کر کہا اور اس نے میز پر رکھا ہوا ریڈ سپائیڈرز والا جار اٹھا لیا اور اس کا ڈھکن کھولنے لگا۔

"یہ کیا ہے"...... سمراٹ نے حیرت سے جار اور جار میں موجود سرخ مکڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ یہ ریڈ سپائیڈرز ہیں۔ انہیں برازیل کے خطرناک جنگلوں کے آدم خور مکڑے بھی کہا جاتا ہے۔ سنا ہے کہ یہ جب کسی انسان پر حملہ کرتے ہیں تو سب سے پہلے اس انسان کا خون چوستے ہیں اور پھر یہ آہستہ آہستہ انسانی گوشت کھانا شروع کر دیتے ہیں"۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور سمراٹ کا چہرہ خوف سے پیلا پڑ گیا۔

"کک۔ کک۔ کیا یہ سپائیڈرز تم مجھ پر چھوڑو گے"...... سمراٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے کبھی کسی ریڈ سپائیڈر کو انسانی خون چوستے اور گوشت کھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تم نے مجھ کچھ بتانا تو ہے نہیں اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ ریڈ سپائیڈرز اور تمہارا تماشا ہی دیکھ لوں"...... عمران نے اسی طرح سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جار لے کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ سمراٹ کچھ کہتا، عمران نے جار عین اس کے سر پر پلٹ دیا۔ جار میں موجود ریڈ سپائیڈرز سمراٹ کے سر پر گرے اور سمراٹ حلق کے بل چیخ اٹھا۔

''ارے۔ ارے۔ ابھی سے چیخنے لگے۔ ابھی تو سپائیڈرز تمہارے سر کے اوپر ہیں۔ انہیں اپنے جسم پر تو آ لینے دو۔ جب یہ تمہارا خون چوسنا شروع کریں گے تو جی بھر کر بلکہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخنا شروع کر دینا۔ میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ریڈ سپائیڈرز اس کے گریبان میں داخل ہونا شروع ہو گئے تھے۔

''عمران۔ انہیں روکو۔ فار گاڈ سیک۔ روکو انہیں''...... سمراٹ نے خوف سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ ان ریڈ سپائیڈرز نے تمہیں میرا نام تو یاد دلایا''۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''پلیز۔ روکو۔ روکو پلیز۔ ان سپائیڈرز کو روکو''...... سمراٹ نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔ وہ راڈز میں بری طرح مچل رہا تھا۔ شاید سرخ مکڑوں نے اسے کاٹنا شروع کر دیا تھا اس لئے اس کی چیخیں تیز اور دردناک ہوتی جا رہی تھیں۔

''یہ سپائیڈرز میرا کہنا نہیں مانتے۔ انہیں روکنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ تم اپنی زبان کھول دو''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ فار گاڈ سیک۔ یہ مجھے کاٹ رہے ہیں۔ میرے جسم میں آگ بھرتی جا رہی ہے۔ روکو۔ روکو ان سپائیڈرز کو''...... سمراٹ نے تکلیف کی شدت سے ادھر ادھر سر مارتے ہوئے کہا۔

''کاٹ رہے ہیں تو کاٹنے دو۔ میں تو انہیں نہیں روکوں گا''۔ عمران نے مطمئن کہا۔

''عمران۔ عمران''...... سمراٹ حلق کے بل چیخ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر جو سپائیڈرز تھے ان سپائیڈرز نے واقعی اسے کاٹنا شروع کر دیا تھا کیونکہ اس کے گالوں سے جگہ جگہ سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔ سمراٹ زور زور سے سر جھٹک رہا تھا جیسے وہ ریڈ سپائیڈرز کو چہرے سے جھٹکنا چاہ رہا ہو لیکن ریڈ سپائیڈرز جیسے اس کے گالوں سے چپکے ہوئے تھے۔ اس کا چہرہ جگہ جگہ سے سوجنا شروع ہو گیا تھا اور پھر اس کی چیخیں دھاڑوں میں بدل گئیں۔

''بچاؤ۔ بچاؤ۔ مجھے ریڈ سپائیڈرز سے بچاؤ۔ یہ مجھے کھا رہے ہیں۔ عمران۔ فارڈ گاڈ سیک۔ اتنا ظلم مت کرو۔ مجھے بچاؤ ان سے۔ میں مر جاؤں گا۔ پلیز۔ تم جو پوچھو گے میں تمہیں بتا دوں گا۔ مجھے ریڈ سپائیڈرز سے بچاؤ''...... سمراٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور عمران یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے وہ سمراٹ کی یہی بات سننے کا منتظر تھا۔

''اپنا منہ بند کرو۔ میں ریڈ سپائیڈرز کو تمہارے جسم سے ہٹا دیتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں"...... عمران نے کہا اور سمراٹ نے خود دانتوں پر دانت جما کر اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔ آنکھیں پھٹی پڑ رہی تھیں۔ تکلیف اور خوف سے نہ صرف اس کے جسم سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا بلکہ اس کا جسم بری طرح سے لرز بھی رہا تھا۔ عمران نے جار اور چمٹی اٹھائی اور پھر اس نے چمٹی سے سمراٹ کے چہرے پر موجود ایک سپائیڈر کو پکڑا اور اسے ایک ہلکے سے جھٹکے سے سمراٹ کے چہرے سے الگ کر لیا۔ اس نے سپائیڈر جار میں ڈالا اور دوسرے سپائیڈر کو چمٹی سے پکڑ لیا۔ اسی طرح اس نے چمٹی سے باری باری اس کے چہرے پر چپٹے ہوئے سات سپائیڈرز کو چمٹی سے پکڑ کر جار میں ڈالا اور پھر اس نے جار اور چمٹی میز پر رکھ کر سمراٹ کی قمیض پھاڑنی شروع کر دی۔

سمراٹ کی گردن پر تین سپائیڈرز چپکے ہوئے تھے۔ اسی طرح اس کی کمر، سینے اور پیٹ پر بھی چار چار ریڈ سپائیڈرز موجود تھے۔ عمران نے تمام سپائیڈر چمٹی سے پکڑ کر جار میں ڈال لئے۔ سمراٹ کے جسم کے جن حصوں پر ریڈ سپائیڈر چپکے ہوئے تھے وہاں زخم بھی ہو گئے تھے اور جسم کا وہ حصہ سوج کر سرخ بھی ہو گیا تھا۔

"لو بھائی۔ تمام ریڈ سپائیڈرز تمہارے خون کا مزہ چکھ کر جار میں آ گئے ہیں"...... عمران نے جار میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"دد۔ دد۔ دیکھو کوئی اور ریڈ سپائیڈر جسم کے کسی حصے پر نہ ہو"...... سمراٹ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ جار میں جتنے سپائیڈرز تھے وہ میں نے پکڑ لئے ہیں۔ ہاں ایک آدھ سپائیڈر ادھر ادھر ہو گیا ہو تو اس کا میں کچھ کہہ نہیں سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک، اسے بھی ڈھونڈو۔ مم۔ مم۔ میں۔ میں"۔ سمراٹ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ تمہارے جسم پر اب کوئی ریڈ سپائیڈر نہیں ہے البتہ تمہارا جسم خون سے بھر گیا ہے۔ تمہارے لئے یہ زخم خطرناک ہو سکتے ہیں۔ ریڈ سپائیڈرز زہریلے بھی ہیں"...... عمران نے کہا اور سمراٹ کی آنکھیں ایک بار پھر پھیل گئیں۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا نیلے محلول والا سرنج اٹھایا اور سرنج میں موجود ہوا نکالنے لگا۔

"یہ ریڈ سپائیڈرز کے زہر کا تریاق ہے۔ اس انجکشن کے لگنے سے نہ صرف تمہارے جسم میں سے ریڈ سپائیڈرز کا زہر ختم ہو جائے گا بلکہ سوجن بھی ختم ہو جائے گی اور تمہاری تکلیف بھی ختم ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر یہ انجکشن فوراً لگا دو مجھے۔ تکلیف سے میرا برا حال ہو رہا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں جلتے ہوئے تنور میں گرا دیا گیا ہوں جو مجھے بری طرح سے جھلسا رہا ہو"...... سمراٹ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ انجکشن ضرور لگاؤں گا لیکن تب، جب تم مجھے ویڈیو کلپس کے بنانے کا اصل مقصد بتا دو گے"...... عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”ویڈیو کلپس میں نے اور نرنجن نے چیف لی ہاگ کے کہنے پر بنائے تھے۔ ان کلپس کا وہ کیا کرنا چاہتا ہے یہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں اور نرنجن یہاں فارن ایجنٹس کے طور پر کام کرتے تھے۔ چیف نے کال کر کے مجھے اور نرنجن کو ان اہم شخصیات کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہمیں ان کے ویڈیو کلپس بنانے ہیں اور ان کلپس میں ان اہم شخصیات کے مختلف انداز کو اجاگر کرنا ہے۔ ان کی بول چال، ان کا رویہ، ان کے جسموں کی مختلف حرکات کو فلما کر ہمیں چیف کو ایم ایم ایس کرنے ہیں اور ہم یہ کام کر رہے تھے“...... سمراٹ نے کہا۔ عمران نے اس کے لہجے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

”تم دونوں یہاں کب سے کام کر رہے ہو“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں یہاں تین ماہ پہلے آیا تھا البتہ نرنجن چھ ماہ سے یہاں موجود ہے“...... سمراٹ نے جواب دیا۔

”اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کب سے بنا رہے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”پچھلے ایک ماہ سے“...... سمراٹ نے کہا۔

”کیا تمام ویڈیو کلپس تم نے لی ہاگ کو ایم ایم ایس کر دیئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں اور نرنجن روزانہ کلپس بناتے تھے اور روز ہی چیف

کو سینڈ کر دیتے تھے۔ آج میرا کام ختم ہو گیا تھا۔ نرنجن کے پاس چند کلپس تھے میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ کلپس چیف کو سینڈ کر دے یا مجھے بھیج دے تاکہ میں وہ کلپس بھی چیف کو دے دوں“۔ سمراٹ نے کہا۔

”کیا تمہیں تھوڑا سا بھی اندازہ نہیں ہے کہ لی ہاگ ان ویڈیو کلپس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔ چیف کی ذہانت اور اس کے پلان کے بارے میں، میں تو کیا کوئی بھی نہیں جان سکتا۔ چیف کی سوچ ہمیشہ وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں سے ہمارے سوچنے کی حد ختم ہو جاتی ہے“...... سمراٹ نے کہا۔

”لی ہاگ تم سے سیل فون پر بات کرتا ہے یا ٹرانسمیٹر پر“۔ عمران نے پوچھا۔

”ہمارے سیل فون سیٹلائٹ سسٹم پر ہیں۔ ان نمبروں پر کال کرنے سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہوتا اس لئے چیف ہمیں سیل فون پر ہی کال کرتا ہے“...... سمراٹ نے کہا۔

”اس کا کوئی مخصوص نمبر ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ کسی بھی نمبر سے کال کر سکتا ہے“...... سمراٹ نے جواب دیا۔

”تمہیں اس سے بات کرنی ہو تو کس نمبر پر کال کرتے ہو“۔ عمران نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہمارا ڈائریکٹ چیف سے رابطہ نہیں ہوتا۔ ہمیں کال کر کے کمپیوٹرائزڈ مشین پر اپنی آواز کے ساتھ پیغام نوٹ کرانا پڑتا ہے۔ ریکارڈنگ چیف سنتا ہے اور پھر ضرورت کے تحت وہ خود ہی ہم سے بات کر لیتا ہے"...... سمراٹ نے جواب دیا۔

"کیا لی ہاگ کو تمہاری واپسی کی اطلاع ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کافرستان واپسی کی"...... سمراٹ نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"میں چیف کے حکم سے ہی واپس جا رہا تھا"...... سمراٹ نے جواب دیا۔

"پھر تم نے چیف کو یہ بھی بتا دیا ہو گا کہ تم کس فلائٹ میں آ رہے ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ابھی اپنی فلائٹ کا نہیں بتایا تھا۔ کافرستان پہنچ کر میں ہیڈ کوارٹر رپورٹ کر دیتا تو مجھے ایئر پورٹ سے ہی ریسیو کر لیا جاتا"...... سمراٹ نے کہا۔

"تم لی ایجنسی کے ریڈ سپائیڈر ہو۔ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ لی ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے جسے لی ہاگ کا سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے"...... عمران نے اس سے بڑے سادہ سے انداز میں پوچھا۔

"چیف کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ اس ہیڈ

کوارٹر کے بارے میں صرف چیف اور بلیک سپائیڈر کے ایجنٹ ہی جانتے ہیں۔ ہم میں سے کسی کو بھی سیکرٹ ہیڈ کوارٹر لے جاتے کے لئے بلیک سپائیڈر ایجنٹ آتے ہیں جو ہمیں بے ہوش کر دیتے ہیں یا پھر ہماری آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور بند باڈی کے ٹرک میں لے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں واپس بھی پہنچایا جاتا ہے"...... سمراٹ نے کہا۔

"لی ہاگ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی شکی مزاج ہے۔ اسے اپنے ہی ایجنٹوں پر اعتماد نہیں ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ چیف یہ سب اپنی اور ایجنسی کی حفاظت کے لئے کرتا ہے۔ اس کی یہ پیش بندی ہی اس کی کامیابی کی ضمانت ہے"...... سمراٹ نے کہا۔

"کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جس کا تعلق بلیک سپائیڈر سے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ بلیک سپائیڈر ایجنٹ کسی کے سامنے نہیں آتے۔ آئیں تو وہ ہارڈ میک اپ میں ہوتے ہیں"...... سمراٹ نے کہا۔ عمران اس سے مختلف نوعیت کے سوال کر رہا تھا جس کے جواب سمراٹ اسے آسانی سے دے رہا تھا۔ اس پر ریڈ سپائیڈرز کا خوف اس قدر غالب آ چکا تھا کہ اس نے عمران کے کسی سوال کا جواب دینے میں ہچکچاہٹ نہیں کی تھی لیکن عمران اس سے ایسی کوئی معلومات حاصل نہیں کر سکا تھا جس سے اسے یہ اندازہ ہو سکتا ہو کہ لی ہاگ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکیشیا کی اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس کس مقصد کے تحت بنوائے ہیں۔ عمران، سمراٹ کو ابھی ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے انجکشن لگا دیا تھا جس سے سمراٹ کے جسم کی نہ صرف سوجن ختم ہونا شروع ہو گئی تھی بلکہ اس کے چہرے پر سکون بھی آ گیا تھا جیسے اسے تکلیف سے نجات مل گئی ہو۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی لی ہاگ نے ہاتھ بڑھا کر مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے زرد رنگ کا فون اٹھا لیا۔ اس فون پر سپیشل سیکشن لکھا ہوا تھا۔

”یس“...... لی ہاگ نے رسیور کان سے لگا کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”ایس سیکشن سے نارنگ بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک بھاری مگر مودبانہ آواز سنائی دی۔

”یس نارنگ۔ کیا رپورٹ ہے“...... لی ہاگ نے اسی انداز میں کہا۔

”دس سرجن آ چکے ہیں جناب۔ انہوں نے تمام افراد کے بلڈ اور اسکن سیمپل لے کر ان کے ٹیسٹ مکمل کر لئے ہیں۔ سرجنز نے ان تمام افراد کو میڈیکل طور پر سرجری کے لئے او کے قرار دے دیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ اب آپ کے حکم کا انتظار ہے تاکہ ان کی مرحلہ وار سرجری شروع کی جا سکے"...... دوسری طرف سے نارنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنی نگرانی میں ان کی سرجری شروع کرا دو"۔ لی ہاگ نے کہا۔

"بہتر جناب۔ میں سب کام اپنی نگرانی میں ہی کراؤں گا"۔ نارنگ نے کہا۔

"ابتدائی طور پر کتنے افراد کی سرجری کی جائے گی"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"دس سرجن ہیں جو پانچ پانچ کے گروپ میں ایک شخص کی سرجری کریں گے۔ ایک وقت میں دو افراد کی سرجری کی جائے گی اور ان سرجنوں کا کہنا ہے کہ وہ ایک دن میں دو، دو افراد کی سرجری کر سکتے ہیں کیونکہ ایک شخص کی مکمل اور سپیشل پلاسٹک سرجری میں انہیں کئی کئی گھنٹے لگ سکتے ہیں"...... نارنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارے پاس ابھی کافی وقت ہے۔ روزانہ اگر چار افراد کی سپیشل پلاسٹک سرجری کرائی جائے تو مطلوبہ وقت سے پہلے تمام افراد کی پلاسٹک سرجری مکمل ہو سکتی ہے۔ اس دوران ان کی ٹریننگ بھی ہوتی رہے گی"...... لی ہاگ نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ پلاسٹک سرجری کے ساتھ ساتھ ان کی ٹریننگ بھی بے حد ضروری ہے۔ اس کے لئے ہم تمام تر وسائل بروئے کار لا رہے ہیں"...... نارنگ نے کہا۔

"او کے۔ تم آج سے بلکہ ابھی سے سرجنز کو ان کی ڈیوٹیوں پر لگا دو۔ ہمارے پاس چھ ماہ کا وقت ہے۔ چھ ماہ پورے ہونے سے پہلے پہلے ہمیں ان سب کو مکمل طور پر تیار کرنا ہے۔ ان میں نہ ٹریننگ کی کمی ہونی چاہئے اور نہ ہی ان کے بناوٹ میں کوئی کمی رہنی چاہئے۔ ہمارا گریٹ مشن انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی کمی رہ گئی تو نہ صرف ہماری ایجنسی بلکہ کافرستان کی عزت اور وقار کو بھی شدید دھچکا لگ سکتا ہے۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن لی ایجنسی اور کافرستان پر کوئی حرف آئے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا اور نہ ہی کروں گا"...... لی ہاگ نے بے حد سخت لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں جناب۔ تمام کام نہایت احسن طریقے سے اور انتہائی خوش اسلوبی سے ہو گا۔ گریٹ مشن کی اہمیت کا مجھے بخوبی علم ہے اس لئے میں ہر کام کی خود نگرانی اور نظر رکھ رہا ہوں"۔ نارنگ نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یہی ہم سب کے حق میں بہتر ہو گا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس سر"...... نارنگ نے کہا۔

"آپریشن کے مکمل ہونے کے بعد مجھے رپورٹ کرنا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کو مستقل طور پر رپورٹ دیتا رہوں گا"...... نارنگ نے کہا اور لی ہاگ نے رسیور کریڈل پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکھ دیا۔ چند لمحے لی ہاگ سوچتا رہا پھر اس نے میز کی دائیں طرف پڑے ہوئے ایک انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف۔ لنکنگ ماسٹر کمپیوٹر ہیئر"...... انٹرکام سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ میری پاکیشیا کے ریڈ سپائیڈر فائیو سے بات کراؤ فوراً"...... لی ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں ابھی لنک کرتا ہوں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا اور انٹرکام آف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد میز پر پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

"یس"...... لی ہاگ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لنکنگ ماسٹر کمپیوٹر بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر کی مشینی آواز سنائی دی۔

"ریڈ سپائیڈر فائیو سے رابطہ ہوا ہے تو میری اس سے بات کراؤ"...... لی ہاگ نے کہا۔

"سوری چیف۔ آر ایس فائیو سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے"۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ کیا مطلب"...... لی ہاگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آر ایس فائیو کا سیل فون آف ہے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا سیل فون چارجنگ نہ ہونے کی وجہ سے آف ہو یا کسی خاص جگہ ہونے کی وجہ سے اس نے خود ہی سیل فون آف کر رکھا ہو"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس چیف۔ مجھے بھی ایسا ہی لگا تھا لیکن پھر میں نے آر ایس فائیو کی لوکیشن معلوم کرنے کے لئے ٹی پی سکس کو چیک کیا تھا۔ ٹیلی پلیٹ سے لنک ہوتے ہی مجھے اس کی لوکیشن کا پتہ چل گیا تھا۔ ٹی پی سکس سے مجھے آر ایس فائیو کی ویژنل رپورٹ بھی مل گئی ہے۔ وہ اس وقت خطرے میں ہے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"خطرے میں۔ کیا مطلب"...... لی ہاگ نے چونک کر کہا۔

"وہ راڈز والی کرسی سے جکڑا ہوا ہے۔ اسے عمران نامی ایک شخص نے ائیر پورٹ سے اغوا کرایا تھا اور عمران آر ایس فائیو کے پاس موجود ہے۔ عمران، آر ایس فائیو کی زبان کھلوانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آر ایس فائیو کی زبان کھلوانے کے لئے عمران نے اس پر زہریلے ریڈ سپائیڈرز چھوڑ دیئے تھے جو آر ایس فائیو کو نہ صرف کاٹ کر اس کا خون چوس رہے ہیں بلکہ ان کے زہر سے آر ایس فائیو کا جسم بھی سوج رہا ہے۔ شدید تکلیف اور اذیت کی وجہ سے آر ایس فائیو، عمران کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے مجبور ہو گیا ہے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ آر ایس فائیو نے زبان کھول دی ہے"...... لی ہاگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''یس چیف۔ ریڈ سپائیڈرز کے زہر کا اثر اس کے دماغ تک بھی پہنچ گیا ہے جس سے اس کا شعور اور لاشعور مل گیا ہے اس لئے وہ عمران کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے مجبور ہو گیا ہے''۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''مجبور۔ ہونہہ۔ ریڈ سپائیڈر جیسے ہارڈ ایجنٹ اگر اسی طرح مجبور ہو جائیں تو پھر انہیں لی ایجنسی کا ایجنٹ ہونے کا کوئی اختیار نہیں ہے''...... لی ہاگ نے غرا کر کہا۔

''یس چیف''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''عمران کون ہے۔ کیا اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... لی ہاگ نے پوچھا۔

''یس چیف۔ آر ایس فائیو کی ٹی پی سکس سے مجھے جو معلومات مل رہی ہیں اس کے مطابق وہ عمران کو جانتا ہے اور عمران کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن عمران، آر ایس فائیو تک کیسے پہنچ گیا اور آر ایس فائیو نے عمران کو کیا بتایا ہے''...... لی ہاگ نے پوچھا اور ماسٹر کمپیوٹر اسے عمران اور آر ایس فائیو کے درمیان ہونے والی باتوں کی تفصیل بتانے لگا جو آر ایس فائیو کے دماغ میں لگی ہوئی ایک چیپ پلیٹ میں فیڈ تھیں۔

''اوہ۔ تو آر ایس سکس ہلاک ہو چکا ہے''...... لی ہاگ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''یس چیف۔ میں نے اس کے دماغ میں موجود ٹی پی سکس سے معلومات لی ہیں۔ وہ واقعی ایک حادثے میں ہی ہلاک ہوا ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہر حال جو بھی ہوا ہے غلط ہوا ہے۔ ترنجن کے حادثے کی وجہ سے سمراٹ، عمران جیسے انسان کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ اس کی وجہ سے عمران کو اور کچھ نہیں تو یہ ضرور معلوم ہو گیا ہے کہ آر ایس فائیو سمراٹ کا تعلق لی ہاگ ایجنسی سے ہے۔ یہ درست ہے کہ آر ایس فائیو نے عمران کو جو معلومات دی ہیں ان سے وہ کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا لیکن میں اس انسان کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ بال کی کھال نکالنے کا عادی ہے۔ اس کے سامنے لی ہاگ ایجنسی کا نام آیا ہے تو وہ یونہی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھا نہیں رہے گا۔ وہ یہ جاننے کی ضرور کوشش کرے گا کہ لی ہاگ ایجنسی کے ایجنٹ اہم شخصیت کے ویڈیو کلپس کیوں بنا رہے تھے''...... لی ہاگ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''تم سب سے پہلے آر ایس فائیو کو آف کر دو تاکہ عمران اسے ہپناٹائز کر کے اس کے لاشعور سے کوئی معلومات حاصل نہ کر سکے۔ آر ایس فائیو دوبار لی ہیڈ کوارٹر آ چکا ہے۔ اس کے شعور میں کچھ نہیں ہو گا لیکن اس کے لاشعور میں ہیڈ کوارٹر کے متعلق بہت سی باتیں ہوں گی اس لئے میں نہیں چاہتا کہ عمران کو ہیڈ کوارٹر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بارے میں معمولی سا بھی کوئی کلیو ملے“...... لی ہاگ نے کہا۔

”یس چیف۔ میں ابھی ٹی پی سکس کا بلاسٹر آن کر دیتا ہوں۔ لنک ہوتے ہی بلاسٹر سے آر ایس فائیو کا سر دھماکے سے پھٹ جائے گا“...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

”او کے۔ اور میری ڈی فورس کے انچارج سے بات کراؤ“۔ لی ہاگ نے کہا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور رسیور میں کلک کلک کی ہلکی ہلکی آوازیں آنے لگیں۔

”یس۔ کرنل گھنشام اسپیکنگ“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک تیز اور بھاری آواز سنائی دی۔

”لی ہاگ بول رہا ہوں“...... لی ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس چیف۔ حکم“...... دوسری طرف سے کرنل گھنشام کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل گھنشام۔ ڈی فورس کو تیار رکھو۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کافرستان آنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی اول تو کافرستان میں داخل ہی نہ ہونے پائیں اور اگر وہ بالفرض محال یہاں پہنچ بھی جائیں تو انہیں قدم قدم پر تمہارا اور ڈی فورس کا سامنا کرنا پڑے۔ کافرستان میں ان کے پاس ایسی کوئی جگہ نہ ہو جہاں وہ چھپ سکیں۔ ڈی فورس کی شکل میں ہر لمحہ موت ان کے سامنے ہو۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں

کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے کھل کر کام کرو۔ تم اور تمہاری فورس کسی بھی مشکوک آدمی کو گولی سے اڑا سکتی ہے اور میں تمہیں سختی سے یہ ہدایات بھی دیتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے شبہے میں تم جن افراد پر ہاتھ ڈالو پہلے انہیں ہلاک کرو اور بعد میں ان کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے پوچھ گچھ کے چکروں میں مت پڑ جانا ورنہ وہ تمہیں اور تمہاری فورس کو بھی تاراج کرتے چلے جائیں گے“...... لی ہاگ نے رکے بغیر بولتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان آئے تو یہ ان کی زندگی کا آخری سفر ہو گا۔ وہ میرے ہاتھوں سے بچ کر کہیں نہیں جا سکیں گے“...... دوسری طرف سے کرنل گھنشام نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

”ان کی موت ہمارے لئے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو جائیں تو پھر ہمارا گریٹ پلان ہنڈرڈ ون پرسنٹ کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ پھر ہمارے راستے میں کوئی دیوار نہیں رہے گی۔ ہیون ویلی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ یہ ہمیشہ کے لئے کافرستان میں ضم ہو جائے گا“...... لی ہاگ نے کہا۔

”یس چیف۔ تمام کافرستانیوں کے ساتھ ہم سب کی بھی یہی خواہش ہے کہ ہیون ویلی کا اختیار صرف اور صرف کافرستان کو مل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائے۔ ایک بار ہیون ویلی کافرستان کے ساتھ مل گئی تو پاکیشیا کے مقبوضہ حصے بھی ہمارے پاس آ جائیں گے اور ہم ہیون ویلی کے بلا شرکت غیرے مالک بن جائیں گے"...... دوسری طرف سے کرنل گھنشام نے کہا۔

"بس تو پھر یاد رکھو۔ گریٹ پلان کی کامیابی کا دس فیصد انحصار تم پر بھی ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دو"۔ لی ہاگ نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤں گا اور ان کی ہلاکت کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھوں گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے میں اپنی پوری طاقت لگا دوں گا۔ ایسی طاقت جس کا سامنا کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی روحیں تک کانپ جائیں گی"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"گڈ۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان میں جس سیکرٹ مشن کے لئے آ رہے ہیں ان کا یہ مشن ان کی زندگیوں کا آخری مشن ہونا چاہئے۔ یقینی اور قطعی لاسٹ مشن"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یہ ان کی زندگی کا لاسٹ مشن ہی ہو گا چیف۔ میں اور میری ڈیتھ فورس ان کے راستوں میں ہر قدم پر موت بن کر کھڑے

جائیں گے جس سے بچنا ان کے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"او کے۔ تم ائیر پورٹس اور کافرستان کے تمام داخلی راستوں کی نگرانی سخت کرا دو۔ دنیا بھر سے آنے والے ذرائع آمد و رفت پر اپنی توجہ مرکوز رکھو۔ کافرستان میں آنے والا ہر شخص خواہ وہ بیرون ملکوں سے آئے والا فارن منسٹر ہی کیوں نہ ہو، ہر حال میں اس کی کڑی نگرانی کرو اور کسی اہم سے اہم شخصیت پر بھی شک ہو تو اسے آسانی سے مت جانے دینا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے کرنل گھنشام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ کوئی اہم بات ہو تو مجھ سے رابطہ کر لینا"...... لی ہاگ نے کہا اور پھر اس نے دوسری طرف سے کرنل گھنشام کا جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کچھ معلوم ہوا"...... عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے بلیک زیرو سے پوچھا جو اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا کسی سے فون پر بات کرنے کے بعد رسیور کریڈل پر رکھ رہا تھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں نے ان نمبروں کو خصوصی ٹرانسمیشن پر چیک کیا ہے۔ دونوں نمبر ایک جدید اور نئے سیٹلائٹ کے ہیں۔ نئے اور جدید سیٹلائٹ کی وجہ سے نمبر ٹریس نہیں ہو سکے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"سمجھ میں نہیں آ رہا کہ معاملہ کیا ہے۔ اس سمراٹ سے بھی کوئی اہم کلیو نہیں مل سکا ہے"...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا اس شخص نے یہ بھی نہیں بتایا کہ اس کا تعلق کافرستان کے کس گروپ یا ایجنسی سے ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے

لہجے میں پوچھا۔

"اس کا تعلق لی ہاگ ایجنسی سے ہے اور وہ لی ہاگ ایجنسی کا ریڈ سپائیڈر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ریڈ سپائیڈر"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اس نے بلیک زیرو کو ان تمام معلومات سے آگاہ کرنا شروع کر دیا جو اسے سمراٹ سے ملی تھیں۔

"اگر یہ کام لی ہاگ کا ہے تو پھر ہمیں اس معاملے کو اور زیادہ سنجیدگی سے لینا ہوگا۔ لی ہاگ کو کافرستان میں ماسٹر پلانر بھی کہا جاتا ہے۔ وہ کوئی بھی کام بنا سوچے سمجھے نہیں کرتا۔ اس کا ہر مقصد پری پلان ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لی ہاگ جیسا شاطر انسان عام پلان نہیں بناتا۔ وہ ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک اور شیطان صفت انسان ہے۔ اپنے پلان کی کامیابی کے لئے وہ کسی بھی خاص و عام کو نشانہ بنانے سے نہیں چوکتا۔ میرے پاس اس کے بارے میں جو اطلاعات ہیں اس نے ایکریمیا، گریٹ لینڈ، کرانس اور دوسرے یورپی ممالک میں جو کارروائیاں کی ہیں وہ نہ صرف خفیہ تھیں بلکہ ان کارروائیوں میں اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر کامیابیاں حاصل کی تھیں اور یورپی اور ایکریمی نامور ایجنسیاں اس کی گرد بھی نہ پا سکی تھیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"وہ شوگرانی نژاد ہے لیکن وہ صرف کافرستان کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے۔ اس نے ہیون ویلی میں بھی تحریک آزادی کو دبانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا جس سے کافرستانی حکام اس سے بہت خوش ہیں اور کافرستانی حکومت نے لی ہاگ کو باقاعدہ ریڈ اتھارٹی دے رکھی ہے جس سے وہ کافرستان کی تمام سرکاری اور نیم سرکاری ایجنسیوں کا بھی کھل کر محاسبہ کرسکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر اس حد تک فعال آدمی کے بارے میں ہم یہ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ اس کے دو ایجنٹ یہاں صرف سیر و سیاحت کے لئے آئے تھے اور وہ سرسلطان سمیت اہم شخصیات کی ویڈیو فلمیں صرف تفریح کے لئے بنا رہے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ریڈ سپائیڈر ایجنٹ سے مجھے جو معلومات ملی ہیں اسے یہاں صرف اس مقصد کے لئے ہی بھیجا گیا تھا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ لی ہاگ کو ان ویڈیو کلپس کی ایسی کیا ضرورت آن پڑی ہے۔ وہ ان سے کیا فوائد حاصل کرسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

اچانک کمرے میں مترنم سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گھنٹی کی آواز سن کر عمران اور بلیک زیرو چونک پڑے۔

"یہ اس ریڈ سپائیڈر کا فون ہے جسے آپ ڈارک روم میں چھوڑ کر آرہے ہیں"...... بلیک زیرو نے سائیڈ مشین پر پڑا ہوا ریڈ سپائیڈر فائیو کا سیل فون اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اٹھ کر سیل فون

اسے دے دیا۔ سیل فون پر ایک طویل نمبر تھا البتہ کوڈ کافرستان کا ہی تھا۔

"یس"...... عمران نے ایک بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس نے سمراٹ کی آواز میں کہا تھا۔

"ہیڈ کوارٹر کالنگ"...... دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور مشینی آواز سن کر عمران چونک پڑا۔

"سمراٹ ہیئر"...... عمران نے فوراً کہا۔

"کوڈ"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ریڈ سپائیڈر"...... عمران نے جواب دیا۔

"نمبر"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"فائیو"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے جواب ملا اور پھر رسیور میں ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے مشینی گراریاں سی چل رہی ہوں۔ بلیک زیرو خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تم ریڈ سپائیڈر نہیں ہو۔ تمہاری آواز کمپیوٹر سسٹم میچ نہیں کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کان سے سیل فون ہٹا لیا۔

"کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"لی ایجنسی میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہے جس میں تمام ایجنٹوں کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوڈز، نمبر اور ان کی آوازیں فیڈ ہیں۔ میں نے کوڈ اور نمبر تو صحیح بتا دیا تھا لیکن کمپیوٹرائزڈ سسٹم میں میری آواز میچ نہیں ہو سکتی ہے اس لئے کمپیوٹر نے رابطہ ختم کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"حیرت ہے۔ لی ہاگ اس قدر جدید ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں ہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک دانش منزل میں تیز سائرن بج اٹھے۔ سائرنوں کی آواز سن کر وہ دونوں اچھل پڑے۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور پھر ہر طرف جیسے خاموشی چھا گئی۔

"یہ کیسا دھماکا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔ اسی لمحے سامنے موجود ایک مشین پر لگی ہوئی سکرین آن ہو گئی۔ اس سکرین پر ڈارک روم کا منظر ابھر آیا جہاں تھوڑی دیر پہلے عمران لی ہاگ ایجنسی کے ریڈ سپائیڈر ایجنٹ سمراٹ سے معلومات حاصل کر رہا تھا۔ معلومات حاصل کرنے کے بعد وہ اسے وہیں چھوڑ آیا تھا۔

سکرین پر راڈز والی کرسی پر سمراٹ اسی طرح سے جکڑا ہوا تھا البتہ اس کے شانوں سے اس کا سر گردن سمیت غائب تھا۔ کرسی کے اردگرد خون اور سر کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ یہ کیا ہو گیا"...... بلیک زیرو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس مشین کی سکرین آن ہوئی تھی وہ دانش منزل کی مین سیکورٹی کنٹرولر مشین تھی۔

عمارت میں کوئی خفیہ طریقے سے بھی داخل ہونے کی کوشش کرتا تو مشین کی سکرین خودکار طریقے سے آن ہو جاتی تھی جس سے بلیک زیرو کو عمارت کے اس حصے کا آسانی سے پتہ چل جاتا تھا کہ آنے والا اجنبی شخص کس راستے سے اور کس طریقے سے دانش منزل میں داخل ہوا ہے۔ اسی طرح اگر عمارت کا کوئی حصہ کسی بھی وجہ سے ڈیمج ہوتا تو اس حصے کے بارے میں بھی مشین فوراً چیکنگ کر کے بتا سکتی تھی۔ اب چونکہ ڈارک روم میں دھماکا ہوا تھا اس لئے مشین پر لگی سکرین نے فوراً اس دھماکے کے مرکز کو مارک کر لیا تھا اور سکرین پر ڈارک روم کا منظر ابھر آیا تھا۔

"یہ تو ہونا ہی تھا۔ لی ہاگ ایجنسی کا ریڈ سپائیڈر گرفتار کر لیا جائے اور اس کے بارے میں لی ہاگ کو پتہ نہ چلے، یہ کیسے ممکن ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت سے کہا۔

"لی ہاگ ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ذہین سائنس دان بھی ہے اور اس نے اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں چند سائنس دانوں کو بھی رکھا ہوا ہے جو لی ہاگ ایجنسی کے لئے کام کرتے ہیں۔ وہ لی ہیڈ کوارٹر کو ناقابل تسخیر بنانے کے لئے بھی کام کرتے ہیں اور لی ہاگ ایجنسی کی فورس کے لئے بھی سائنسی ہتھیار بناتے رہتے ہیں۔ لی ہاگ نے اپنے تمام ایجنٹوں پر نظر رکھنے کے لئے لازمی طور پر کوئی نہ کوئی بندوبست کیا ہو گا۔ اب ریڈ سپائیڈر کی ہلاکت دیکھ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے کیا انتظام کیا ہو گا۔ ریڈ سپائیڈر کے دماغ میں لی ہاگ نے کوئی خاص ڈیوائس لگا رکھی ہو گی۔ اسے کمپیوٹرائزڈ سسٹم نے وائس میچنگ کا بتایا ہو گا اور پھر ڈیوائس سے لنک کرنے پر اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ریڈ سپائیڈر کس حال میں ہے اسی لئے اس نے ڈیوائس کو بلاسٹ کر کے ریڈ سپائیڈر کا سر اڑا دیا ہے تاکہ نہ رہے سر اور نہ بولے زبان"...... عمران نے نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری کے طرز پر محاورہ بولتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ریڈ سپائیڈر کے دماغ میں موجود ڈیوائس کو بلاسٹ کرنے کے لئے جب لنک کیا گیا تو یہاں سائرن بج اٹھے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ڈیوائس چونکہ ریڈ سپائیڈر کے سر میں لگی ہوئی تھی اس لئے ہم اسے کسی بھی طرح بچا نہیں سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"چلیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ دھماکے سے پہلے ہی آپ ڈارک روم سے باہر آ گئے تھے ورنہ اس کے ساتھ ساتھ آپ بھی بری طرح سے زخمی ہو جاتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ اللہ کا کرم ہو گیا ہے ورنہ اب تک تم میری لاش پر ماتم کر رہے ہوتے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اللہ نہ کرے"...... بلیک زیرو نے فوراً کہا۔

"ریڈ سپائیڈر کو اس طرح ہلاک کر کے لی ہاگ نے معاملہ اور

زیادہ گھمبیر بنا دیا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں واقعی۔ اس ہلاکت سے تو صاف لگ رہا ہے کہ لی ہاگ کسی خطرناک اور انتہائی بھیانک سازش کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ایسی سازش جسے خفیہ رکھنے کے لئے اس نے اپنا ایک ایجنٹ ضائع کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے ممبران کی ڈیوٹیاں لگا دی ہیں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے سب کو بھیج دیا ہے"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور عمران نے جواباً اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے سوچ و بچار کے تاثرات تھے۔

"کیا سوچ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے اسے سوچ میں ڈوبے دیکھ کر پوچھا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ میں اس ریڈ سپائیڈر کا روپ بدل کر کافرستان چلا جاتا اور کسی طریقے سے لی ہیڈ کوارٹر پہنچنے کی کوشش کرتا لیکن ریڈ سپائیڈر کی ہلاکت نے اب مجھے ایسا کرنے سے روک دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اگر اب آپ ریڈ سپائیڈر بن کر کافرستان جائیں گے تو وہاں آپ کو فوراً دھر لیا جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ کافرستان جائے بغیر اس راز سے پردہ اٹھ سکے گا کہ سر سلطان، وزارت خارجہ اور اہم شخصیات کے ویڈیو کلپس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیوں بنائے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اب آپ کافرستان جائیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''دیکھتا ہوں۔ تم ذرا کافرستان میں این ٹی سے بات کرو۔ شاید اس کے پاس لی ہاگ کے بارے میں کوئی معلومات ہوں''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر آپریشن روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

''مجھے دو۔ میں بات کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر عمران کو دے دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر این ٹی کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ ٹرانسمیٹر پر سبز رنگ کا ایک بلب سپارک کر رہا تھا۔ عمران نے اس بلب کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن بار بار پریس کرنا شروع کر دیا۔ وہ اس بٹن کو پریس کر کے دوسری طرف مسلسل کال دے رہا تھا۔ اس جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر پر بول کر بار بار کال نہیں دینی پڑتی تھی۔ بٹن بار بار پریس کرنے سے دوسری طرف ٹرانسمیٹر خودبخود جاگ اٹھتا تھا اور اس سے سیٹی کی آواز نکلتی تھی جس سے دوسری طرف ٹرانسمیٹر رکھنے والے کو ٹرانسمیٹر کال آنے کا علم ہو جاتا تھا۔

''یس۔ این ٹی ہیئر۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف

سے این ٹی کی تیز آواز سنائی دی۔ اس آواز کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر جلتا بجھتا بلب روشن ہو گیا تھا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ دوسری طرف کال اٹنڈ کی جا رہی ہے۔

''ایکسٹو۔ اوور''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ حکم۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''این ٹی۔ لی ہاگ کے بارے میں کیا جانتے ہو۔ اوور''۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لی ہاگ۔ آپ کا مطلب ہے لی ہاگ ایجنسی کا چیف۔ اوور''۔ دوسری طرف سے این ٹی نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ اوور''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''لی ہاگ ایجنسی کا یہاں زبردست ہولڈ ہے۔ ریڈ اتھارٹی ہولڈر ہونے کی وجہ سے لی ہاگ کافرستان کی تمام دوسری ایجنسیوں سے زیادہ طاقتور اور فعال ہے۔ لی ہاگ اور اس کی ایجنسی کی دہشت کا یہاں یہ عالم ہے کہ اس ایجنسی اور لی ہاگ کا نام یہاں بڑی عزت اور احترام سے لیا جاتا ہے۔ لی ہاگ ایجنسی کے خلاف بولنے والا راتوں رات غائب کر دیا جاتا ہے اور اگلے روز اس کی کٹی پھٹی لاش شہر کے کسی چوراہے پر ملتی ہے۔ لاش کے پاس لی ہاگ ایجنسی کا مکڑوں کے سر والا مخصوص نشان بھی ملتا ہے جس سے ہر خاص و عام کو یہ پیغام مل جاتا ہے کہ اس شخص کی ہلاکت کی ذمہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دار لی ہاگ ایجنسی ہی ہے اور دوبارہ کوئی لی ہاگ ایجنسی کے خلاف بولنے کی جرأت بھی نہیں کرتا۔ اوور“...... این ٹی نے کہا۔

”لی ہاگ اور اس کی ایجنسی کی ایکٹوٹیز کے بارے میں بتاؤ۔ اوور“...... عمران نے ایکسٹو کی مخصوص آواز میں کہا۔

”ان دنوں لی ہاگ ایجنسی کی ایکٹوٹیز غیر معمولی نظر آ رہی ہیں۔ لی ہاگ ایجنسی کی ایک بڑی فورس ہے جو ڈیتھ فورس کے طور پر کام کرتی ہے اور اس فورس کا کوڈ نام ڈی فورس ہے۔ ان دنوں ہر طرف ڈی فورس کے افراد دکھائی دے رہا ہے۔ ڈی فورس کے افراد نیلے رنگ کی مخصوص یونیفارم میں ہوتے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نیلے رنگ کے مکڑیوں کے سر بنے ہوئے ہوتے ہیں جس سے ہر خاص و عام کو معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا تعلق لی فورس سے ہے اور ہر کوئی اس فورس سے دور دور ہی رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ ڈی فورس کے مختلف گروپ ہیں جو کافرستان میں جگہ جگہ موجود ہیں۔ وہ ہر وقت مسلح رہتے ہیں اور ان کے استعمال کے لئے ان کے پاس تیز رفتار گاڑیاں بھی ہیں اور ہیلی کاپٹرز بھی۔ ان گاڑیوں اور ہیلی کاپٹرز پر بھی مکڑوں کے سر بنے ہوئے ہیں۔ ان دنوں کافرستان میں یہ حال ہے کہ کافرستان میں دوسری سیکورٹی فورسز کم اور ڈی فورس زیادہ دکھائی دے رہی ہیں۔ یوں لگ رہا ہے جیسے ڈی فورس انٹیلی جنس، پولیس اور ملٹری کی جگہ لے رہی ہے اور ایک دن کافرستان میں جیسے دوسری سیکورٹی فورسز کی بجائے

صرف ڈی فورس ہی رہ جائے گی اور کافرستان کا تمام انتظامی نظام ان کے ہی ہاتھوں میں ہو گا۔ اوور“...... این ٹی نے کہا۔

”کیا ڈی فورس کافرستان میں کسی اہم سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”بظاہر تو ایسا نہیں لگتا ہے لیکن جس تیزی سے یہاں ڈی فورس کا اضافہ ہو رہا ہے مجھے لگتا ہے جیسے یہاں کسی بہت بڑے انقلاب کے لائے جانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ بڑھتی ہوئی ڈی فورس کے بارے میں کسی بھی سرکاری اور دوسرے اداروں کی طرف سے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی اس کے لئے دوسری سرکاری تنظیمیں آواز اٹھا رہی ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے تمام اداروں کو حکومت کی طرف سے سرکلر جاری کر دیا گیا ہو کہ کافرستان میں دوسری تمام سرکاری تنظیموں اور ایجنسیوں کو ختم کر دیا جائے گا اور ان کی جگہ ڈی فورس کو دے دی جائے گی۔ اوور“...... این ٹی نے کہا۔

”حیرت ہے۔ کافرستان میں اس طرح اچانک انتظامی تبدیلیاں ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ دوسری تمام ایجنسیوں کو دیوار سے لگا کر ان کی جگہ ڈی فورس کو کیوں سامنے لایا جا رہا ہے۔ اوور“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اسی سلسلے پر کام کر رہا ہوں۔ ڈی فورس کا بڑھتا ہوا رجحان میری سمجھ سے بھی بالاتر ہے۔ اگر ڈی فورس اس طرح ہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جگہ اپنے پَر پھیلاتی رہی تو کسی دن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ حکومت کا تمام تر اختیار لی ہاگ ایجنسی کو مل جائے اور لی ہاگ کافرستان کا کرتا دھرتا بن جائے گا۔ اوور“ ...... این ٹی نے کہا۔

”بہر حال۔ تم اپنے طور پر معلومات حاصل کرو اور خاص طور پر لی ہاگ کی ایکٹوٹیز کا پتہ چلاؤ۔ اگر اسے حکومتی سرپرستی حاصل ہے تو اس کا رابطہ صدر اور وزیراعظم سے ضرور رہتا ہو گا۔ اسی طرح کافرستان کی اور بہت سی اہم شخصیات ہیں جن تک تم رسائی حاصل کر کے لی ہاگ کے بارے میں انفارمیشن حاصل کر سکتے ہو۔ جلد سے جلد یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ کافرستان میں قانونی اور انتظامی تبدیلیوں کا کیا راز ہے۔ کافرستان میں ایسا کیا ہو رہا ہے یا کیا ہونے والا ہے کہ دوسری تمام ایجنسیوں کو ہٹا کر ان کی جگہ لی ہاگ ایجنسی کی ڈی فورس کو دی جا رہی ہے۔ اوور“ ...... عمران نے کہا۔

”او کے چیف۔ میں اپنی تفتیش کا دائرہ بڑھا دیتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ جلد سے جلد اس راز سے پردہ اٹھا سکوں۔ اوور“۔ این ٹی نے کہا۔

”اگر کسی طرح سے لی ہاگ کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کر سکو تو یہ سب سے بہتر ہو گا۔ اوور“ ...... ایکسٹو نے کہا۔

”اس سلسلے میں، میں نے کئی کوششیں کی تھیں لیکن میں آپ کے حکم سے یہ کوششیں اور تیز کر دیتا ہوں۔ اوور“ ...... این ٹی نے

جواب دیا۔

”اچھا یہ بتاؤ کہ ڈی فورس کا کنٹرول کس کے پاس ہے۔ لی ہاگ تو اس فورس کا چیف ہے، اس کے بعد ڈی فورس کا چارج کون سنبھالتا ہے۔ اوور“ ...... عمران نے پوچھا۔

”میرے ذرائع کے مطابق ڈی فورس کا انچارج کرنل گھنشام کو بنایا گیا ہے جو لی ہاگ کے حکم سے ڈی فورس کا کنٹرولر ہے۔ اوور“ ...... این ٹی نے کہا۔

”کرنل گھنشام۔ یہ کرنل گھنشام وہی تو نہیں ہے جو بلیک ایجنسی کا چیف تھا اور بیرون ممالک سپیشل سیکورٹی فورس کے لئے کام کرتا تھا۔ جس نے بہادرستان اور آراق میں بین الاقوامی فورسز کے ساتھ مل کر کارروائیاں کی تھیں اور بے شمار مسلمانوں کو بے دریغ قتل کرنے میں پیش پیش رہا تھا۔ اوور“ ...... عمران نے چونک کر کہا۔

”یس چیف۔ یہ وہی کرنل گھنشام ہے۔ اس کی بلیک ایجنسی تحلیل کر دی گئی تھی پھر ایک عرصے تک کرنل گھنشام کا نام سننے میں نہیں آیا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے اپنی خدمات لی ہاگ ایجنسی کے سپرد کر دی ہیں اور اب وہ لی ہاگ ایجنسی کی ڈی فورس کا کمانڈر ہے۔ اوور“ ...... این ٹی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اپنے کام کی رفتار تیز کر دو۔ اپنی لسٹ میں کرنل گھنشام کا نام بھی شامل کر لو۔ اس کے اردگرد موجود افراد کی چیکنگ کرو تو تمہیں کوئی نہ کوئی کلیو ضرور مل جائے گا۔ اوور“۔ عمران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... این ٹی نے کہا۔ عمران نے اسے مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر اس سے رابطہ منقطع کر دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے تھے۔ این ٹی نے اسے کافرستان میں ہونے والی انتظامی تبدیلیوں کے بارے میں بتا کر بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہ اس کے نزدیک چھوٹی بات نہیں تھی کہ کافرستان کی دوسری سیکورٹی فورسز، انٹیلی جنس، پولیس اور دوسری ایجنسیوں کی جگہ لی ہاگ اور اس کی ڈی فورس پھیلتی جا رہی ہے۔ اتنا سب ہونے کے باوجود ان کے خلاف کسی نے آواز بلند نہیں کی تھی نہ عوامی حلقوں کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے آیا تھا اور نہ ہی اس معاملے پر میڈیا نے زبان کھولی تھی۔ یہ غیر معمولی اقدامات کسی بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے تھے لیکن یہ انقلاب کیا تھا، کہاں برپا ہونے والا تھا اور اس سے کافرستان کی موجودہ حکومت پر کیا اثرات پڑ سکتے تھے۔ یہ سب ایسے سوالات تھے جن کے جواب عمران کے پاس نہیں تھے اس لئے وہ سوائے سوچتے رہنے کے اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

انٹرکام کی گھنٹی بجی تو کافرستانی پرائم منسٹر نے فائل سے سر اٹھایا اور انٹرکام کی طرف دیکھنے لگے پھر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے دبنگ لہجے میں کہا۔

"مسٹر لی ہاگ تشریف لائے ہیں جناب"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں سیکرٹ روم میں پہنچا دو۔ میں ان سے وہیں ملوں گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"او کے سر"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا اور پرائم منسٹر نے انٹرکام بند کر دیا۔ وہ چند لمحے سوچتے رہے پھر انہوں نے طویل سانس لیتے ہوئے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کی اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے پھر خیال آنے پر انہوں نے انٹرکام کا بٹن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پریس کیا تو دوسری طرف سے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں سیکرٹ روم میں جا رہا ہوں۔ ایک گھنٹے تک میرے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا جائے گا اور پریذیڈنٹ اور چیف آف آرمی سٹاف کے سوا کسی کی کال مجھے ٹرانسفر نہیں کی جائے گی''...... پرائم منسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''او کے سر۔ میں سنبھال لوں گا''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا اور پرائم منسٹر نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا پھر وہ میز کے پیچھے سے نکلے اور نپے تلے قدم اٹھاتے ہوئے شمالی دیوار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دیوار کے پاس ایک ستون تھا جس کے اوپر ایک شیر کا منہ بنا ہوا تھا۔ ستون اور شیر کا منہ سفید رنگ کا تھا۔ شیر کا منہ کھلا ہوا تھا جس سے اس کی سرخ زبان صاف دکھائی دے رہی تھی۔ شیر کی آنکھوں کی جگہ دو سوراخ تھے۔ پرائم منسٹر نے شیر کی آنکھوں میں ایک ساتھ دو انگلیاں ڈال دیں۔ اسی لمحے سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ایک دیوار تیزی سے دو حصوں میں منقسم ہو کر دائیں اور بائیں سمٹتی چلی گئی۔ دوسری طرف سیڑھیاں تھیں۔ پرائم منسٹر سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آئے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ دروازے کے درمیان میں شیشے کی ایک پلیٹ لگی ہوئی تھی جس سے نیلے رنگ کی

روشنی پھوٹ رہی تھی۔ پرائم منسٹر نے پلیٹ پر دایاں ہاتھ رکھا تو پلیٹ کا رنگ بدل کر سرخ ہوا اور پھر نیلا ہو گیا۔ ساتھ ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ کمرہ دفتری طرز پر سجا ہوا تھا۔ دائیں طرف صوفے تھے جبکہ دوسری طرف ایک بڑی میز اور کرسی تھی۔ صوفے پر لی ہاگ بیٹھا ہوا تھا۔ پرائم منسٹر کو اندر آتے دیکھ کر وہ فوراً ان کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیسے ہو''...... پرائم منسٹر نے آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔

''ٹھیک ہوں سر''...... لی ہاگ نے مسکرا کر کہا۔

''بیٹھو''...... پرائم منسٹر نے کہا اور خود میز کی طرف بڑھ گئے اور میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئے۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا سر''...... لی ہاگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں تم سے گریٹ پلان کی پروگریس پر بات کرنا چاہتا ہوں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ فرمائیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''تم بتاؤ۔ تم کہاں تک پہنچے ہو''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''میں منزل کے بہت قریب ہوں جناب۔ ایک سے دو ہفتے اور لگیں گے اور میرا کام پورا ہو جائے گا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''کیا ان سب کی سپیشل پلاسٹک سرجری اور ٹریننگ مکمل ہو گئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے"۔ پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ان کی پلاسٹک سرجری اور ٹریننگ بھی مکمل ہو گئی ہے۔ چونکہ عام پلاسٹک سرجری میں کافی وقت لگتا ہے اس لئے ان کی سپیشل پلاسٹک سرجری کرائی گئی ہے جس میں ہمیں زیادہ وقت نہیں لگا ہے۔ اگلے دو ہفتوں میں مزید ریہرسل کر کے وہ پرفیکٹ پرسنز بن جائیں گے"...... لی ہاگ نے جواب دیا۔

"دیکھ لینا۔ ان میں کوئی کمی نہ رہ جائے ورنہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"میں کبھی کوئی کام کچا نہیں کرتا جناب۔ میں نے ان سب کو مکمل طور پر ایسا بنا دیا ہے کہ ان کے سامنے اصلی افراد بھی آ جائیں تو وہ بھی دھوکا کھا جائیں گے اور دوسرے لوگ ان کی جگہ اصلی افراد کو ڈپلیکیٹ سمجھنا شروع کر دیں گے"...... لی ہاگ نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ میں نے تمہارے پلان کے مطابق انٹرنیشنل میڈیا میں ایسا تاثر دینا شروع کر دیا ہے کہ پاکیشیا سے دوسرے تنازعات کے ساتھ ساتھ ہیون ویلی کا مسئلہ بھی اب حل ہو جانا چاہئے۔ ہیون ویلی والوں کو اب ان کا حق مل جانا چاہئے اور ہمیں اس مسئلے کے لئے ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے جو کافرستان اور پاکیشیا کے ساتھ ساتھ ہیون ویلی والوں کے لئے بھی قابل قبول ہو۔ تمام معاملات مذاکرات کی میز پر افہام و تفہیم سے حل ہونے چاہئیں۔ میرے ان

بیانات کا نہ صرف پاکیشیا نے خیر مقدم کیا ہے بلکہ دنیا میں بھی کافرستان کی مثبت تبدیلی کو سراہا جا رہا ہے"...... پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا تو ہونا ہی تھا۔ یہ سب میرے گریٹ پلان کا حصہ ہے۔ ہم نے ابھی اور بہت کچھ کرنا ہے اور ہم جو کچھ کریں گے اس سے نہ صرف ہمارے ملک کا امیج پوری دنیا میں بہتر ہو گا بلکہ ہماری قدر میں بھی ہزاروں گنا اضافہ ہو جائے گا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"میں نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے بھی بات کی تھی اور میں نے انہیں اشارے کنایوں میں یہ عندیہ دے دیا ہے کہ ہم پاکیشیا اور ہیون ویلی کے اہم راہنماؤں کے ساتھ ثالثی کے طور پر انٹرنیشنل کانفرنس بلانے کا سوچ رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں پوری دنیا کی اہم شخصیات کو مدعو کیا جائے گا اور پوری دنیا کی میڈیا ٹیمیں بھی ہوں گی۔ ان سب کی موجودگی میں ہم ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کو ان کے صوابدید کے تحت یہ اختیار دے دیں گے کہ وہ پاکیشیا سے الحاق چاہتے ہیں، کافرستان سے یا پھر ہیون ویلی کو ایک خودمختار ملک کے تحت حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"پھر کیا کہا ہے انہوں نے"...... لی ہاگ نے کہا۔

"انہوں نے میرے خیالات کو بے پناہ سراہا تھا اور ساتھ ہی مجھے ایک مشورہ بھی دیا تھا۔ ان کے کہنے کے مطابق اگر میں ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے مشورے پر عمل کروں تو اس سے ہیون ویلی کے سلسلے میں کافرستان کا جو غلط تاثر دنیا میں پھیلا ہوا ہے وہ ختم ہو جائے گا اور دنیا میں کافرستان کی ساکھ اور زیادہ مستحکم ہو جائے گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کیا مشورہ دیا تھا انہوں نے"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں فوری طور پر ہیون ویلی سے فوج کا انخلا کر دینا چاہئے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ پھر آپ نے انہیں کیا جواب دیا ہے"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"میں نے ان سے سوچنے کے لئے وقت لیا ہے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ اس سلسلے میں، میں پارلیمنٹ اور فوج کے اعلیٰ حکام کو اعتماد میں لوں گا اور پھر حالات اور واقعات کا جائزہ لینے کے بعد مناسب فیصلہ کیا جائے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے جناب اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کا مشورہ ہمارے لئے واقعی بے حد اہمیت کا حامل ہے"...... لی ہاگ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم بھی ایسا ہی چاہتے ہو"...... پرائم منسٹر نے چونک کر کہا۔

"یس سر۔ گریٹ پلان کی کامیابی کے لئے یہ اقدام بہت ضروری ہے کہ ہم ہیون ویلی سے اپنی ساری فوج واپس بلا لیں"۔

لی ہاگ نے کہا۔

"یہ آپ کہہ رہے ہیں مسٹر لی ہاگ۔ ہیون ویلی سے فوج نکالنے کا مطلب جانتے ہیں آپ۔ اگر ہم نے وہاں سے فوج کا انخلاء شروع کر دیا تو ہیون ویلی کے حریت راہنماؤں کو کھلی چھٹی مل جائے گی۔ وہ ہیون ویلی پر فوراً اپنا تسلط جما لیں گے اور پھر مقبوضہ راستوں سے پاکیشائی فوج کو بھی ہم آگے بڑھنے سے نہیں روک سکیں گے اور اگر پاکیشائی فوج ہیون ویلی میں داخل ہو گئی تو پھر ہیون ویلی ہمارا اٹوٹ انگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے الگ ہو جائے گا۔ ہیون ویلی کے حریت راہنما پاکیشائی فوج کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے اور انہیں اپنے سروں پر بٹھا لیں گے"...... پرائم منسٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں جانتا ہوں سر"...... لی ہاگ نے کہا۔

"سب کچھ جانتے ہو پھر بھی آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں"۔ پرائم منسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہم فوری طور پر ہیون ویلی سے اپنی پوری فوج کو واپس بلا لیں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"تو پھر اور کیا کہنا چاہتے ہیں آپ"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"سر۔ ہم دنیا کو دکھانے کے لئے محض یہ اعلان کریں گے کہ ہم ہیون ویلی سے فوج نکالنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے لئے اگر ہم وہاں سے چند ایک فوجی دستے نکال بھی لیں گے تو اس سے ہمیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ مکمل فوجی انخلاء کا اعلان ہم انٹرنیشنل کانفرنس کے بعد کریں گے جب یہ طے ہو جائے گا کہ ہیون ویلی کا اختیار کس کے پاس ہوگا''...... لی ہاگ نے کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ آپ واقعی ذہین ہیں۔ مثبت تبدیلیاں دکھانے کے لئے ہمارا یہ اقدام ناگزیر ہے''...... پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ہیون ویلی کے ساتھ ہونا تو وہی ہے جو ہم چاہتے ہیں اور جو ہمارا پلان ہے۔ گریٹ پلان اور اس گریٹ پلان کی وجہ سے ہیون ویلی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کافرستان کے تصرف میں آ جائے گا۔ ہیون ویلی ہماری تھی، ہماری ہے اور ہماری ہی رہے گی''۔ لی ہاگ نے کہا۔

''بالکل۔ انٹرنیشنل کانفرنس کے بعد دنیا کا کوئی ملک کافرستان پر انگلی نہیں اٹھا سکے گا کہ ہیونْ ویلی پر ہم نے زبردستی قبضہ کر رکھا ہے''...... پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس سر اور اس طرح پاکیشیا کی زبان بھی اس سلسلے میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گی''...... لی ہاگ نے کہا۔

''جنرل سیکرٹری کے مشورے پر عمل کرنے کے لئے مجھے صدر مملکت اور چیف آف آرمی سٹاف کے ساتھ پارلیمنٹ کو بھی اعتماد میں لینا پڑے گا۔ خاص طور پر اس سلسلے میں مجھے اپوزیشن لیڈروں سے بھی بات کرنی پڑے گی ورنہ وہ اس بات کو ایشو بنا کر فوراً

ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور خواہ مخواہ واویلا مچانا شروع کر دیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''صدر مملکت، تینوں مسلح افواج کے سربراہان سمیت پارٹی لیڈروں کو سنبھالنا آپ کا کام ہے جناب۔ باقی آپ سب مجھ پر چھوڑ دیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہیون ویلی کو کافرستان کا مستقل طور پر حصہ بنانے کے لئے سب آپ کی بات مان جائیں گے اور اس راز کو ہمیشہ راز میں ہی رکھیں گے کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میں ان سب کو سنبھال لوں گا''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''او کے۔ پھر آپ سمجھیں کہ ہیون ویلی ہماری ہے۔ صرف ہماری''...... لی ہاگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے کافرستان کے تمام سیکورٹی اداروں میں ڈی۔تھ فورس کو شامل کر رکھا ہے۔ پولیس، انٹیلی جنس یہاں تک کہ ملٹری انٹیلی جنس میں بھی ڈی فورس نظر آ رہی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے''۔ پرائم منسٹر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد لی ہاگ سے پوچھا۔

''سر۔ گریٹ پلان ہر لحاظ سے ایک جامع پلان ہے۔ اس پلان میں ناکامی کا ایک فیصد بھی امکان نہیں ہے۔ مجھے صرف ایک خدشہ ہے کہ اس پلان کی بھنک عمران اور اس کے ساتھیوں کو مل گئی تو وہ اس پلان کو روکنے اور انٹرنیشنل کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے ضرور آئیں گے۔ گو کہ میں نے گریٹ پلان کو خفیہ رکھنے کے تمام انتظامات مکمل کر رکھے ہیں۔ پلان کے لیک آؤٹ ہونے کا کوئی چانس نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اگر ایسا ہو جاتا ہے تو میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ پیغام دینا چاہتا تھا کہ اگر وہ گریٹ پلان کو سبوتاژ کرنے کے لئے کافرستان آئے تو انہیں قدم قدم پر ڈی فورس کا سامنا کرنا ہو گا جو ہر وقت اور ہر شعبے میں ان کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ان کے بڑھتے ہوئے قدم روک لیں گے اور ان پر موت بن کر چھا جائیں گے“...... لی ہاگ نے کہا۔

”تو آپ، عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر اپنا رعب ڈالنا چاہتے ہیں“...... پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ عمران میرے بارے میں اور ڈی فورس کے بارے میں یقیناً جانتا ہو گا اس لئے وہ کافرستان آنے کے لئے ایک بار نہیں ہزاروں بار سوچے گا۔ ہزاروں بار“...... لی ہاگ نے تکبر بھرے لہجے میں کہا پھر وہ پرائم منسٹر کے ساتھ گریٹ پلان کے بارے میں مزید باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا۔

عمران آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”کافی دنوں بعد چکر لگایا ہے آپ نے۔ کہاں تھے آپ“۔ سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔

”مغز ماری کر رہا تھا۔ اس مغز ماری میں اتنے دن گزر گئے کہ پتہ ہی نہیں چلا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کس سے مغز ماری کر رہے تھے اور کیوں“...... بلیک زیرو نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کو بیٹھتے دیکھ کر وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”عام طور پر مغز ماری پھوہڑ اور بدمزاج بیویوں سے کی جاتی ہے جو سنتی کم ہیں اور سناتی زیادہ ہیں لیکن میں نے چونکہ ابھی شہیدوں کی لسٹ میں اپنا نام درج نہیں کرایا اس لئے بیوی نام کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طوطی میرے پاس ہے نہیں۔ لہٰذا میری مغز ماری بیوی سے تو ہو نہیں سکتی۔ دن رات فلیٹ میں رہو تو یا سلیمان سے مغز ماری کرنی پڑتی ہے یا پھر کتابوں سے۔ کتابوں کے ثقیل اور ناقابل فہم الفاظ تو میں مغز ماری کر کے جیسے تیسے سمجھ ہی لیتا ہوں لیکن سلیمان جب بولتا ہے تو اس کی باتیں سمجھنے کے لئے جتنی مرضی مغز ماری کر لو۔ کچھ سمجھ میں آتا ہے اور بہت کچھ نہیں''...... عمران کی زبان چل پڑے تو بھلا رکنے کا نام کیسے لے سکتی تھی۔

''کیوں۔ ایسا کیا کہہ دیا تھا سلیمان نے آپ سے کہ آپ کو اس کی باتوں پر اس قدر غور کرنے کے لئے مغز ماری کرنا پڑی تھی''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں تو پتہ ہے کتابیں پڑھتے ہوئے مجھے بار بار چائے کی طلب محسوس ہوتی رہتی ہے۔ شروع شروع کے دنوں میں تو وہ مجھے تواتر سے چائے پلاتا رہا پھر اس نے تنگ آ کر مجھ سے ایک معاہدہ کیا کہ وہ مجھ سے ایک سوال کرے گا۔ اگر میں نے اس کے سوال کا جواب دے دیا تو وہ مجھے ایک کپ چائے پلائے گا ورنہ نہیں اور اگر میں نے دوبارہ چائے مانگی تو وہ پھر ایک اور سوال کرے گا۔ اس طرح وہ سوال کرتا رہے گا اور جواب ملنے پر مجھے چائے مل جایا کرے گی۔ ایک دو روز تو اس نے آسان سے سوال کئے تھے جن کے جواب دے کر مجھے چائے مل جاتی تھی پھر اس نے مجھ سے ایسے سوال کرنا شروع کر دیئے جس کے جواب میں تو کیا خلائی

مخلوق بھی نہیں دے سکتی تھی۔ اب ظاہر ہے میرے پاس جن سوالوں کے جواب نہیں تھے تو مجھے چائے کیسے مل سکتی تھی اور میرا یقین مانو کہ آج چھٹا روز ہے مجھے چائے کے کپ کی شکل بھی دیکھے ہوئے۔ اب تو زبان چائے کا ذائقہ بھی بھول گئی ہے''...... عمران مسلسل بولتا چلا جا رہا تھا اور بلیک زیرو ہنس رہا تھا۔

''کیا سوال کئے تھے سلیمان نے آپ سے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

''اس نے پوچھا تھا کہ گدھے کے سر پر بال ہوتے ہیں اس کے باوجود وہ گنجا نظر آتا ہے۔ کیوں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور بلیک زیرو کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''پھر آپ نے کیا کہا تھا''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میں اسے کیا جواب دیتا۔ گدھا ہوتا تو اس کے سوال کا جواب دیتا نا''...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''پھر اس نے پوچھا کہ کوا کائیں کائیں کیوں کرتا ہے۔ وہ بکری کی طرح منمناتا کیوں نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ بندروں کی دمیں ہوتی ہیں تو انسانوں کی کیوں نہیں ہو سکتیں۔ بس وہ ایسے ہی دانشمندانہ سوال پوچھتا رہا جن کے جواب کم از کم میرے پاس نہیں تھے پھر آج اس نے چوں چوں، چاں چاں، ماما ٹی ٹاں کر کے کہا کہ یہ کون سی زبان ہے اور اس نے مجھ سے کیا پوچھا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر میں اسے اس زبان کا ترجمہ کر کے بتا دوں تو وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے وہ تمام چائے بھی پلا دے گا جو پچھلے کئی دنوں سے وہ مجھے نہیں پلا رہا تھا“...... عمران نے کہا۔

”میں پلاؤں آپ کو چائے“...... بلیک زیرو نے مسلسل ہنستے ہوئے کہا۔

”تو اتنی دیر سے میں الٹی سیدھی کیوں ہانک رہا ہوں“۔ عمران نے منہ بنا کر کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”میں ابھی بنا کر لاتا ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا اور وہ آپریشن روم سے نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چائے کے دو کپ لے آیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے قریب پڑی ہوئی میز پر رکھا اور دوسرا کپ لے کر اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

”کوئی خاص رپورٹ“...... عمران نے پوچھا۔

”ممبران کی طرف سے تو کوئی خاص رپورٹ نہیں ملی ہے۔ جن افراد کے ساتھ میں نے ان کی ڈیوٹیاں لگائی تھیں وہ نارمل انداز میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ ممبران کے کہنے کے مطابق ان کے آس پاس بھی انہیں کوئی دکھائی نہیں دیا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”این ٹی کی بھی کوئی کال نہیں آئی“...... عمران نے پوچھا۔

”میں نے ایک دو روز قبل خود اسے کال کی تھی لیکن اس کی طرف سے کوئی بھی خاطر خواہ جواب نہیں ملا ہے۔ وہ اپنی سی کوشش کر رہا ہے لیکن لی ہاگ اور اس کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اسے ابھی کچھ پتہ نہیں چل سکا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یعنی ابھی تک سب اندھیرے میں ہی ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ابھی تک تو ایسا ہی ہے البتہ آج کل میڈیا اور اخبارات کی خبریں بے حد گرم ہیں۔ کافرستان، پاکیشیا کے ساتھ دوسرے تنازعات کے ساتھ ہیون ویلی کے معاملے پر بھی سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق کافرستان میں پاکیشیا کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لئے سوچ بچار کی جا رہی ہے اور چند انٹرنیشنل میڈیا نے یہ بھی کہا ہے کہ کافرستان ہیون ویلی کے معاملے میں تیسرا فریق بھی شامل کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ جلد یا بدیر کافرستان میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس بلائی جائے گی جس میں پاکیشیائی وفد کے ساتھ ہیون ویلی کے تحریک آزادی کے سربراہ اور دوسرے ممالک کے مندوبین بھی شامل ہوں گے پھر ایک میز پر باقاعدہ مذاکرات ہوں گے اور رائے شماری کے تحت یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ ہیون ویلی کے تنازع کو کیسے حل کیا جائے۔ اس سلسلے میں کافرستانی پرائم منسٹر نے باقاعدہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے بھی رائے لی تھی۔ کافرستان کے اس بدلے ہوئے رویئے پر پاکیشیا کو حیرت بھی ہو رہی ہے اور کافرستان کے اس تبدیل شدہ رویئے پر ان کا خیر مقدم بھی کیا جا رہا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ پاکیشیا کئی بار کافرستان کو مذاکرات کی میز پر لانے کی کوشش کر چکا ہے لیکن ہر بار کافرستان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کسی نہ کسی بہانے سے میز سے اٹھ کر بھاگ جاتا ہے۔ مجھے تو ان ساری باتوں میں سچائی کا کوئی پہلو دکھائی نہیں دیتا۔ کافرستان جو ہیون ویلی کو اٹوٹ انگ کہتا ہے۔ وہ اور اس آسانی سے اس تنازع کو حل کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ یہ ناممکن ہے قطعی ناممکن"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا اور میز سے چائے کا کپ اٹھا کر سپ لینے لگا۔

"ہو سکتا ہے، کافرستان عالمی دباؤ کے تحت ایسا کرنے پر آمادہ ہو گیا ہو۔ آخر ہم اپنی کوششوں سے اس مسئلے کو پوری دنیا تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور بعض ممالک نے تو ہیون ویلی کے لئے ہماری حمایت بھی کرنی شروع کر دی ہے۔ ویسے بھی ہیون ویلی میں موجود مسلح افواج کے بے رحمانہ اور سفاکانہ رویئے نے کافرستان کا امیج بری طرح سے مجروح کر رکھا ہے۔ جو ہر طرح تحریک آزادی کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن ان کے ظلم و ستم بھی ہیون ویلی کے آزادی کے متوالوں کے ذہن نہیں بدل سکتے بلکہ وہ ہیون ویلی میں جس قدر ظلم و ستم کرتے ہیں، ہیون ویلی والوں کے دلوں میں کافرستانیوں کے لئے اور زیادہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کی آزادی کی تحریکیں اور زیادہ زور پکڑتی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ سب کچھ چھ دہائیوں سے ہو رہا ہے۔ اگر کافرستان کو اپنی عزت نفس کا اتنا ہی احساس ہوتا تو وہ ہیون ویلی کو کب کا آزاد کر چکا ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ کے خیال میں دنیا کو خاموش کرنے کے لئے کافرستان یہ سارا چکر چلا رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ نہ کبھی پاکیشیا سے مذاکرات ہوں گے اور نہ ہی وہاں کوئی انٹرنیشنل کانفرنس بلائی جائے گی۔ جب ہیون ویلی میں آزادی کی تحریکیں زور پکڑنا شروع کر دیتی ہیں تو کافرستان انہیں یا تو طاقت سے دبا دیتا ہے اور جب طاقت سے بھی ان کا بس نہ چلے تو وہ ایسے ہی شوشے چھوڑ دیتے ہیں جس سے ہیون ویلی میں خاموشی چھا جاتی ہے اور وہ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ آج نہیں تو کل مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور ان کی مراد بر آئے گی لیکن نہ مذاکرات ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کا کبھی انتظار ختم ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں نے تو سنا ہے کہ کافرستان اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے مشورے پر عمل کر کے ہیون ویلی سے اپنی فوج بھی نکالنے کے لئے آمادہ ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جس روز ایسا ہو گیا اس روز سمجھو کہ ہیون ویلی آزاد ہو جائے گی۔ کافرستان زبانی کلام کی حد تو ایسا کہہ سکتا ہے لیکن عملاً وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا۔ کافرستان کی سوچ بے حد محدود ہے۔ وہاں ایسا سمجھا جاتا ہے کہ جس روز ہیون ویلی سے کافرستانی فوج نکلے گی اسی روز ہیون ویلی میں پاکیشیائی فوج پہنچ جائے گی اور اگر پاکیشیائی فوج ہیون ویلی میں داخل ہو گئی تو ہیون ویلی کا اٹوٹ انگ ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے گا اس لئے ایسی باتوں پر توجہ مت دیا کرو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو آپ کے خیال میں کافرستان یہ سب کیوں کر رہا ہے۔ ان دنوں تو ہیون ویلی میں آزادی کی تحریکیں بھی خاموش ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ خاموش ہیں اسی لئے کافرستان نے شوشے چھوڑنا شروع کر دیئے ہیں"...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ کہتا اچانک تیز سیٹی بج اٹھی۔ سیٹی کی آواز ایک ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی جو بلیک زیرو کے دائیں طرف موجود ایک مشین کی سائیڈ پر پڑا ہوا تھا۔

"این ٹی کی کال ہے۔ وہ کسی بھی وقت رابطہ کر سکتا تھا اس لئے میں نے ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھا ہوا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ ٹرانسمیٹر پر سبز بلب سپارک کر رہا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک بٹن پریس کیا تو بلب کا جلنا بجھنا بند ہو گیا۔

"ایکسٹو۔ اوور"...... بلیک زیرو نے ایک اور بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"این ٹی بول رہا ہوں جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی کی آواز سنائی دی۔

"بولو۔ اوور"...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں

کہا۔

"چیف۔ میرے علم میں ایک اہم رپورٹ آئی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔ عمران بھی چائے کا سپ لیتا ہوا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"چیف۔ آپ کے حکم پر میں پرائم منسٹر اور چند اہم شخصیات کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ میں نے کافرستانی پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کے ایک اسسٹنٹ تک رسائی حاصل کر لی تھی۔ اس کا نام میجر وشرام ہے۔ میجر وشرام لوز کریکٹر کا مالک ہے۔ اسے عورتوں، شراب اور جوئے میں بے پناہ دلچسپی رہتی ہے۔ میں نے اس کے ساتھ ایک کال گرل کو ایڈجسٹ کر دیا تھا جو مجھ سے بھاری معاوضہ لے کر میجر وشرام کو شراب پلا کر اسے دماغی طور پر آؤٹ کر دیتی تھی اور اس سے میرے کہنے کے مطابق معلومات اگلواتی تھی۔ اس نے اب تک میجر وشرام سے جو معلومات حاصل ہیں اس کے کہنے کے مطابق لی ہاگ ان دنوں ہیون ویلی کے خلاف ایک زبردست سازش تیار کر رہا ہے۔ لی ہاگ نے پرائم منسٹر، پریذیڈنٹ اور مسلح افواج کے تینوں سربراہوں کو اعتماد میں لے کر ایک ایسا پلان بنایا ہے جس پر عمل کرنے کے بعد ہیون ویلی کافرستان کی جھولی میں پکے ہوئے پھل کی طرح آ گرے گا اور پاکیشیا سمیت پوری دنیا کو یقین ہو جائے گی کہ ہیون ویلی کافرستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ میجر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وشرام نے یہ بھی بتایا ہے کہ لی ہاگ اپنے اس پلان کو گریٹ پلان کہتا ہے جس کی اس نے نہ صرف تمام کاغذی کارروائی مکمل کر لی ہے بلکہ اس پلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی اس نے ورک کرنا شروع کر دیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ عمران کے چہرے پر بھی حیرت لہرانے لگی کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے ان کا موضوع گفتگو بھی ہیون ویلی کے بارے میں ہی تھا۔

''کس نوعیت کی سازش ہے۔ان کا گریٹ پلان کیا ہے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''میجر وشرام گریٹ پلان کو نام کی حد تک جانتا تھا۔ گریٹ پلان کیا ہے اس کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہیں ہے۔ کال گرل کے ذریعے میں نے میجر وشرام کو دماغی طور پر اپ سیٹ کرنے والی ایک گولی کھلا دی تھی اور پھر میں نے خود جا کر میجر وشرام سے بات کی تھی۔ وہ لاشعوری طور پر سب کچھ بتاتا جا رہا تھا۔ میں نے اس سے گریٹ پلان کے بارے میں پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ واقعی نہیں جانتا تھا البتہ وہ ایک بات بار بار کہہ رہا تھا کہ اب ہیون ویلی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کافرستان کا اٹوٹ انگ بن جائے گی۔ میں نے اسے مزید کریدا تو مجھے معلوم ہوا کہ میجر وشرام، پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کا بہت قریبی عزیز ہے اس لئے ملٹری سیکرٹری اسے بہت سی خفیہ باتیں بھی بتا دیتا

ہے۔ میجر وشرام نے یہ بھی بتایا تھا کہ لی ہاگ اکثر و بیشتر پرائم منسٹر کے پاس جاتا رہتا ہے اور پرائم منسٹر اس سے ہمیشہ کسی سیکرٹ روم میں ہی ملاقات کرتے ہیں اور ان کی ملاقاتیں کئی گھنٹوں پر محیط ہوتی ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور کوئی خاص بات۔ اوور''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یس چیف۔ ایک بات اور ہے۔ میں نے میجر وشرام سے سیکورٹی فورسز میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں پوچھا تھا۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

''پھر کیا بتایا ہے اس نے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اس نے بتایا ہے کہ لی ہاگ کو خدشہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے گریٹ پلان کو سبوتاژ کرنے کے لئے پیش قدمی کر سکتی ہے اور عمران اور اس کے ساتھی بھی کافرستان میں وارد ہو سکتے ہیں اس لئے تمام فورسز اور ایجنسیوں میں لی ہاگ اپنے آدمی شامل کر رہا ہے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر کافرستان میں آئیں تو کسی نہ کسی ذرائع سے ان کے بارے میں لی ہاگ کو پتہ چل جائے اور ڈی فورس کو ان کے مقابلے پر لا کر ان کا راستہ روکا جا سکے۔ اوور''...... این ٹی نے کہا۔ عمران نے اشارہ کیا تو بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر اسے دے دیا۔

''کیا تم دوبارہ میجر وشرام تک جا سکتے ہو۔ اوور''...... عمران نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایکسٹو کی مخصوص آواز میں پوچھا۔

''یس چیف۔ وہ اس کال گرل کا مکمل طور پر اسیر ہو چکا ہے۔ اس کے ذریعے میں میجر وشرام تک دوبارہ پہنچ سکتا ہوں۔ اوور''۔ دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

''گڈ۔ تو پھر ایک کام کرو۔ میجر وشرام کی جگہ تم سنبھال لو اور اس کی جگہ تم پرائم منسٹر ہاؤس چلے جاؤ اور اپنے طور پر ملٹری سیکرٹری سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ ہمارے لئے لی ہاگ کا گریٹ پلان جاننا بے حد ضروری ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میں نے بھی پہلے یہی سوچا تھا جناب کہ میں میجر وشرام بن کر خود وہاں جاؤں اور ملٹری سیکرٹری کو قابو کروں لیکن میجر وشرام کی ڈیوٹی پرائم منسٹر ہاؤس سے ختم کر دی گئی ہے۔ چند روز قبل وہ نشے میں بدمست ہوکر پرائم منسٹر کے پاس چلا گیا تھا جس پر پرائم منسٹر نے اس کی اور ملٹری سیکرٹری کی سخت سرزنش کی تھی اور ان کے حکم سے میجر وشرام کو پرائم منسٹر ہاؤس سے نکال دیا گیا تھا۔ اوور''...... این ٹی نے کہا۔

''تو پھر کوئی اور راستہ تلاش کرو اور جیسے بھی ممکن ہو گریٹ پلان کی تفصیلات معلوم کرو۔ اوور''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

''کوشش نہیں۔ تمہیں یہ کام ہر صورت میں کرنا ہے۔ اٹس مائی

آرڈر۔ سمجھے تم۔ اوور''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''یس۔ یس چیف۔ میں یہ کام کروں گا۔ ضرور کروں گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے ایکسٹو کا سرد لہجہ سن کر لرزتے ہوئے انداز میں کہا۔

''میں عمران اور اس کی ٹیم کو کافرستان بھیج رہا ہوں۔ کافرستان پہنچتے ہی وہ تم سے رابطہ کر لیں گے اور پھر تم عمران کی ہدایات پہ عمل کرنا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''او کے چیف۔ عمران صاحب اگر یہاں آ جائیں تو میرا کام آسان ہو جائے گا۔ ان کے ساتھ مل کر تو میں کافرستانی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ تک بھی پہنچ سکتا ہوں۔ اوور''...... این ٹی نے کہا۔ عمران کی کافرستان آمد کا سن کر اس کے لہجے میں مسرت کا عنصر ابھر آیا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ وہ ایک یا دو روز میں تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ تم ریڈ تھری ٹرانسمیٹر آن رکھنا۔ عمران اس ٹرانسمیٹر پر تم سے بات کرے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''او کے چیف۔ میں ریڈ تھری ٹرانسمیٹر آن کر کے ہر وقت اپنے پاس رکھوں گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

''عمران کے پہنچنے تک تم اپنا کام جاری رکھو۔ ہو سکتا ہے اس کے آنے تک تم کوئی اہم معلومات حاصل کر لو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ضرور چیف۔ میں اپنے کسی بھی کام سے کوتاہی کیسے برت سکتا ہوں۔ میری کوشش ہو گی کہ عمران صاحب کے آنے سے پہلے بہت کچھ معلوم کر لوں۔ اس کے لئے میں آج سے بلکہ ابھی سے کام شروع کر دیتا ہوں۔ اوور''...... این ٹی نے کہا۔

''او کے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''آپ نے بالکل ٹھیک ہی کہا تھا۔ کافرستان واقعی ہیون ویلی کے معاملے میں اچھے طریقے سے سوچ ہی نہیں سکتا''...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس بار لی ہاگ، ہیون ویلی کے خلاف کوئی خطرناک پلان بنا رہا ہے۔ ادھر لی ہاگ کے دو ایجنٹ بھی پاکیشیا میں موجود تھے جو اہم شخصیات کی ویڈیو کلپس بنا بنا کر اسے بھیج رہے تھے۔ ان ویڈیو کلپس کا لی ہاگ کے گریٹ پلان سے کیا لنک ہو سکتا ہے''۔ عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کوئی نہ کوئی لنک تو ضرور ہو گا۔ اس نے ویڈیو کلپس ان اہم شخصیات کے بنوائے تھے جو خاص طور پر ہیون ویلی میں ہونے والے مظالم کے بارے میں دنیا کو آگاہ رکھتے ہیں اور دوسرے ممالک سے ہیون ویلی کے تنازع کو سلجھانے کے لئے اپیلیں کرتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کافرستانی پرائم منسٹر کا دوسرے تنازعات کے ساتھ ہیون ویلی

کے سلسلے میں پاکیشیا کے ساتھ مذاکرات کی میز پر آنے کا عندیہ دینا، ان کا اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے مشورے لینا اور انٹرنیشنل کانفرنس بلا کر تھرڈ فریق کو شامل کرنے کی حامی بھرنا اور بار بار لی ہاگ کا پرائم منسٹر سے ملنا۔ یہ سب مجھے ایک ہی سلسلے کی کڑیاں نظر آ رہی ہیں۔ وہ نہ جانے ایسا کیا چکر چلا رہا ہے کہ میجر وشرام جیسے شخص کو بھی یہ یقین ہے کہ اس بار ہیون ویلی پکے ہوئے پھل کی طرح ان کی جھولی میں آ گرے گا اور پوری دنیا سمیت پاکیشیا بھی اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکے گا''...... عمران نے سوچ سوچ کر بولتے ہوئے کہا۔

''لی ہاگ انتہائی خطرناک حد تک ذہین ہے عمران صاحب۔ اس نے اگر واقعی کوئی گریٹ پلان بنایا ہے تو واقعی ایسا ہو سکتا ہے کہ جو میجر وشرام نے کہا ہے وہ سچ ہو۔ ہمیں جلد سے جلد اس پلان کا نہ صرف پتہ لگانا ہو گا بلکہ اسے سبوتاژ بھی کرنا ہو گا ورنہ پاکیشیا کی عوام کے ساتھ ساتھ ہیون ویلی والوں کی بھی تمام امیدیں، تمام خواہشیں دم توڑ دیں گی جو سب نے کئی دہائیوں سے لگا رکھی ہیں اور آزادی حاصل کرنے کے لئے ہیون ویلی والوں نے اب تک لاکھوں انسانوں کی قربانیاں دی ہیں۔ وہ سب کافرستانی فوج کے ہاتھوں بدترین مظالم سہ رہے ہیں۔ ان کی تمام کوششیں، ان کی خواہشیں اور ان کی قربانیاں رائیگاں چلی جائیں گی اور اگر واقعی لی ہاگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو پھر ہیون ویلی کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عوام کو کبھی ان کا حق نہیں مل سکے گا۔ کبھی بھی نہیں“...... بلیک زیرو نے جذباتی لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ نہ ہیون ویلی کے عوام کی امیدیں ختم ہوں گی نہ ہی ان کا خون رائیگاں جائے گا۔ انہیں ان کا حق ضرور ملے گا۔ کافرستان لاکھ کوششیں کر لے لیکن ہیون ویلی کا الحاق کافرستان سے نہیں ہو گا۔ کبھی بھی نہیں ہو گا۔ میں ان کے تمام پلان، ان کی تمام سازشوں کا تارو پود بکھیر دوں گا۔ میں لی ہاگ اور اس کے گریٹ پلان کی دھجیاں اڑا دوں گا۔ ان کے مذموم عزائم کو میں وہاں جا کر پوری دنیا کے سامنے بے نقاب کروں گا اور ہیون ویلی کے خلاف ہونے والی سازش کا میں لی ہاگ اور اس کی فورس سے بھیانک اور انتہائی خوفناک انتقام لوں گا کہ لی ہاگ تو کیا کافرستانی حکومت بھی تھرا جائے گی“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ جوش اور جذبے کے تحت اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں میں واقعی کافرستان اور لی ہاگ کے لئے نفرت کی سرخی ابھر آئی تھی جو آگ سے زیادہ تیز اور خوفناک تھی۔

”تم ممبران کو کال کر کے میٹنگ روم میں بلاؤ۔ گریٹ پلان کے بارے میں ابھی تک ہم اندھیرے میں ہیں لیکن ہم اس انتظار میں بیٹھے نہیں رہ سکتے کہ کب ہمیں گریٹ پلان کا پتہ چلے اور کب ہم گریٹ پلان کو ختم کرنے کے لئے حرکت میں آئیں“۔ عمران

نے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمیں فوراً ان کا محاسبہ کرنا ہو گا۔ نہ معلوم کب کیا ہو جائے“...... بلیک زیرو نے کہا اور اس نے قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور جولیا کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ عمران مسلسل سوچ رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر کافرستان جا کر لی ہاگ کا گریٹ پلان سبوتاژ کرنے کی چٹانوں جیسی سختی اور سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیلے رنگ کا ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے آسمان کی بلندیوں پر اڑا جا رہا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر میں دونوں سائیڈوں پر نیلے رنگ کے ٹکڑے بنے ہوئے تھے جو ڈی فورس کا مخصوص نشان تھا۔

ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے ساتھ کرنل گھنشام بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل گھنشام مضبوط جسم والا شخص تھا۔ اس کا چہرہ بے حد بڑا تھا اور اس کی ٹھوڑی کسی ہتھوڑے جیسی نظر آ رہی تھی۔

کرنل گھنشام کی بڑی بڑی آنکھوں میں سرخی پھیلی ہوئی تھی جو اس کے سفاکانہ اور بے رحمانہ طبیعت کی غماز تھی۔ کرنل گھنشام کے چہرے پر ٹھوس چٹانوں جیسی سنجیدگی نظر آ رہی تھی۔ اس کی شکل دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ زندگی بھر مسکرایا ہی نہ ہو۔ کرنل گھنشام کے کانوں پر ہیڈ فونز لگے ہوئے تھے جس کا مائیک اس کے منہ کے آگے تھا۔

ہیلی کاپٹر نہایت تیز رفتاری سے شمالی بارڈر کے بیس کیمپ کی جانب بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کرنل گھنشام کو بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا نے کافرستان سے ایک معاہدے کے تحت کافرستان کے سو مچھیروں کو واپس کیا تھا جو سمندر میں مچھلیاں پکڑتے ہوئے غلطی سے بارڈر لائن کراس کر کے دوسری طرف چلے گئے تھے۔

یہ سلسلہ دونوں ممالک میں امن اور ایک دوسرے سے بہتر تعلقات استوار کرنے کے لئے کافی عرصے سے جاری تھا۔ دونوں ممالک ایک دوسرے کے قیدیوں کو رہا کر رہے تھے۔ اس کے لئے باقاعدہ طور پر قیدیوں کی فہرست بنا کر ایک دوسرے ملکوں کے حوالے کی جاتی تھیں اور پھر انہیں سرحد پار فوجی حکام کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔

کرنل گھنشام نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کر رکھے تھے۔ اس کے آدمی سرحدی علاقوں کے ساتھ ساتھ ان تمام جگہوں پر موجود تھے جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے آنے کا ایک فیصد بھی امکان ہو سکتا تھا۔

اپنے انتظامات سے کرنل گھنشام مطمئن تھا۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر کافرستان آئے تو وہ اس کی فورس کی نظروں سے چھپ نہیں سکیں گے۔ خواہ وہ کسی بھی میک اپ میں کیوں نہ ہوں۔ ڈی فورس کے پاس ایسے بے شمار سائنسی آلات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے جن کی مدد سے وہ ہر قسم کا میک اپ آسانی سے چیک کر سکتے تھے۔ کرنل گھنشام اور اس کی فورس نے بیرون ملک سے آنے والوں پر بھی کڑی نظر رکھی ہوئی تھی۔ ان کی نظروں سے کوئی بھی بچ کر نہیں جا سکتا تھا پھر آج کرنل گھنشام کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سے سو قیدیوں کو متعلقہ حکام کے حوالے کیا گیا ہے۔ ان قیدیوں کی چیکنگ اور ان سے پوچھ گچھ کے لئے ایک سرحدی بیس کیمپ میں لے جایا گیا تھا۔ کرنل گھنشام کو شک تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے کا اس سے اچھا اور کوئی موقع نہیں مل سکتا۔ وہ ان قیدیوں کے روپ میں بھی کافرستان میں آ سکتے تھے۔

بیس کیمپ میں ڈی فورس بھی موجود تھی اور انہوں نے کرنل گھنشام کو ان قیدیوں کو کلیرنس کی رپورٹ بھی دے دی تھی۔ ان کے کہنے کے مطابق تمام قیدی کافرستانی ہی تھے اور ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں تھا لیکن اس کے باوجود گھنشام کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایسا سنہری موقع گنوا سکتے تھے۔ اسے سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں انہی قیدیوں میں موجود ہیں اس لئے وہ ان قیدیوں کو دیکھنے اور ان سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے خود بیس کیمپ میں جا رہا تھا۔

ہیلی کاپٹر نہایت تیز رفتار تھا۔ اگلے آدھے گھنٹے بعد اس کا ہیلی کاپٹر بیس کیمپ کے ہیلی پیڈ پر اتر رہا تھا۔ بیس کیمپ ایک نشیبی میدان

میں دور تک پھیلا ہوا تھا۔ چاروں طرف سے باڑ لگا کر بیس کیمپ کو بند کر دیا گیا تھا۔ وہاں بے شمار بیرکیں اور سرچنگ ٹاورز بھی موجود تھے۔ بیس کیمپ میں ہر طرف فوجی ٹرک اور گاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک طرف کھلی جگہ پر بے شمار افراد فوجیوں کے گھیرے میں زمین پر بیٹھے ہوئے تھے جن کی حالت دیکھ کر پتہ لگتا تھا کہ یہ وہی غریب مچھیرے قیدی ہیں جنہیں پاکیشیا نے خیر سگالی کے طور پر کافرستان کو واپس کیا تھا۔

جیسے ہی ہیلی کاپٹر نیچے اترا، کئی فوجی اور چند نیلے لباسوں والے افراد بھاگتے ہوئے اس طرف آ گئے۔ کرنل گھنشام نے ہیڈ فونز اتار کر ایک طرف رکھا اور ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔ جیسے ہی وہ ہیلی کاپٹر سے نکلا نیلے لباس والوں اور فوجیوں کی ایڑیاں بج اٹھیں۔ ان میں سے ایک نیلے لباس والا جھکے جھکے انداز میں بھاگتا ہوا کرنل گھنشام کے نزدیک آ گیا۔

"میرا نام میجر ترپاٹھی ہے سر۔ میں اس کیمپ کے بلیو سپائیڈرز کا انچارج ہوں"...... نیلے لباس والے نے کرنل گھنشام کے قریب جا کر بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"کیمپ کا انچارج کون ہے"...... کرنل گھنشام نے اس کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کرنل دیپاش۔ لیکن وہ اس وقت یہاں نہیں ہیں۔ وہ ہیڈ کوارٹر گئے ہیں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا ان سب کی تم نے اپنی نگرانی میں چیکنگ کی ہے"۔ کرنل گھنشام نے سامنے بیٹھے قیدیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ میں نے خود بھی ان سے پوچھ گچھ کی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی گلٹی نہیں ہے"...... میجر ترپاٹھی نے جواب دیا۔

"میک اپ ایکسپرٹس کا کیا کہنا ہے"...... کرنل گھنشام نے پوچھا۔

"انہوں نے بھی مکمل چیکنگ کی ہے جناب۔ کوئی میک اپ میں نہیں ہے"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"ان کے سامان کی تلاشی لی تم نے"...... کرنل گھنشام نے پوچھا۔

"یس سر۔ چند کپڑے اور ضرورت کے سامان کے سوا ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے"...... میجر ترپاٹھی نے جواب دیا۔ قیدیوں سے کچھ فاصلے پر ایک میز اور کرسی پڑی تھی۔ میجر ترپاٹھی نے اشارہ کیا تو کرنل گھنشام اس طرف بڑھ گیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں قیدیوں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ان سب کے چہروں پر مسکینیت، گھبراہٹ اور پریشانی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

وہ شاید یہ سوچ رہے تھے کہ پاکیشیا نے خیر سگالی کے طور پر انہیں اپنی قید سے تو آزاد کر دیا تھا لیکن اب اپنے ملک میں آ کر وہ ایک بار پھر اپنوں کی قید میں آ گئے تھے جو ان پر اعتبار کرنے کی بجائے ان سے انتہائی سختی سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ پاکیشیا کی قید

سے تو انہیں نجات مل گئی تھی لیکن اب اس بیس کیمپ سے انہیں کب نجات ملے گی اور وہ کب اپنے گھر جا سکیں گے یہ شاید ان میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک ایک کر کے انہیں میرے سامنے لاؤ۔ میں ان سے خود بات کروں گا"...... کرنل گھنشام نے کہا اور میجر ترپاٹھی سر ہلا کر قیدیوں کی طرف چلا گیا۔ کرنل گھنشام نے جیب سے ایک گاگل جیسا چشمہ نکالا اور اسے آنکھوں پر چڑھا لیا۔

اس نے گاگل کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو گاگل کے کنارے روشن ہو گئے۔ گاگل کے شیشے سیاہ رنگ کے تھے جو اب ہلکے ہلکے نیلے نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے میجر ترپاٹھی ایک بوڑھے مچھیرے کو لے آیا۔ بوڑھا بے حد گھبرایا ہوا تھا۔ اس کا رنگ زرد تھا۔ اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا بخار ہو۔ وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر اور سر جھکا کر میز کی دوسری طرف کھڑا ہو گیا۔

"نام کیا ہے تمہارا"...... کرنل گھنشام نے اس کا چہرہ غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ بوڑھے نے سر اٹھایا تو کرنل گھنشام نے گاگل کا ایک اور بٹن پریس کر دیا جس سے گاگل کے کناروں سے تیز روشنی نکل کر اس بوڑھے کے چہرے پر پڑنے لگی۔ روشنی تیز ضرور تھی لیکن اس حد تک نہیں کہ بوڑھے کی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں۔

"میرا نام رام پرساد ہے مائی باپ"...... بوڑھے نے لرزتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے لہجے میں کہا۔

"باپ کا نام"...... کرنل گھنشام نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"پرساد"...... بوڑھے نے کہا۔

"میجر ترپاٹھی"...... کرنل گھنشام نے میجر ترپاٹھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... میجر ترپاٹھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کی لسٹ دو مجھے۔ جن پر ان کے نام پتے لکھے ہیں"۔ کرنل گھنشام نے کہا۔

"یس سر"...... میجر ترپاٹھی نے کہا اور اس نے سائیڈ کی جیب سے چند کاغذات نکال کر کرنل گھنشام کے سامنے رکھ دیئے۔ جن پر ترتیب وار نمبر تھے اور ان کے نام پتے کے ساتھ ان کے بارے میں ضروری تفصیلات درج تھیں۔

"اس کا نمبر بتاؤ"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"اس کا نمبر ایٹی سکس ہے جناب"...... میجر ترپاٹھی نے بوڑھے کے کاندھے پر مارکر سے لکھا ہوا نمبر دیکھتے ہوئے کہا تو کرنل گھنشام کاغذ پلٹنے لگا اور نمبر ایٹ سکس پر کرنل گھنشام نے انگلی رکھ دی۔

"کہاں رہتے ہو"...... کرنل گھنشام نے بوڑھے سے پوچھا۔

"ماچھی گاؤں میں جناب"...... بوڑھے نے جواب دیا اور کرنل

گھنشام اس کے گھر بار کے متعلق مختلف سوالات کرنے لگا جس کا بوڑھا اطمینان سے جواب دے رہا تھا۔

"اس کے گھر کا کوئی فرد اسے لینے آیا ہے"...... کرنل گھنشام نے میجر ترپاٹھی سے پوچھا۔

"یس سر۔ ان سب کے رشتے دار یہاں موجود ہیں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"کہاں ہیں وہ"...... کرنل گھنشام نے پوچھا۔

"وہ سب بیس کیمپ کی دوسری طرف ہیں جناب۔ ایک بیرک میں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ میری طرف سے کلیئر ہے۔ اسے لے جا کر اس کے رشتہ داروں کے حوالے کر دو اور انہیں یہاں سے بھیج دو"۔ کرنل گھنشام نے کہا اور اس کی بات سن کر بوڑھے کے چہرے پر تشکر کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"بہت بہت شکریہ مائی باپ۔ آپ ہمارے لئے دیوتا سمان ہیں۔ میں اور میرا خاندان آپ کا یہ اُپکار زندگی بھر نہیں بھولیں گے"...... بوڑھے نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے جھک کر میز کے نیچے کرنل گھنشام کے پیروں کو ہاتھ لگایا اور پھر میجر ترپاٹھی کی طرف مڑ کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔

میجر ترپاٹھی نے دور کھڑے ایک مسلح آدمی کو اپنے پاس بلایا اور پھر اسے آہستہ آہستہ ہدایات دینے لگا اور پھر اس نے مسلح آدمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ بوڑھے کو وہاں سے بھیج دیا۔

"دوسرے کو بلاؤ"...... کرنل گھنشام نے کرخت لہجے میں کہا اور میجر ترپاٹھی سر ہلا کر دوسرا قیدی اس کے سامنے لے آیا۔ کرنل گھنشام گاگل میں موجود حساس لینزز اور سینسرز کی مدد سے اس کا میک اپ چیک کرنے لگا۔

اس آدمی کا نمبر تیرہ تھا۔ کرنل گھنشام نے لسٹ پر اس کا نمبر اور نام دیکھا اور پھر اس سے مختلف سوالات کرنے لگا پھر اس نے اس آدمی کو بھی کلیئر کر دیا۔ اس طرح وہ ایک ایک کر کے قیدیوں کو بلاتا رہا۔ میک اپ چیک کرنے والے گاگل سے وہ ان کے میک اپ بھی چیک کر رہا تھا اور ان سے ان کے متعلق بدل بدل کر سوالات بھی کر رہا تھا۔ دس پندرہ افراد کو کلیئر کر کے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا جناب"...... اسے اٹھتے دیکھ کر میجر ترپاٹھی نے چونک کر کہا۔

"اسی طرح ایک ایک سے پوچھ گچھ کرتا رہا تو مجھے یہیں شام ہو جائے گی۔ تم بھی ان افراد کو میرے سامنے لا رہے ہو جو کمزور اور بوڑھے ہیں اور میں بھی احمقوں کی طرح ان سب کو چیک کر رہا ہوں۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اس قدر بوڑھے اور کمزور ہو سکتے ہیں۔ وہ میک اپ کر کے اپنے چہرے ضرور بدل سکتے ہیں لیکن قد کاٹھ اور جسمانی ساخت نہیں بدل سکتے"...... کرنل گھنشام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ سوری سر۔ میں ان میں سے چن چن کر ایسے افراد لاتا ہوں جن کے قد کاٹھ مجرموں جیسے ہوں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

"نہیں۔ تم ان سب کو لائنوں میں کھڑا کرو۔ میں خود چیک کرتا ہوں"...... کرنل گھنشام نے سخت لہجے میں کہا اور میجر ترپاٹھی سر ہلا کر قیدیوں کی طرف بڑھ گیا اور انہیں کھڑا کر کے ان کی لائنیں بنانے لگا۔ وہ بوڑھوں اور دبلے پتلے افراد کے ساتھ عورتوں کی بھی الگ الگ لائنیں بنا رہا تھا۔ کرنل گھنشام نوجوانوں کی لائن کی طرف بڑھا اور پھر گاگل سے ان کو غور سے دیکھنے لگا۔ اس بار وہ کسی سے سوال و جواب نہیں کر رہا تھا صرف ان کے میک اپ چیک کر رہا تھا۔ تین افراد کو چیک کر کے وہ چوتھے شخص کے پاس آیا اور اس نے جیسے ہی نوجوان کے چہرے پر بلیو لائٹ ڈالی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس شخص کا چہرہ بدلا ہوا تھا۔ گاگل سے اسے صاف معلوم ہو گیا تھا کہ وہ شخص میک اپ میں ہے لیکن کرنل گھنشام نے اپنے چہرے پر کوئی تاثر نمودار نہیں ہونے دیا اور اس شخص کو چھوڑ کر اگلے نوجوان کے پاس چلا گیا۔ اس نے نوجوان کو ذرا بھی شک نہیں ہونے دیا تھا کہ اس نے اس نوجوان کا میک اپ چیک کر لیا ہے۔ وہ ایک ایک کر کے آگے بڑھتا رہا۔ اسی لائن میں اسے آٹھواں شخص بھی میک اپ میں نظر آیا۔ کرنل گھنشام اسے بھی چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ آخری آدمی کو چیک کر کے وہ دوسری لائن کی طرف بڑھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور پھر وہ رک گیا۔
"میجر ترپاٹھی"...... اس نے میجر ترپاٹھی کو آواز دی جو دوسری طرف کھڑا تھا۔
"یس سر"...... میجر ترپاٹھی نے تیزی سے قریب آ کر کہا۔
"ان لوگوں میں ہمارے مجرم موجود ہیں۔ تم چونکنا مت اور نہ مڑ کر کسی طرف دیکھنا۔ فوراً جاؤ اور مسلح افراد کو لا کر ان کے پیچھے کھڑا کر دو تب تک میں باقی افراد کو بھی چیک کر لیتا ہوں۔ اور احتیاط سے۔ ان افراد کو خبر نہیں ہونی چاہئے کہ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے"...... کرنل گھنشام نے نہایت آہستگی سے کہا اور میجر ترپاٹھی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت لہرائی اور فوراً غائب ہو گئی۔ اس نے خود کو چونکنے سے بمشکل سنبھالا تھا۔ اسے شاید اس بات کی حیرت تھی کہ ان کی زبردست چیکنگ کے باوجود مجرم ان کی نگاہوں سے کیسے بچ گئے تھے اور کرنل گھنشام کو ان کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا تھا۔
"یس سر۔ میں ابھی سب کو یہاں بلا لیتا ہوں"...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔
"ان سب کے پیچھے ایک ایک آدمی کھڑا کر دو۔ اس کے بعد میں بتاؤں گا کہ ان میں کون مجرم ہے اور کون نہیں"...... کرنل گھنشام نے کہا اور میجر ترپاٹھی نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں بنے کیبنوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

میجر ترپاٹھی کے جانے کے بعد کرنل گھنشام دوسرے نوجوانوں کی قطار کی طرف بڑھا اور گاگل سے نوجوانوں کو چیک کرنے لگا۔ اس قطار میں تیسرے نوجوان کو بھی میک اپ میں دیکھ کر وہ دل ہی دل میں غرا کر رہ گیا۔ وہ اگلے نوجوان کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ میک اپ والے نوجوان نے ایک قدم آگے بڑھا دیا۔
"وہیں رکو۔ آگے کیوں آ رہے ہو"...... کرنل گھنشام نے غرا کر کہا۔
"مجھے آپ سے بات کرنی ہے جناب"...... نوجوان نے کہا۔
"کیا بات کرنی ہے"...... کرنل گھنشام نے اسے گھور کر کہا۔
"میں آپ کو اپنا نام بتانا چاہتا ہوں جناب"...... نوجوان نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہارا نام جان کر میں نے کیا کرنا ہے۔ پیچھے ہٹو"...... کرنل گھنشام نے سخت لہجے میں کہا۔ میجر ترپاٹھی کے واپس آنے سے پہلے وہ اس نوجوان پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس نے نوجوان کا میک اپ چیک کر لیا ہے۔
"پھر بھی۔ ایک بار آپ میرا نام سن لیں۔ بہت عرصہ ہو گیا ہے میں نے کسی کو اپنے منہ سے اپنا نام نہیں بتایا"...... نوجوان نے اسی انداز میں کہا اور کرنل گھنشام اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔
"بولو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... کرنل گھنشام نے اپنے غصے کو قابو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''خاکسار کو علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) عرف بڑے میاں کہتے ہیں''...... نوجوان نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور کرنل گھنشام یہ نام سن کر اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس نوجوان کی طرف دیکھنے لگا جیسے اس کے سر پر اسے سینگ اگے ہوئے دکھائی دے گئے ہوں۔

''عمران صاحب۔ کیا اس طرح ہمارے لئے کافرستان میں داخل ہونا آسان ہو گا۔ ان قیدیوں کے روپ میں تو ہم بہت جلد ان کی نگاہوں میں آ جائیں گے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر قدرے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ اس میک اپ میں کوئی کمی رہ گئی ہے کیا جو ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ کمی تو نہیں ہے۔ آپ نے شاندار میک اپ کیا ہے۔ ان لباسوں میں ہم واقعی کافرستانی ماہی گیر ہی معلوم ہو رہے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم ان کی نظروں سے چھپ نہیں سکیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''وہ کیسے''...... عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”ہم نے صرف ان قیدیوں کا روپ بدلا ہے جنہیں پاکیشیا کی طرف سے خیر سگالی کے طور پر رہا کر کے کافرستانی حکام کے حوالے کیا جائے گا۔ آپ کا کیا خیال ہے کافرستانی حکام ہمیں اپنی تحویل میں لے کر آسانی سے چھوڑ دیں گے۔ وہاں ہم سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ ہمارے میک اپ چیک کیے جائیں گے۔ پاکیشیا نے ان قیدیوں کو چھوڑنے سے پہلے ان کی تمام معلومات کافرستان بھجوائی ہوں گی۔ ہم سے سوال و جواب کیے جائیں گے اور جب ان قیدیوں کے رشتے دار ہمارے سامنے آئیں گے تب ہم کیا کریں گے“...... صفدر کہتا چلا گیا۔

”ہاں عمران۔ ہمیں یہ یقین ہے کہ وہ لوگ ہمارے میک اپ نہیں پہچان سکیں گے۔ ان کے تمام سوالوں کے جواب بھی دے دیں گے لیکن انہوں نے ہم سے کافرستانی رشتے داروں کے سلسلے میں سوال کیے تو ہم ان کا کیا جواب دیں گے“...... جولیا نے صفدر کی تائید میں بولتے ہوئے کہا۔

”ایک اور بات بھی ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”کیا۔ تم بھی بتا دو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہم نو افراد کافرستان جا رہے ہیں۔ پاکیشیا کی طرف سے خیر سگالی کے طور پر سو افراد کو چھوڑنے کے لئے کہا گیا تھا۔ ہم نے جن نو افراد کی جگہ لی ہے۔ کیا اس سے ان افراد کی حق تلفی نہیں ہو گی جنہیں ان سو افراد کے ساتھ چھوڑا جانے والا تھا اور جب انہیں

یہ معلوم ہو گا کہ ان کے نو افراد کم ہیں اور ان کی جگہ نو سیکرٹ ایجنٹ کافرستان میں داخل ہوئے ہیں تو اس کی خبر پوری دنیا میں پھیل جائے گی جس سے پاکیشیا کی ساکھ متاثر ہو سکتی ہے“۔ صدیقی نے کہا۔

”بس۔ یا کسی اور کو بھی کچھ بولنا ہے“...... عمران نے پوچھا۔ وہ سب ملٹری کے ایک ٹرک میں سوار تھے جنہیں بارڈر کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ ملٹری کے دس ٹرکوں میں سو کافرستانی افراد موجود تھے اور کافرستانی سرحد کی طرف لے جائے جا رہے تھے۔ ان ٹرکوں کے آگے پیچھے چار چار ملٹری کی جیپیں بھی دوڑ رہی تھیں جن میں مسلح افواج کے جوان موجود تھے۔ اس کے علاوہ اس کارروائی کی حفاظت کے لئے دو جنگی ہیلی کاپٹر بھی پروازیں کر رہے تھے۔

عمران نے اپنی ٹیم کے ساتھ ان سو قیدیوں کے ہمراہ کافرستان میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔ این ٹی نے کافرستان میں ڈی فورس کے بارے میں جو تفصیلات بتائی تھیں، انہیں ذہن میں رکھ کر عمران نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ کافرستان میں آسانی سے اس طرح داخل ہو سکتا ہے جب خیر سگالی کے طور پر غلطی سے بارڈر کراس کرنے والے افراد کو کافرستان کے حوالے کیا جائے۔ این ٹی کی اطلاع کے مطابق لی ہاگ نے کافرستان میں ڈی فورس کا جال پھیلا رکھا تھا اور کافرستان میں آنے والے کو کڑی چیکنگ کے بعد چھوڑا جاتا تھا۔ چیکنگ کے لئے ان کے پاس جدید سے جدید ترین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آلات تھے جن کی مدد سے وہ ہر قسم کا میک اپ چیک کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ این ٹی نے ایکسٹو کو یہ بھی بتایا تھا کہ کرنل گھنشام نے ڈی فورس کو ہدایات دے رکھی تھیں کہ شک پڑنے پر وہ کسی کو بھی گولی سے اڑا سکتے ہیں۔ شک کی بنیاد پر اگر ان کے ہاتھوں ان کے ملک کی اہم شخصیت بھی ہلاک ہو جائے تو وہ اس کی بھی پرواہ نہ کریں۔ یہاں تک کہ کافرستان میں ڈی فورس کی سیکورٹی اس قدر سخت کر دی گئی تھی کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ جس راستے سے بھی آتا تو اس کا ٹکراؤ ڈی فورس سے ناگزیر تھا۔ عمران کو جب معلوم ہوا کہ پاکیشیا نے خیر سگالی کے طور پر سو قیدیوں کو رہا کرنے کا اعلان کیا ہے تو عمران کو یہ راستہ قدرے سیف معلوم ہوا۔ اس نے سوچا کہ قیدیوں کو بارڈر پار اعلیٰ حکام کے حوالے کیا جائے گا تو ان کی چیکنگ تو ضرور ہو گی لیکن شاید وہاں ڈی فورس کا دباؤ نہ ہو کیونکہ خیر سگالی کے طور پر جن قیدیوں کو رہا کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے، میڈیا کے ذریعے اس خبر کو پوری دنیا میں پھیلا دیا جاتا ہے تاکہ دونوں ممالک باہمی اعتماد کے ساتھ ایک دوسرے کے لئے امن کے مشن کو جاری رکھ سکیں اور دنیا میں دونوں ممالک کے خیر سگالی کے کردار کو سراہا جائے۔ چونکہ بارڈر پر اصلی افراد کو ہی لے جایا جاتا تھا تاکہ دونوں ممالک سے ایک دوسرے پر انگلیاں نہ اٹھائی جا سکیں اسی لئے لی ہاگ اور ڈی فورس کا انچارج کرنل گھنشام اس عام راستے سے سیکرٹ ایجنٹوں کے

آنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو ظاہر ہے اس کا منفی اثر صرف اور صرف پاکیشیا پر ہی پڑتا تھا اور دنیا میں پاکیشیا کا ہی امیج مجروح ہوتا تھا اور پاکیشیا کم از کم دنیا کی نظروں میں اپنا امیج خراب نہیں کر سکتا تھا۔

عمران نے ان قیدیوں کے ہمراہ جانے کا پروگرام بہت سوچ سمجھ کر بنایا تھا۔ اس نے این ٹی کو کال کر کے باقاعدہ منصوبہ بندی کی اس نے جن نو قیدیوں کا خود اور اپنے ساتھیوں پر میک اپ کیا تھا۔ پھر این ٹی نے کافرستان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ان نو قیدیوں کے نقلی رشتہ داروں کا پورا سیٹ اپ تیار کیا اور پھر عمران نے سر سلطان سے مل کر اس فہرست میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کے نام شامل کرا دیئے جو باقی اکیانوے قیدیوں کی طرح کافرستانی باشندے تھے جو مچھلیوں کا شکار کرتے ہوئے غلطی سے بارڈر لائن کراس کر کے آگے بڑھ آئے تھے اور انہیں پاکیشیائی کوسٹ گارڈز نے گرفتار کر لیا تھا۔

جن نو افراد کو سو افراد کی فہرست سے ڈراپ کیا گیا تھا انہیں بھیجے جانے والے قیدیوں کی دوسری لسٹ میں شامل کر لیا گیا تاکہ ان کی حق تلفی بھی نہ ہو۔

عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا جدید میک اپ کیا تھا جس سے وہ واقعی غریب اور عام سے مچھیرے بن گئے تھے۔ انہوں نے ان مچھیروں جیسے لباس بھی پہن لئے تھے۔ بارڈر کی دوسری طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان سے جو بھی پوچھا جاتا وہ سب ان کا آسانی سے جواب دے سکتے تھے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو یہ تو بتا دیا تھا کہ وہ قیدیوں کے ہمراہ قیدیوں کے روپ میں کافرستان جا رہے ہیں لیکن اس نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ دوسری طرف ان کے رشتہ دار این ٹی کے گروپ سے تعلق رکھتے تھے اسی لئے صفدر اور وہ سب عمران سے یہ سب سوال کر رہے تھے۔

ٹرک میں چونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران ہی تھے اس لئے وہ آپس میں کھل کر باتیں کر رہے تھے۔ عمران نے سنجیدگی سے انہیں ان کے سوالوں کے جواب دینا شروع کر دیئے۔ یہ جان کر کہ ان کے رشتے دار این ٹی کے ساتھی ہیں اور ان کے لئے جن دس قیدیوں کو ڈراپ کیا گیا ہے۔ وہ آئندہ رہا کئے جانے والے قیدیوں کی فہرست میں شامل کر دیئے جائیں گے تو وہ سب مطمئن ہو گئے۔ ان کا کافرستان میں داخل ہو کر رشتہ داروں سے ملنے کا سیٹ اپ مکمل تھا اس لئے اس سے پاکیشیا پر بھی کوئی حرف نہیں آ سکتا تھا۔ رشتہ دار جب ان قیدیوں کو اپنے ساتھ لے جاتے تو پھر وہ سب رشتے داروں سمیت وہاں سے غائب ہو جاتے تو بھلا کافرستان پاکیشیا پر کیا اور کیسے انگلی اٹھا سکتا تھا۔ عمران نے انہیں ان کے ناموں کے ساتھ وہ سب کچھ بتانا شروع کر دیا جو دوسری طرف اعلیٰ حکام کی پوچھ گچھ کی صورت میں انہیں بتانے تھے۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ یہ سب تو ہو جائے گا لیکن ایک

بات اب بھی مجھے کھٹک رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اپنا سر ٹرک کی دیوار پر مارو یا پھر تنویر سے کہو کہ یہ تمہیں زور دار گھونسا رسید کر دے۔ اس طرح تمہاری کھٹکھٹاہٹ ضرور ختم ہو جائے گی"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میں سیریس ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن میں سیریس نہیں ہوں۔ بے شک جولیا سے پوچھ لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"وہ تو تم کبھی ہو ہی نہیں سکتے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا نہیں ہو سکتا"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیریس"...... جولیا نے کہا۔

"جب تک کنوارا ہوں۔ تب تک تو مشکل ہے البتہ شادی کے بعد جب میری دلہن کا بھائی ملنے کے لئے آیا کرے گا تو مجھے ظاہر ہے سیریس ہی رہنا پڑے گا"...... عمران نے شرارت سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ اس وقت آپ کو سیریس کیوں رہنا پڑے گا"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تو تمہارا کیا ارادہ ہے اس کی بہن سے ہنسی مذاق کر کے میں اس سے جوتے کھاؤں"...... عمران نے آنکھیں نکال کر کہا اور وہ سب ہنس دیئے۔ تنویر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے منہ کھولا تو اسے لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ عمران سے باتوں میں جیتنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

''آپ مذاق میں میری بات گول کر رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''گول۔ جانے دو یار۔ بند باڈی کے اس ٹرک میں فٹ بال یا ہاکی کا میچ ہو رہا ہے جو میں گول کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر انہوں نے ہمارے میک اپ چیک کر لئے تو''...... صفدر نے کہا۔

''ہمارے میک اپ عمران صاحب نے کئے ہیں اور عمران صاحب ہر بار نئے اور جدید میک اپ کرتے ہیں جن کا آج تک کوئی توڑ نہیں کر سکا۔ اس بار بھی ایسا ہی ہو گا۔ وہ ہمارے میک اپ کسی طور پر بھی چیک نہیں کر سکیں گے''...... نعمانی نے کہا۔

''لی ہاگ، عمران کی ٹکر کا ایجنٹ ہے۔ چیف نے ہمیں بریفنگ کے دوران بتایا تو تھا کہ وہ ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑا سائنس دان بھی ہے۔ اپنی فورس کو عام اسلحے کے ساتھ اس نے جدید سائنسی ہتھیار بھی دے رکھے ہیں۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسا کوئی سسٹم تیار کر لیا ہو جس سے وہ ہر قسم کے میک اپ چیک کر سکتا ہو''...... صفدر نے کہا۔

''تو کیا تمہارے خیال میں ان قیدیوں میں ہمیں تلاش کرنے کے لئے خود لی ہاگ آئے گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہو بھی سکتا ہے۔ لی ہاگ کی طرح کرنل گھنشام بھی کسی سے کم نہیں ہے۔ اگر ہماری چیکنگ کے لئے وہ آ گیا تو وہ خالی ہاتھ نہیں آئے گا۔ اس کے پاس ایسے آلات اور ایسے کیمیکلز ہو سکتے ہیں جن کی مدد سے اسے ہمارے میک اپ کا پتہ چل سکتا ہے۔ میں کرنل گھنشام کو بخوبی جانتا ہوں۔ اس نے کافرستان میں سیکورٹی کے جو انتظامات کئے ہیں ان انتظامات کے تحت اس کی نظر پاکیشیا سے رہا ہونے والے قیدیوں پر بھی ہو گی اور ان کی چیکنگ کے لئے وہ خود بھی بارڈر پر آ سکتا ہے''...... صفدر نے اپنے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''آتا ہے تو آنے دو۔ ہم وہاں خالی ہاتھ اور چوڑیاں پہن کر نہیں جا رہے۔ گو کہ ہمارے پاس عام اسلحہ نہیں ہے لیکن سائنسی ہتھیار ضرور ہیں جن کی مدد سے ہم لی ہاگ کی ڈمی فورس کو کیا فوج کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''تم کیوں خاموش ہو کیپٹن شکیل۔ کیا تم بھی یہی سمجھتے ہو کہ لی ہاگ یا کرنل گھنشام جدید آلات سے ہمارے میک اپ چیک کر سکتا ہے''...... جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''میرا خیال ہے۔ خود عمران صاحب بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہمیں پہچان لیا جائے''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف ممبران بلکہ عمران بھی چونک پڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیوں بھائی۔ میں بھلا ایسا کیوں چاہوں گا"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔ اس کی حیرانی مصنوعی تھی۔

"ہاں واقعی۔ عمران بھلا ایسا کیوں چاہنے لگا۔ یہ تو وہی بات ہو جائے گی کہ آ بیل مجھے مار"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری طرح عمران صاحب لی ہاگ کے گریٹ پلان سے لاعلم ہیں اور لی ہاگ کا خفیہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ یہ بھی کوئی نہیں جانتا۔ عمران صاحب کسی بھی طریقے سے لی ہاگ تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ جب تک لی ہاگ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہیں مل جاتا اس وقت تک گریٹ پلان کی تفصیلات کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا۔ عمران صاحب لی ہاگ اور ڈی فورس کے انچارج کرنل گھنشام کی شکی طبیعت سے بخوبی واقف ہیں۔ لی ہاگ اور کرنل گھنشام کو شک ہی نہیں یقین ہو گا کہ ہم ان قیدیوں میں شامل ہو کر آ سکتے ہیں اس لئے عمران صاحب نے خصوصی طور پر اس طرف توجہ دی ہو گی۔ عمران صاحب نے جو میک اپ کیا ہے وہ ڈی فورس تو شاید چیک نہ کر سکے لیکن لی ہاگ اور کرنل گھنشام کو اس وقت تک سکون نہیں ہو گا جب تک وہ اپنے طور پر قیدیوں کو چیک نہ کر لے اور عمران صاحب ان میں سے کسی ایک کے آنے کا چانس لینا چاہتے ہیں تاکہ لی ہیڈ کوارٹر تک رسائی حاصل کر سکیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگا جیسے واقعی کیپٹن شکیل نے

حیرت انگیز طور پر اس کے دل کی بات بھانپ لی ہو۔

"تم کیپٹن شکیل کی طرف جس طرح دیکھ رہے ہو اس سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے کیپٹن شکیل کی یہ بات سچ ہو"...... جولیا نے عمران کو اس طرح کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مم۔ مم۔ میں تو بس یونہی اس کی طرف دیکھ رہا تھا"...... عمران نے جان بوجھ کر گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ نہ صرف ہنس پڑے بلکہ سمجھ گئے کہ کیپٹن شکیل نے جو کہا ہے عمران ایسا ہی کرنا چاہتا ہے۔

"مطلب یہ کہ عمران صاحب لی ہاگ یا کرنل گھنشام کو کور کر کے لی ہیڈ کوارٹر جانا چاہتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"لیکن ان دونوں میں سے وہاں کوئی نہ آیا تو"...... جولیا نے کہا۔

"تب بھی ہم کافرستان تو پہنچ ہی جائیں گے۔ اس کے بعد لی ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے کی ہماری اپنی کوشش ہو گی۔ اس کے لئے بھی عمران صاحب کوئی نہ کوئی پلاننگ کر ہی لیں گے۔ کیوں عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں"...... عمران نے منہ پھلا کر کہا۔

"پتہ نہیں یا تم بتانا نہیں چاہتے"...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”مجھ سے کیا پوچھ رہی ہو۔ اسی سے پوچھ لو۔ پتہ نہیں اس نے کون سا جادو سیکھ رکھا ہے کہ میں اپنے دل کی بات لاکھ دل میں چھپائے رکھوں یہ بھانپ جاتا ہے“...... عمران نے منہ پھلاتے ہوئے کہا اور وہ سب ہنس پڑے۔

”اسے جادو نہیں ذہانت کہتے ہیں۔ کیپٹن شکیل بھی ذہانت میں کسی سے کم نہیں ہے“...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جو بھی ہے۔ یہ دن بدن میرے لئے خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔ کسی دن اس نے یہ جان لیا کہ میرے دل میں جولیا کے لئے کیا ہے اور تنویر کے لئے کیا تو میں کیا کروں گا“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”تو تم خود ہی بتا دو کہ تمہارے دل میں ہم دونوں کے لئے کیا ہے“...... جولیا نے اس کی طرف شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تو تم سن کر خوش ہو جائی گی لیکن تنویر نے سن لیا تو اس نے مجھے اسی طرح گھور گھور کر ہی شوٹ کر دینا ہے“...... عمران نے تنویر کو اپنی طرف گھورتے دیکھ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنس دیئے۔

ان کا یہ سفر دو گھنٹوں تک جاری رہا اور پھر ٹرک بارڈر سے کچھ فاصلہ پہلے روک دیئے گئے۔ ان کے ساتھ رینجرز حکام تھے۔ انہیں ایک بیرک میں لایا گیا۔ وہاں ان کے ناموں کی دوبارہ لسٹیں تیار کی گئیں اور پھر ان سب کو بیرک سے باہر لا کر وہ اپنی نگرانی میں

مشترکہ سرحد کے قریب آ گئے جہاں کافرستان کے بی ایس ایف کے حکام تھے۔ دونوں طرف سے بیریئر ہٹا کر گیٹ کھول دیئے گئے۔ رینجرز حکام اور بی ایس ایف نے ایک دوسرے کا پرتپاک استقبال کیا اور پھر ان تمام قیدیوں کو واک تھرو گیٹ سے گزار کر باقاعدہ طور پر بی ایس ایف کے حوالے کر دیا گیا۔

عام طور پر بارڈر کی دوسری جانب بی ایس ایف کے ہمراہ ان قیدیوں کے رشتہ دار بھی موجود ہوتے تھے جو اپنے عزیز و اقارب کے انتظار میں آنکھیں بچھائے رہتے تھے لیکن ان دنوں پاکیشیا اور کافرستان کے حالات کشیدہ تھے اور پاکیشیا میں عسکریت پسندوں کی وجہ سے پاکیشیا میں غیر یقینی کی صورتحال چل رہی تھی اس لئے بی ایس ایف نے اس طرف سیکورٹی کے پیش نظر قیدیوں کے عزیز، رشتہ داروں کو آنے کی اجازت نہیں دی تھی اور قیدیوں کو باقاعدہ واک تھرو گیٹ سے گزار کر جدید آلات سے چیکنگ بھی کی گئی تھی اور انہیں فوری طور پر حراست میں لے کر بند باڈی کے ٹرکوں میں بٹھا دیا گیا تھا پھر ٹرک انہیں مسلح افراد کی نگرانی میں لے کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔

قیدیوں کو لے جانے کے لئے وہاں پانچ ٹرک لائے گئے تھے جن میں بیس بیس افراد کو سوار کرایا گیا تھا۔ ان میں سے مرد حضرات الگ تھے اور خواتین الگ۔

عمران اور اس کے باقی ساتھی تو ایک ٹرک میں آ گئے تھے لیکن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جولیا چونکہ عورت تھی اس لئے اسے اس ٹرک میں سوار کر دیا گیا تھا جس میں باقی عورتیں سوار ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اب چونکہ دوسرے افراد بھی تھے اس لئے وہ آپس میں بات چیت نہیں کر رہے تھے۔

ان کا یہ سفر ایک گھنٹے تک جاری رہا پھر جب ٹرک روکے گئے اور انہیں کھولا گیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے خود کو ایک بیس کیمپ میں موجود پایا۔ وہ سمجھ گئے کہ قیدیوں کو پوچھ گچھ کے لئے اور ان کی چیکنگ کے لئے اس بیس کیمپ میں لایا گیا ہے۔

بیس کیمپ میں خاکی وردی والے فوجیوں کے ہمراہ نیلی وردیوں والے بھی بے شمار مسلح افراد موجود تھے جن کے کاندھوں پر نیلے رنگ کے ٹکڑے بھی بنے ہوئے تھے۔ ٹکڑوں والی وردیوں کو دیکھ کر انہیں سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ ان افراد کا تعلق لی ہاگ کی ڈی فورس سے ہے۔ ان سب کو ایک کھلے میدان میں جمع کیا گیا اور کئی مسلح افراد ان کے اردگرد کھڑے ہو گئے۔ پھر ان سب کو باری باری ایک بیرک میں لے جایا گیا جہاں نہ صرف ان کے آباؤ اجداد تک کے سوالات کئے گئے بلکہ ان کی مختلف سائنسی آلات اور کیمیکلز سے چیکنگ بھی کی گئی کہ ان میں سے کوئی میک اپ میں نہ ہو لیکن وہ نہ ہی فورس کے سوالات سے گھبرائے تھے اور نہ میک اپ چیکنگ کے مرحلے پر ان کی پیشانیوں پر کوئی شکن آئی تھی۔ تمام قیدیوں سے مختلف نوعیت کے سوالات اور چیکنگ نیلی وردیوں والی ڈی

فورس نے ہی کئے تھے جن کا انچارج میجر ترپاٹھی تھا۔

میجر ترپاٹھی ہر ممکن کوشش کر چکا تھا لیکن ان قیدیوں میں سے انہیں کوئی بھی گلٹی نہیں مل سکا تھا چنانچہ اس نے تمام قیدیوں کو واپس میدان میں بھیج دیا تھا۔ خود کو کلیئر کرانے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی ایک دوسرے کے قریب آ گئے تھے پھر وہ آئی کوڈ میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔

”وہی بات ہو گئی جس کا خدشہ تھا۔ لی ہاگ اور کرنل گھنشام تو یہاں آئے نہیں ہیں۔ اب کیا کرنا ہے“...... جولیا نے عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس سے آئی کوڈ میں پوچھا۔

”وہ نہیں آئے تو کیا ہوا۔ ہمیں کلیئرنس مل چکی ہے۔ بس اب ہماری اس بیس کیمپ سے نکلنے کی دیر ہے اس کے بعد ہم آزاد ہوں گے اور پھر ہم دوسرے ذرائع سے لی ہیڈ کوارٹر تلاش کریں گے“۔ صفدر نے کہا۔

”لیکن ہمارے رشتہ دار کہاں ہیں۔ ہمارے تو کیا یہاں دوسرے قیدیوں کا بھی کوئی عزیز دکھائی نہیں دے رہا“...... چوہان نے کہا۔

”انہیں شاید ہماری کلیئرنس تک الگ رکھا گیا ہے“...... نعمانی نے کہا۔

”تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا“...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"وہ آئیں گے۔ ضرور آئیں گے۔ دونوں نہیں تو ان میں سے کوئی ایک یہاں ضرور آئے گا"...... عمران نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے خیال میں کون آئے گا یہاں۔ لی ہاگ یا کرنل گھنشام"...... تنویر نے پوچھا۔

"کوئی بھی آ سکتا ہے لیکن زیادہ امکان کرنل گھنشام کا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم اس قدر وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ کرنل گھنشام یہاں ضرور آئے گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ان قیدیوں میں ہماری موجودگی کا اسے قوی یقین ہو گا۔ یہی ایک ایسا راستہ تھا جس کا فائدہ اٹھا کر ہم یہاں آ سکتے تھے۔ ہماری ہر طرح کی چیکنگ کر لی گئی ہے اور میجر ترپاٹھی نے اس کی رپورٹ بھی آگے بھیج دی ہو گی لیکن کرنل گھنشام اس قدر شکی مزاج ہے کہ جب تک وہ خود یہاں آ کر ان قیدیوں کو نہیں دیکھ لے گا انہیں یہاں سے جانے نہیں دیا جائے گا۔ اگر انہوں نے ہمیں آزاد کرنا ہوتا تو یہاں لا کر اس طرح جمع نہ کرتے۔ ہمیں فوراً بیس کیمپ سے باہر بھیج دیا جاتا ورنہ کم از کم سب کے عزیز رشتہ دار ضرور یہاں آ جاتے"...... عمران نے کہا۔

"دیکھیں۔ کیا ہوتا ہے"...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے میجر ترپاٹھی کیبن سے نکل کر تیز تیز چلتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"تم سب کی تمام چیکنگ مکمل ہو چکی ہے اور تمہارے بیانات بھی لے لئے گئے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر بعد ہمارے ایک بڑے افسر آنے والے ہیں۔ وہ تمہیں تمہارے رشتہ داروں سے ملا دیں گے اور تمہیں یہاں سے جانے کی اجازت بھی دے دیں گے"۔ میجر ترپاٹھی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ میجر ترپاٹھی یہ سب کہہ کر وہاں سے واپس چلا گیا۔ کچھ دیر بعد قیدیوں کے سامنے ایک میز اور ایک کرسی لا کر رکھ دی گئی۔

"آ جاؤ کرنل گھنشام۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا ہوں"۔ عمران نے زیر لب بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کرنل گھنشام تو آ رہا ہے لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ اسے لی ہیڈ کوارٹر کا علم ہو۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ اسے بھی سیکرٹ لی ہیڈ کوارٹر سے دور رکھا گیا ہو۔ اسے بھی ضرورت پڑنے پر بلیک سپائیڈرز اسی طرح لے جاتے ہوں جیسے ریڈ سپائیڈرز کو لے جاتے ہیں"۔ صفدر نے دھیمی آواز میں اور کرافی زبانی میں کہا۔

"اسے آنے تو دو۔ پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں"۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد انہیں نیلے رنگ کا ایک ہیلی کاپٹر گڑگڑاتا ہوا اس طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر ان سے کافی فاصلے پر موجود ہیلی پیڈ پر اتر رہا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کے دونوں دروازوں پر نیلے رنگ کے کپڑے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھن بنا ہوا تھا۔

ہیلی کاپٹر کو نیچے اترتے دیکھ کر میجر ترپاٹھی اور اس کے کئی ساتھی ہیلی پیڈ کی طرف دوڑ گئے۔ کچھ دیر بعد ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا اور بڑے چہرے اور ہتھوڑے جیسی ٹھوڑی والا ایک آدمی اچھل کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔ اس نے بھی نیلے رنگ کی ہی وردی پہن رکھی تھی البتہ اس کی وردی فوجی کلر جیسی تھی۔ اس کے کاندھوں پر متعدد سٹارز نظر آ رہے تھے۔

"تو یہ ہے کرنل گھنشام"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کرنل گھنشام، میجر ترپاٹھی کے ساتھ چلتا ہوا اس طرف آ گیا جہاں میز اور کرسی رکھی گئی تھی۔ پھر کرنل گھنشام اس کرسی پر بیٹھ گیا اور غور سے قیدیوں کی طرف دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد اس نے جیب سے گاگلز نما چشمہ نکالا اور آنکھوں پر چڑھا لیا پھر اس نے گاگلز کا کوئی بٹن پریس کیا تو گاگلز کی سائیڈیں چمکنے لگیں اور شیشے نیلے رنگ کے ہو گئے۔

"سٹار گاگلز۔ تو یہ ہمارے میک اپ سٹار گاگلز سے چیک کرے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں قدرے تشویش کا عنصر تھا جسے اس کے ساتھیوں نے واضح طور پر محسوس کر لیا تھا۔

"کیوں۔ کیا یہ اس گاگلز سے ہمارے میک اپ چیک کر سکتا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس گاگلز میں ریڈیائی سسٹم ہے جن کی مدد سے کسی بھی میک اپ کو آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے بلکہ اس گاگل کی مدد سے یہ میک اپ کے پیچھے ہمارے اصلی چہرے بھی دیکھ لے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی"...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سب کوشش کر کے دائیں بائیں ہو جاؤ۔ میں اسے سب سے پہلے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کروں گا اور اسے پکڑنے کی بھی کوشش کروں گا۔ ہم یہاں سے اس کی مدد سے ہی نکلیں گے"...... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اسی لمحے میجر ترپاٹھی تیز تیز چلتا ہوا اس طرف آیا اور ان قیدیوں میں سے ایک بوڑھے کو اپنے ساتھ کرنل گھنشام کے پاس لے گیا۔ کرنل گھنشام گاگل سے نیلی روشنی میں بوڑھے کو بغور دیکھ رہا تھا۔ وہ اس بوڑھے سے مختلف سوالات کر رہا تھا اور بوڑھا اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا لرزتی ہوئی آواز میں اسے جواب دے رہا تھا پھر شاید کرنل گھنشام اس بوڑھے سے مطمئن ہو گیا۔ میجر ترپاٹھی نے ایک مسلح آدمی کو بلا کر بوڑھے کو اس کے ساتھ بھیج دیا۔ اس کے جانے کے بعد میجر ترپاٹھی پھر قیدیوں کے پاس گیا اور ایک اور ادھیڑ عمر شخص کو کرنل گھنشام کے پاس لے گیا اور کرنل گھنشام نے سٹار گاگل سے چیک کرتے ہوئے اس سے سوال و جواب کرنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شروع کر دیئے۔ اسی طرح میجر ترپاٹھی باری باری قیدیوں کو ایک ایک کر کے کرنل گھنشام کے پاس لے جاتا اور کرنل گھنشام اسے چیک کر کے آگے بھجواتا رہا۔ دس سے پندرہ افراد کی چیکنگ کرنے کے بعد وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور میجر ترپاٹھی سے باتیں کرنے لگا پھر میجر ترپاٹھی قیدیوں کی طرف آ گیا۔

''تم سب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جلدی اور دس دس افراد کی قطاریں بنا لو۔ بوڑھے اور کمزور آدمی الگ الگ قطاریں بنائیں گے اور عورتیں الگ۔ اسی طرح نوجوان افراد الگ الگ قطاریں بنائیں گے''...... میجر ترپاٹھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''اچھا موقع ہے۔ الگ الگ قطاروں میں چلے جاؤ''...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ میجر ترپاٹھی اپنی نگرانی میں ان سب کی قطاریں بنا رہا تھا۔ ان میں نوجوان افراد کم تھے اس لئے ان کی تین قطاریں بنائی گئی تھیں جن میں ظاہر ہے اب ممبران دو، دو تین، تین ہی شامل ہو سکتے تھے۔ عمران سب سے پہلی لائن میں کھڑا تھا لیکن میجر ترپاٹھی نے اسے آگے بڑھ کر وہاں سے نکالا اور دوسری قطار میں لا کر کھڑا کر دیا۔

پہلی لائن میں چوتھے نمبر پر صفدر تھا جبکہ آٹھواں آدمی چوہان تھا۔ جب تمام قطاریں بن گئیں تو کرنل گھنشام پہلی قطار کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ کرنل گھنشام کو پہلی قطار میں بڑھتے دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کرنل گھنشام نے قطار میں پہلے شخص

پر گاگل کی نیلی روشنی ڈالی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر وہ دوسرے آدمی کے سامنے آیا اور سٹار گاگل سے اسے چیک کرنے لگا۔ عمران کی نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔ تیسرے آدمی کو چیک کر کے جب وہ صفدر کے سامنے کھڑا ہوا تو عمران نے اسے یکلخت چونکتے ہوئے دیکھا۔ گو کہ کرنل گھنشام نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا تھا لیکن وہ جس طرح سے چونکا تھا عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ اس نے صفدر کا میک اپ چیک کر لیا ہے۔ عمران کے اعصاب یکلخت تن گئے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ کرنل گھنشام نے اگر صفدر کو پکڑ کر ان سے الگ کیا تو وہ کسی بات کی پرواہ کئے بغیر قطار سے نکل کر اس پر حملہ کر دے گا لیکن کرنل گھنشام اس کی توقع سے زیادہ چالاک ثابت ہوا تھا۔ صفدر کا میک اپ چیک کرنے کے باوجود وہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا اور اس سے اگلے نوجوان کو سٹار گاگل سے چیک کرنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے سٹار گاگل ہونے کے باوجود اس نے صفدر کا میک اپ چیک نہ کیا ہو۔

کرنل گھنشام کے اس طرح اپنے سامنے سے ہٹنے پر صفدر بھی حیران تھا لیکن وہ خاموشی سے اپنی جگہ کھڑا رہا۔ کرنل گھنشام دوسرے افراد کو چیک کرتا ہوا آٹھویں نمبر پر موجود چوہان کے سامنے آیا اور پھر وہ اگلے نوجوان کی طرف بڑھ گیا۔ دسویں شخص کو چیک کر کے وہ پیچھے ہٹا اور پھر اس نے میجر ترپاٹھی کو آواز دے کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنے پاس بلا لیا اور سرگوشی میں اس سے کچھ کہنے لگا۔ عمران سمجھ گیا کہ کرنل گھنشام، میجر ترپاٹھی کو کیا ہدایات دے رہا تھا۔ اس نے صفدر اور چوہان کا میک اپ چیک کر لیا تھا۔ اپنی طرف سے اس نے ان دونوں پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ اس نے ان دونوں کو چیک کر لیا ہے۔ اب میجر ترپاٹھی سے کہہ کر وہ وہاں پر مزید مسلح افراد کو بلانا چاہتا تھا تاکہ وہ سب خاموشی سے ان کے سروں پر آ کر کھڑے ہو جائیں۔ دو افراد میک اپ میں تھے اس لئے اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہاں ان کے مزید ساتھی بھی ہو سکتے ہیں اسی لئے وہ پہلے ان سب کو کور کرنا چاہتا تھا اور پھر انہیں پکڑنے کا پروگرام بنا رہا تھا۔ میجر ترپاٹھی چند لمحے کرنل گھنشام کی باتیں سنتا رہا پھر وہ سر ہلا کر کیمپ کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں مسلح افراد کی بیرکس بنی ہوئی تھیں۔

کرنل گھنشام چند لمحے اسے جاتا دیکھتا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا دوسری قطار کی طرف آ گیا اور قطار کے پہلے آدمی کو سٹار گاگل سے چیک کرنے لگا۔ دوسرے آدمی کو چیک کر کے وہ عمران کے سامنے آیا تو عمران نے اسے ایک بار پھر چونکتے ہوئے دیکھا۔ کرنل گھنشام فوراً اس کے سامنے سے ہٹ گیا اور اس کے ساتھ کھڑے چوتھے آدمی کے چہرے پر ریڈیائی لائٹ ڈال کر اسے دیکھنے لگا۔ اسے چوتھے شخص کی طرف متوجہ دیکھ کر عمران ایک قدم آگے بڑھا تو کرنل گھنشام چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے

چوتھے آدمی کو چیک کرنے کے باوجود اس کا دھیان عمران کی طرف ہی ہو۔

"وہیں رکو۔ آگے کیوں آ رہے ہو"...... کرنل گھنشام نے اس کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے جناب"...... عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا بات کرنی ہے"...... کرنل گھنشام نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو اپنا نام بتانا چاہتا ہوں جناب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام جان کر میں نے کیا کرنا ہے۔ پیچھے ہٹو"...... کرنل گھنشام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر بھی آپ ایک بار میرا نام سن لیں۔ بہت عرصہ ہو گیا ہے میں نے کسی کو اپنے منہ سے اپنا نام نہیں بتایا"...... عمران نے مسمی سی شکل بناتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... کرنل گھنشام نے غصے سے بل کھاتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے غصے پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن عمران اس کا بدلتا ہوا رنگ دیکھ کر صاف محسوس کر رہا تھا کہ وہ بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"خاکسار کو علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عرف بڑے میاں کہتے ہیں''...... عمران نے اپنی اصلی آواز میں کہا اور اس کا نام سن کر کرنل گھنشام اچھل کر فوراً پیچھے ہٹ گیا اور اس کی طرف یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اسے عمران کے سر پر سینگ نظر آ گئے ہوں۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا، عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا۔ اس نے کرنل گھنشام کا کاندھا پکڑ کر اسے تیزی سے گھمایا اور پھر انتہائی پھرتی سے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کی کمر اپنے سینے سے لگا لی۔ یہ سب اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ اردگرد موجود مسلح افراد کو کچھ سمجھنے اور سوچنے کا موقع ہی نہ ملا تھا۔ جیسے ہی عمران نے کرنل گھنشام کو اپنی گرفت میں لیا، مسلح افراد نے فوراً مشین گنوں کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

''خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تو میں کرنل گھنشام کی گردن توڑ دوں گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے کرنل گھنشام کی گردن کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکل گئی۔

''چھ۔ چھوڑو۔ چھوڑو مجھے''...... کرنل گھنشام نے عمران کے بازوؤں میں تڑپتے ہوئے بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔

''حرکت مت کرو کرنل گھنشام ورنہ ایک جھٹکے سے تمہاری گردن کی نازک ہڈی ٹوٹ جائے گی''...... عمران نے غرا کر کہا اور کرنل گھنشام کی حرکت رک گئی۔ مسلح افراد پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ رہے تھے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو وہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ اسی لمحے میجر ترپاٹھی اپنے ساتھ بے شمار

مسلح افراد کو لے کر وہاں آ گیا اور اس نے جو کرنل گھنشام کو ایک قیدی کی گرفت میں دیکھا تو وہ وہیں ٹھٹک گیا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے''...... اس نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں علی عمران ہوں میجر۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ سب اپنا اسلحہ گرا دیں اور پیچھے ہٹ جائیں ورنہ کرنل گھنشام میرے ہاتھوں بے موت مارا جائے گا''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور میجر ترپاٹھی ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''سنا نہیں۔ میں نے تم سے کیا کہا ہے۔ گرا دو اسلحہ ورنہ''۔ عمران نے غرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے کرنل گھنشام کی گردن کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کرنل گھنشام کے حلق سے زوردار چیخ نکل گئی۔ کرنل گھنشام کی چیخ سن کر میجر ترپاٹھی اچھل پڑا۔ اس کا رنگ بدل گیا تھا۔

''گرا دو۔ گرا دو اسلحہ۔ جلدی''...... میجر ترپاٹھی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور مسلح افراد نے فوراً اسلحہ گرانا شروع کر دیا۔

''گڈ۔ اب تم سب دس دس قدم پیچھے ہٹ جاؤ اور تم سب بھی سامنے آ جاؤ''...... عمران نے پہلے سامنے مسلح افراد سے اور پھر قیدیوں کے اردگرد کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا تو وہ تیزی سے سامنے آ گئے اور پھر دس دس قدم پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ پیچھے ہٹے عمران نے اشارہ کیا تو اس کے ساتھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فوراً قطاروں سے نکلے اور انہوں نے مسلح افراد کی مشین گنیں اٹھانی شروع کر دیں۔ قیدیوں میں ان نو افراد کو دیکھ کر میجر ترپاٹھی کا تو جیسے خون ہی خشک ہو گیا تھا۔ عمران کے ساتھیوں نے دو، دو مشینیں سنبھال لیں۔

"تم کیا چاہتے ہو عمران"...... کرنل گھنشام نے بھنچی بھنچی آواز میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں تمہیں چاہتا ہوں پیارے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"مطلب یہ کہ اس وقت اسلحہ میرے ساتھیوں کے پاس ہے۔ میں یہاں خون خرابہ نہیں کرنا چاہتا ورنہ بے گناہ قیدی بھی مارے جائیں گے۔ ان قیدیوں اور اپنے ساتھیوں کو بچانا چاہتے ہو تو ہیلی کاپٹر کی طرف چلو۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم یہاں سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکو گے عمران۔ خود کو ہمارے حوالے کر دو ورنہ تم اور تمہارے ساتھی سب یہیں مارے جائیں گے"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"ہمارے مرنے سے پہلے زندگی کی بازی تم ہارو گے کرنل گھنشام۔ بولو۔ ایک جھٹکے سے توڑ دوں تمہاری گردن"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ نہیں۔ مجھے مت مارو۔ مم۔ میں۔ میں"۔

کرنل گھنشام نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہی کرو جو میں کہہ رہا ہوں"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھٹھ۔ ٹھٹھ۔ ٹھیک ہے۔ چلو"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"سنو۔ کرنل گھنشام ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے اس لئے تم سب ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ ہم یہاں خون خرابہ نہیں کرنا چاہتے لیکن تم میں سے اگر کسی نے بھی ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کی تو پھر یہاں لاشوں کے ڈھیر لگ جائیں گے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ کرنل گھنشام نے ہاتھوں سے اشارہ کیا تو فوجی اور اس کی فورس کے آدمی تیزی سے ایک طرف ہٹتے چلے گئے۔ عمران، کرنل گھنشام کو اسی طرح گردن سے پکڑے ہیلی کاپٹر کی طرف لے جانے لگا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے چاروں طرف سے کور کر رکھا تھا تاکہ عقب سے ان پر کوئی حملہ نہ کر سکے۔ ہیلی کاپٹر کے قریب چار مسلح افراد کھڑے تھے۔ تنویر اور صفدر نے بھاگ کر ان سے بھی مشین گنیں چھین لیں اور انہیں ہیلی کاپٹر سے دور ہٹا دیا پھر عمران کے اشارے پر وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے لگے۔ میجر ترپاٹھی اور اس کے ساتھی بے بسی سے انہیں ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے دیکھ رہے تھے۔

"کیا تم مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ گے"...... کرنل گھنشام نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تو تم کیا چاہتے ہو ہم اکیلے ہیلی کاپٹر میں جائیں اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر ہوا میں بلند ہو اسے میزائل مار کر ہٹ کر دیا جائے"۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم جانا کہاں چاہتے ہو"...... کرنل گھنشام نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"پہلے ہیلی کاپٹر میں بیٹھو۔ اندر بیٹھ کر اطمینان سے باتیں کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس نے کرنل گھنشام کو زبردستی ہیلی کاپٹر میں دھکیل دیا۔ جولیا اور چوہان نے فوراً مشین گنوں کی نالیاں اس کے سر اور سینے سے لگا دیں۔ صفدر ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

کرنل گھنشام کو اندر دھکیلنے کے بعد عمران بھی اچھل کر اندر آ گیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے دروازے بند ہوئے میجر ترپاٹھی اور وہاں موجود افراد تیزی سے دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف آتے دکھائی دیئے۔ انہوں نے اپنا گرا ہوا اسلحہ اٹھا لیا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے چاروں طرف سے ہیلی کاپٹر کو گھیر لیا۔

"رک جاؤ۔ تم کرنل گھنشام کو کہاں لے جا رہے ہو"...... میجر ترپاٹھی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ صفدر نے انجن اسٹارٹ کیا تو ہیلی کاپٹر کے پنکھے آہستہ آہستہ گردش کرنا شروع ہو گئے۔ کرنل گھنشام ہیلی کاپٹر میں تھا اس لئے میجر ترپاٹھی اور اس کے ساتھی ان

کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اگر وہ حملہ کرتے تو ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی کرنل گھنشام کو ہلاک کر دیتے۔ ہوٹرز کی رفتار تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہیلی پیڈ کے اردگرد دھول اڑنے لگی تھی۔

صفدر نے لیور کو پکڑ کر آہستہ آہستہ کھینچنا شروع کر دیا جس سے ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع ہو گیا۔ باہر موجود میجر ترپاٹھی اور اس کے ساتھی بے چینی اور بے بسی سے ہیلی کاپٹر کو بلند ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ چاروں طرف سے ہیلی کاپٹر پر گولیاں برسانا شروع کر دیتے اور ہیلی کاپٹر میں موجود ایک ایک فرد کو چھلنی کر دیتے۔ صفدر ہیلی کاپٹر بلندی پر لایا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور ہیلی کاپٹر نہایت تیز رفتاری سے گڑگڑاتا ہوا ہیں کیمپ سے نکلتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لی ہاگ اپنے آفس میں داخل ہوا ہی تھا کہ اچانک میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

لی ہاگ پرائم منسٹر ہاؤس سے پرائم منسٹر سے گریٹ پلان کے سلسلے میں میٹنگ کر کے ابھی اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر پر واپس آیا تھا۔ آج پرائم منسٹر نے اس سے گریٹ پلان کے سلسلے میں تفصیلاً میٹنگ کی تھی اور گریٹ پلان کے تحت آئندہ اٹھائے جانے والے اقدامات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کے بارے میں سوچا گیا تھا اور اس پلان کو ہر ممکن طریقے سے کامیاب کرنے کے لئے بھی طویل گفتگو کی گئی تھی۔

تمام امور خوش اسلوبی سے طے کرنے کے بعد لی ہاگ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آ گیا تھا۔ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر وہ میز کے پیچھے آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا

لیا۔

"یس"...... لی ہاگ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آپریشن روم سے وکرم بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"بولو۔ کیوں فون کیا ہے"...... لی ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آپ جس ہیلی کاپٹر میں آئے ہیں اس ہیلی کاپٹر کے ایک پیڈ پر ڈی ایکس تائن لگا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے وکرم نے کہا اور لی ہاگ بری طرح چونک پڑا۔

"ڈی ایکس تائن۔ تمہارا مطلب ہے لوکیشن چیک کرنے والا ٹریکر"...... لی ہاگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے وکرم نے جواب دیا اور لی ہاگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کس نے لگایا ہے ڈی ایکس تائن۔ کہاں سے آیا ہے"۔ لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ آلہ آپ کے ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی آیا ہے چیف۔ ہیلی کاپٹر جیسے ہی ہیلی پیڈ پر لینڈ ہوا تھا مجھے کراس مشین پر اس کا کاشن مل گیا تھا"...... دوسری طرف سے وکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا اور لی ہاگ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"اسے آف کر دو فوراً۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ اور اسے ہیلی کاپٹر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیڈ سے اتار کر فوراً تباہ کر دو۔ ورنہ ہمارے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کے بارے میں ٹریکر لگانے والے کو علم جائے گا۔ جاؤ۔ جاؤ“...... لی ہاگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں جا رہا ہوں“...... دوسری طرف سے وکرم نے لی ہاگ کو چیختے سن کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور فون بند ہو گیا۔ لی ہاگ نے رسیور کریڈل پر رکھا اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی مترشح تھی۔

”ڈی ایکس نائن۔ کس نے لگایا ہو گا میرے ہیلی کاپٹر کے پیڈ پر۔ میں تو یہاں سے سیدھا پرائم منسٹر ہاؤس گیا تھا۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں ایسا کون ہو سکتا ہے۔ جو میرے ہیلی کاپٹر کے نزدیک جانے کی کوشش کر سکے“...... لی ہاگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ پرائم منسٹر ہاؤس میں اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر سے آتا جاتا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ ہیلی کاپٹر پر لوکیشن چیک کرنے والا ٹریکر ڈی ایکس نائن پرائم منسٹر ہاؤس میں ہی کسی نے لگایا ہو گا۔

”کون ہو سکتا ہے وہ۔ کون“...... لی ہاگ نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس پرائم منسٹر ہاؤس“...... رابطے ملتے ہی دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”لی ہاگ بول رہا ہوں“...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس فرمائیں مسٹر لی ہاگ“...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے خوش گفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

”کرنل جگدیش۔ یہ بتائیں کہ پرائم منسٹر کا سیکنڈ سیکورٹی انچارج کون ہے“...... لی ہاگ نے پوچھا۔

”سیکنڈ سیکورٹی انچارج کیپٹن راہول ہے جناب۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں“...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

” آج ہیلی پیڈ کی نگرانی پر کون کون مامور تھا“...... لی ہاگ نے ملٹری سیکرٹری کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”وہاں تین مسلح افراد اور کیپٹن راہول کی ڈیوٹی رہتی ہے“۔ ملٹری سیکرٹری نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

”جب میں ہیلی کاپٹر پر آیا تھا تب کیپٹن راہول ہی تھا نا وہاں“...... لی ہاگ نے پوچھا۔

”یس۔ آپ کے ہیلی کاپٹر کی نگرانی کے لئے اسے خصوصی طور پر وہاں تعینات کیا گیا تھا“...... ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

”اس کے باوجود میرے ہیلی کاپٹر کے پیڈ میں ڈی ایکس نائن لگا ہوا تھا“...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ڈی ایکس نائن۔ میں سمجھا نہیں“...... ملٹری سیکرٹری نے حیران ہو کر کہا۔

”ڈی ایکس نائن لوکیشن چیک کرنے والا جدید ٹریکر ہوتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنل جگدیش۔ اس ٹریکر کے ذریعے عام طور پر گاڑیوں پر نظر رکھی جاتی ہے کہ وہ کہاں اور کن روٹس پر ہیں۔ ایسا ہی ایک آلہ پرائم منسٹر ہاؤس میں میرے ہیلی کاپٹر کے لانچنگ پیڈ پر لگایا گیا ہے۔ میں واپس سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں آیا تو یہاں موجود حفاظتی سسٹم نے فوراً اس آلے کو چیک کر لیا تھا۔ میں نے اس آلے کو تو تباہ کرا دیا ہے لیکن میرے ہیلی کاپٹر کے ساتھ اس ٹریکر کے آنے مطلب جانتے ہیں آپ“...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تو کیا کسی نے اس آلے کی مدد سے آپ کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن چیک کرنے کی کوشش کی ہے“...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

”کوشش نہیں۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ٹریکر کا پتہ اس وقت چلا تھا جب ہیلی کاپٹر ہیلی پیڈ پر لینڈ کر چکا تھا۔ اس ٹریکر کا ریسیونگ سسٹم کسی اور کے پاس ہے جو ہیلی کاپٹر کو باقاعدگی سے چیک کر رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر کہاں جا رہا ہے اور کہاں لینڈ ہو گا“...... لی ہاگ نے کہا۔

”اوہ۔ بیڈ نیوز۔ رئیلی ویری بیڈ نیوز۔ آپ کے خیال میں ایسا کون کر سکتا ہے“...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

”یہی تو میں آپ سے پوچھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میرا ہیلی کاپٹر عام پبلک پلیس پر نہیں صرف پرائم منسٹر کے ہیلی پیڈ پر اترا تھا اور پرائم منسٹر ہاؤس میں آپ کے ساتھ اس قدر ٹائٹ سیکورٹی میں

میرے ہیلی کاپٹر کے لانچنگ پیڈ پر ڈی ایکس نائن کہاں سے آ گیا“۔ لی ہاگ کے لہجے میں بدستور غصہ تھا۔

”ایسا ہونا نہیں چاہئے تھا۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں۔ میں ابھی سب کو لائن حاضر کرتا ہوں اور اس کا جو بھی ذمہ دار ہوا میں اس کا خود کورٹ مارشل کروں گا“...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

”صرف لائن حاضر کرنے سے کام نہیں چلے گا کرنل جگدیش۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں ضرور کوئی کالی بھیڑ موجود ہے۔ اس کا جلد سے جلد پتا لگاؤ۔ اگر ان کالی بھیڑوں سے پرائم منسٹر ہاؤس محفوظ نہیں ہے تو پھر کافرستان کا کیا ہو گا۔ یہ میں بھی نہیں کہہ سکتا“...... لی ہاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”میں خود تحقیقات کرتا ہوں جناب۔ وہ جو کوئی بھی ہے میری نظروں سے بچ نہیں سکے گا۔ میں پرائم منسٹر ہاؤس میں ہی اس کا مدفن بنا دوں گا“...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

”پوچھ گچھ کرنے سے پہلے پرائم منسٹر ہاؤس میں لگے ہوئے سی سی کیمروں کو چیک کرو۔ وہ جو کوئی بھی ہو گا خود ہی تمہارے سامنے آ جائے گا“...... لی ہاگ نے کہا۔

”او کے۔ میں ماسٹر روم میں جا کر ابھی چیکنگ کرتا ہوں“۔ ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

”وہ جو بھی ہے اسے جلد سے جلد سامنے آنا چاہئے۔ اگر اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی وجہ سے میرے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کا راز آؤٹ ہو گیا تو بہت مشکل ہو جائے گی۔ بہت بڑی مشکل''...... لی ہاگ نے کہا۔

''یس۔ میں سمجھ سکتا ہوں مسٹر لی ہاگ۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اسے قبر سے بھی کھود نکالوں گا اور پھر اس کا بے حد بھیانک انجام کروں گا''...... ملٹری سیکرٹری نے کہا اور لی ہاگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے ساتھ قدرے پریشانی کا عنصر بھی نمایاں تھا۔ اسی لمحے ایک بار پھر سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یس''...... لی ہاگ نے غرا کر کہا۔

''میں نے ہیلی کاپٹر کے پیڈ سے ڈی ایکس نائن اتار کر اسے توڑ دیا ہے جناب''...... دوسری طرف سے آپریشن روم کے انچارج وکرم نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ہیڈ کوارٹر کے تمام خودکار حفاظتی سسٹم آن کر دو اور بلیک سپائیڈرز سے کہو کہ بیرونی راستوں پر اپنی نفری بڑھائیں۔ ہیڈ کوارٹر کی طرف آنے والے راستے وہ بلاک کر دیں۔ میری اجازت کے بغیر بلیک سپائیڈر بھی ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو گا''۔ لی ہاگ نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ابھی ہدایات جاری کر دیتا ہوں''...... وکرم نے کہا اور لی ہاگ نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اچانک کمرہ تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا۔ لی ہاگ نے میز

کی دراز کھولی اور دراز سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی اور اس پر لگا ہوا ایک سبز رنگ کا بلب جل بجھ رہا تھا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ میجر ترپاٹھی کالنگ فرام تھری سکس بیس کیمپ۔ ہیلو۔ اوور''...... لی ہاگ نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو سبز بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ زرد بلب روشن ہو گیا اور ٹرانسمیٹر سے میجر ترپاٹھی کی آواز سنائی دی۔

''یس میجر۔ لی ہاگ ہیئر۔ اوور''...... لی ہاگ نے مخصوص انداز میں کہا۔

''غضب ہو گیا چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان میں داخل ہو گئے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے میجر ترپاٹھی کی پریشان زدہ آواز سنائی دی اور لی ہاگ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''عمران اور اس کے ساتھی کافرستان داخل ہو گئے ہیں۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ تم ہوش میں تو ہو۔ اوور''...... لی ہاگ نے حیرت سے اور پھر بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ پاکیشیا سے آج جن ماہی گیروں کو خیر سگالی کے طور پر بی ایس ایف کے حوالے کیا گیا تھا۔ اس میں عمران اور اس کے آٹھ ساتھی بھی شامل تھے جو میک اپ میں تھے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے میجر ترپاٹھی نے کہا اور پھر وہ سرحد پار سے آنے والے قیدیوں کے بارے میں تفصیل بتانے لگا اور پھر جب اس نے میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیمپ میں کرنل گھنشام کے آنے کی تفصیلات بتائیں اور یہ بتایا کہ کیسے عمران اسے اپنے ساتھ یرغمال بنا کر ہیلی کاپٹر میں لے گیا ہے تو لی ہاگ کو غصہ آ گیا۔

''نانسنس۔ اگر کرنل گھنشام نے ان کے میک اپ کے بارے میں جان لیا تھا تو اسے اس طرح ان کے نزدیک جانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ عمران کس قسم کا انسان ہے۔ اوور''...... لی ہاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم نہیں تھا جناب۔ میں تو کرنل صاحب کے کہنے پر فورس لینے گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو کرنل صاحب عمران کے قبضے میں تھے۔ اوور''...... دوسری طرف سے میجر ترپاٹھی نے کہا۔

''وہ کرنل گھنشام کو کس ہیلی کاپٹر میں لے گئے ہیں۔ اوور''۔ لی ہاگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''کرنل صاحب کا پرسنل ہیلی کاپٹر تھا جناب۔ وہ اسی ہیلی کاپٹر میں آئے تھے۔ اوور''...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

''کیا بیس کیمپ میں اور ہیلی کاپٹر ہیں۔ اوور''...... لی ہاگ نے پوچھا۔

''نو سر۔ بیس کیمپ کے انچارج آرمی ہیڈ کوارٹر میں گئے ہوئے ہیں۔ یہاں ان کا ایک ہی ہیلی کاپٹر تھا۔ اوور''...... میجر ترپاٹھی نے کہا۔

''او کے۔ میں دیکھتا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... لی ہاگ نے

غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے میز پر رکھ دیا۔ عمران اور اس کے آٹھ ساتھی کافرستان میں نہ صرف داخل ہو گئے تھے بلکہ انہوں نے لی ہاگ کے دائیں بازو کرنل گھنشام کو بھی یرغمال بنا لیا تھا اور اس کا ہیلی کاپٹر لے کر بیس کیمپ سے نکل گئے تھے۔ لی ہاگ کو کرنل گھنشام پر بے حد غصہ آ رہا تھا جس نے سٹار گاگل سے ان کا میک اپ چیک کر لیا تھا اور ان کے نزدیک بھی چلا گیا تھا اور عمران ایسا انسان تھا جو کچھ بھی کر سکتا تھا۔

لی ہاگ چند لمحے غصے سے کھولتا رہا پھر اس نے سفید فون کا رسیور اٹھایا اور صفر کا نمبر پریس کر دیا۔

''یس۔ آپریشن روم''...... دوسری طرف سے وکرم کی آواز سنائی دی۔

''لی ہاگ بول رہا ہوں''...... لی ہاگ نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ یس چیف۔ حکم''...... لی ہاگ کی آواز سن کر دوسری طرف سے وکرم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈارک الرٹ مشین آن کر دو اور کرنل گھنشام کا ہیلی کاپٹر مارک کرو۔ فوراً''...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں''...... وکرم نے کہا۔

''جلدی کرو۔ میں آن لائن ہوں''...... لی ہاگ نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے وکرم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں نے ڈارک الرٹ مشین آن کر کے کرنل صاحب کے ہیلی کاپٹر کو مارک کر لیا ہے جناب"...... وکرم نے کہا۔

"اس وقت ہیلی کاپٹر کہاں ہے اور کتنی بلندی پر ہے"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر ٹائی وان پہاڑیوں پر پرواز کر رہا ہے جناب اور اس کی بلندی دو سو فٹ ہے"...... وکرم نے کہا۔

"او کے۔ اس ہیلی کاپٹر کو ریڈ میزائل مار کر ہٹ کر دو"...... لی ہاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ریڈ میزائل۔ لل۔ لل۔ لیکن چیف ہیلی کاپٹر میں تو کرنل"۔ دوسری طرف سے وکرم نے لی ہاگ کا حکم سن کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ ہیلی کاپٹر میں مجرم ہیں۔ پاکیشائی سیکرٹ ایجنٹ۔ انہوں نے کرنل گھنشام کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ اگر اس ہیلی کاپٹر کو تباہ نہ کیا گیا تو کرنل گھنشام انہیں لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا۔ کرنل گھنشام کی ہلاکت سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک کرنل گھنشام کے ساتھ اگر غیر ملکی ایجنٹ مارے جائیں گے تو یہ بھی ہماری کامیابی ہو گی"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں ابھی ریڈ میزائل فائر کرتا ہوں"...... وکرم نے کہا۔ چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھائی رہی پھر وکرم کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ کیا آپ آن لائن ہیں"...... وکرم نے پوچھا۔

"یس"...... لی ہاگ نے کہا۔

"میں نے ریڈ میزائل فائر کر دیا ہے۔ اگلے تیس سیکنڈوں تک میزائل ہیلی کاپٹر سے ٹکرا جائے گا اور ہیلی کاپٹر کے ساتھ اس میں موجود تمام افراد کے ٹکڑے اڑ جائیں گے"...... وکرم نے کہا۔

"گڈ۔ ہیلی کاپٹر پر مسلسل نظریں رکھو۔ جب ہیلی کاپٹر ہٹ ہو جائے تو بتانا"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے وکرم نے کہا۔

"ہرا۔ ریڈ میزائل ہیلی کاپٹر سے ٹکرا گیا ہے چیف۔ ہیلی کاپٹر ہٹ ہو گیا ہے"...... چند لمحوں کے بعد وکرم نے زور زور سے نعرہ مارتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ ویل ڈن وکرم۔ تم نے پاکیشائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بہت بڑا۔ ویل ڈن"...... لی ہاگ نے کہا۔

"تھینک یو چیف"...... وکرم نے کہا اور لی ہاگ نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے فوراً نیلے رنگ کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری سے ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"میری ڈارک بلیو سپائیڈر کے کرنل کارتھی سے بات کراؤ۔ فوراً"...... لی ہاگ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"کرنل کارتھی آن لائن ہیں چیف"...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"کراؤ بات"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس۔ کرنل کارتھی ہیئر"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کرنل کارتھی۔ لی ہاگ بول رہا ہوں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"یس چیف۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے کہا۔

"کرنل کارتھی۔ تم ڈارک بلیو سپائیڈرز کے انچارج ہو جبکہ بلیو سپائیڈر فورس کا انچارج کرنل گھنشام تھا۔ کرنل گھنشام ابھی چند لمحے قبل چند پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ ہلاک ہو گیا ہے۔ اسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس کے ہیلی کاپٹر میں یرغمال بنا رکھا تھا۔ ایجنٹ کرنل گھنشام کے ساتھ سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں آ سکتے تھے اس لئے میں نے ہیلی کاپٹر، ریڈ میزائل مار کے ہٹ کرا دیا ہے۔ کرنل گھنشام چونکہ ہلاک ہو چکا ہے اس لئے ڈارک بلیو سپائیڈر فورس کے ساتھ میں تمہیں بلیو سپائیڈرز فورس کا بھی چارج دے رہا ہوں۔ اب تمہیں دونوں فورسز کی کمانڈ سنبھالنی ہو گی"...... لی ہاگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں سنبھال لوں گا"...... دوسری طرف سے کرنل

کارتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم اب کہاں ہو"...... لی ہاگ نے پوچھا۔

"میں دارالحکومت میں ہی ہوں چیف"...... کرنل کارتھی نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم فوری طور پر ثائی وان پہاڑیوں کی طرف جاؤ۔ ہیلی کاپٹر اسی علاقے میں ہٹ کیا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم وہاں جا کر تصدیق کرو کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں۔ جب تک تم ان کی لاشوں کے ٹکڑے دیکھ کر تصدیق نہیں کرو گے مجھے یقین نہیں آئے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہیں"...... لی ہاگ نے کہا۔

"او کے چیف۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کرنل کارتھی نے جواب دیا۔ لی ہاگ نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر اس نے بڑے تھکے تھکے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پرائم منسٹر ہاؤس سے آنے کے بعد وہ مسلسل ٹیلی فون کالز میں مصروف تھا جس سے اس کے چہرے پر قدرے تھکاوٹ کے تاثرات ابھرے آئے تھے لیکن تھکاوٹ کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات بھی نمایاں تھے کہ اس نے ریڈ میزائل سے اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرا دیا ہے جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے کرنل گھنشام کو یرغمال بنا رکھا تھا۔

ہیلی کاپٹر دو سو فٹ کی بلندی پر تھا اور اتنی بلندی پر کوئی بھی ذی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوش چھلانگ نہیں لگا سکتا تھا۔ ریڈ میزائل نے ایک منٹ میں جا کر اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیا تھا جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت یقینی تھی لیکن اس کے باوجود لی ہاگ نے تصدیق کے لئے وہاں کرنل کارتھی کو بھیج دیا تھا۔ ایک بار کرنل کارتھی وہاں جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں یا ان کی لاشوں کے ٹکڑے دیکھ لیتا تو لی ہاگ قطعی طور پر مطمئن ہو جاتا کہ آخر کار عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

''ہمیں جانا کہاں ہے عمران صاحب''...... صفدر نے ہیلی کاپٹر بلندی پر لے جا کر شمالی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''چلے چلو۔ جہاں تک ہمیں یہ ہیلی کاپٹر لے جائے''...... عمران نے گنگنانے والے انداز میں کہا۔

''ہیلی کاپٹر تو ہمیں کہیں بھی لے جا سکتا ہے۔ یہ خاصا تیز رفتار ہے اور اس کا فیول ٹینک بھی بھرا ہوا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کہیں نہ کہیں تو ہمیں جانا ہوگا ورنہ فضائی سروس ہمارے پیچھے لگ جائے گی اور ہمیں ہوا میں ہی ہٹ کر دیا جائے گا''...... خاور نے کہا۔

''اتنی جلدی ہوائی سروس ہمارے پیچھے نہیں آئے گی۔ بیس کیمپ میں ایک ہی کاپٹر تھا''...... نعمانی نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر نہیں ہیں تو کیا ہوا۔ ان کے پاس ٹرانسمیٹر تو ہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گے۔ وہ ائیر بیس پر کال کر کے ہمارے بارے میں بتا سکتے ہیں''۔ صدیقی نے کہا۔

''جب تک ہمارے ساتھ کرنل گھنشام ہے شاید اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کیا جائے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ اگر لی ہاگ کو معلوم ہو گیا کہ اس ہیلی کاپٹر میں ہم ہیں تو وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ ہمارے ساتھ کرنل گھنشام بھی موجود ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا وہ ہیلی کاپٹر ہٹ کر دے گا''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے وہ ایک کرنل تو کیا اس جیسے بے شمار آفیسرز کو بھی قربان کر سکتا ہے۔ کیوں کرنل گھنشام، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے کرنل گھنشام کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو ان کے سامنے ایک الگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''ہاں۔ وہ ایسا ہی کرے گا۔ تم نے مجھے یرغمال بنا کر بڑی غلطی کی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر میں تمہیں چاروں طرف سے فائٹر طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹرز سے گھیر لیا جائے گا اور ان کی پہلی اور آخری ترجیح اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کی ہی ہو گی''...... کرنل گھنشام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''پھر تو تم بھی خواہ مخواہ ہمارے ساتھ مارے جاؤ گے''۔ عمران

نے مسکرا کر کہا۔

''تم سب ہلاک ہو جاؤ اس کے لئے میں ایک بار تو کیا سینکڑوں بار اپنی جان کی قربانی دے سکتا ہوں''...... کرنل گھنشام نے کہا۔

''اگر ایسی بات تھی تو ہیں کیمپ میں تم نے اپنے ساتھیوں کو اسلحہ گرانے کا کیوں کہا تھا۔ ان سے کہہ دیتے کہ وہ تمہاری پرواہ نہ کریں اور ہم پر فائرنگ کر دیں''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم نے میری گردن پکڑ رکھی تھی۔ میں اذیت میں تھا۔ مجھے سوچنے سمجھنے کا موقع نہیں مل رہا تھا ورنہ میں یہی کرتا''...... کرنل گھنشام نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''تو چلو اب ایسا کر لو۔ میں ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول دیتا ہوں۔ کود جاؤ باہر''...... عمران نے کہا۔

''اس بار کافرستان میں تمہیں چھپنے کی کوئی پناہ گاہ نہیں ملے گی عمران۔ یہاں ہر طرف ڈی فورس کا ہولڈ ہے۔ قدم قدم پر تمہارا ڈی فورس سے سامنا ہو گا اور ڈی فورس کا مقصد صرف ایک ہے اور وہ مقصد ہے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت''...... کرنل گھنشام نے کہا۔

''یار ڈرانے والی باتیں نہ کرو۔ میرا دل پہلے ہی بڑا کمزور ہے۔ ایسا نہ ہو تمہاری باتیں سن کر مجھے کچھ ہو جائے اور تمہارا ہارٹ فیل ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں تمہاری احمقانہ باتوں میں آنے والا نہیں ہوں"...... کرنل گھنشام نے منہ بنا کر کہا۔

"چلو عقلمندانہ باتیں کر لیتے ہیں۔ اس پر تو تمہیں اعتراض نہیں ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... کرنل گھنشام نے چونک کر کہا۔

"بی ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور کرنل گھنشام بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے واہ۔ تم تو ہنستے بھی ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے تم مجھ سے جو پوچھو گے میں تمہیں بتا دوں گا"...... کرنل گھنشام نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا نہیں بتاؤ گے"...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

"نہیں۔ تم لاکھ کوشش کر لو لیکن میں تمہیں کچھ بھی نہیں بتاؤں گا"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"سنا تنویر تم نے۔ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ کچھ نہیں بتائے گا"۔ عمران نے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں یہ کیسے کچھ نہیں بتاتا"...... تنویر نے غرا کر کہا۔

ساتھ ہی تڑتڑاہٹ ہوئی اور کرنل گھنشام حلق کے بل چیختا ہوا سیٹ سے نیچے گرا لیکن اس کے گرتے ہی اس کے بائیں طرف بیٹھے

ہوئے چوہان نے جھپٹ کر اس کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور دوبارہ اسی سیٹ پر بٹھا دیا جس پر وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ تنویر نے گولیوں کا برسٹ مار کر اس کی دائیں ٹانگ چھلنی کر دی تھی۔

"دیکھا۔ تم نہیں بولو گے تو پھر میرا گولی مار ساتھی بولے گا اور یہ خود بعد میں بولتا ہے اس کی مشین گن پہلے بولتی ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"نن۔ نہیں۔ نہیں۔ مم۔ مم۔ میں نہیں بتاؤں گا۔ کچھ نہیں بتاؤں گا"...... کرنل گھنشام نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تنویر"...... عمران نے تنویر سے کہا۔ تنویر کی مشین گن پھر تڑتڑائی اور کرنل گھنشام کی دوسری ٹانگ چھلنی ہوتی چلی گئی۔ کرنل گھنشام کی تیز چیخوں سے ہیلی کاپٹر کے اندر کا ماحول بری طرح سے گونج اٹھا۔ اس بار چوہان نے اسے گرنے نہیں دیا تھا۔ کرنل گھنشام کی دونوں ٹانگیں چھلنی ہو چکی تھیں اور فرش اس کے خون سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ کرنل گھنشام چند لمحے چیختا رہا پھر اس کا سر ڈھلک گیا۔

"یہ تو بے ہوش ہو گیا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"وہ تو ہونا ہی تھا۔ کرنل ہونے کے باوجود اس نے اتنی گولیاں کبھی نہیں کھائی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔ اس نے کھڑکی سے نیچے دیکھا تو اسے نیچے پہاڑیاں دکھائی دیں۔

"صفدر۔ خالی جگہ دیکھ کر ہیلی کاپٹر نیچے اتار دو"...... عمران نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا۔

"یہاں۔ ان پہاڑیوں میں"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہم ڈی فورس کے ہیلی کاپٹر میں ہیں۔ اب تک میجر ترپاٹھی نے لی ہاگ کو ہمارے بارے میں بتا دیا ہو گا۔ اس سے پہلے کہ لی ہاگ مشین سسٹم سے اس ہیلی کاپٹر کو مارک کرے ہمیں ہیلی کاپٹر چھوڑنا ہو گا ورنہ ہیلی کاپٹر مارک ہوتے ہی وہ اسے ہٹ کر دے گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ ہاں۔ کرنل گھنشام نے کہا تھا کہ لی ہاگ اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ ہمارے ساتھ ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہیلی کاپٹر کو نیچے لے جا رہا ہوں"...... صفدر نے کہا اور اس نے پہاڑیوں کے دامن میں ہیلی کاپٹر اتارنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر میں ہیلی کاپٹر کے پیڈ زمین پر لگ گئے تو وہ سب دونوں اطراف کے دروازے کھول کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گئے۔ عمران کے کہنے پر چوہان اور خاور نے بے ہوش کرنل گھنشام کو بھی کھینچ کر باہر نکال لیا۔

"ہیلی کاپٹر کا کیا کرنا ہے۔ اس کی یہاں موجودگی سے تو لی ہاگ کو پتا چل جائے گا کہ ہم کہاں ڈراپ ہوئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"میں اس کا انتظام کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور وہ پائلٹ سیٹ پر چلا گیا جہاں سے صفدر اتر کر نیچے آ گیا تھا۔ عمران نے

ہیلی کاپٹر کو آٹو پائلٹ کیا اور اس کا لیور کھینچ کر ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر چند فٹ اوپر اٹھا تو عمران فوراً چھلانگ لگا کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔

آٹو پائلٹ ہونے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر بدستور اوپر اٹھتا جا رہا تھا پھر دو سو فٹ کی بلندی پر جا کر ہیلی کاپٹر مڑا اور شمال کی طرف اڑتا چلا گیا۔ ابھی ہیلی کاپٹر تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ انہوں نے مشرق کی طرف سے ایک شعلہ سا آ کر ہیلی کاپٹر سے ٹکراتے دیکھا۔ ایک زور دار دھماکا ہوا اور انہوں نے ہیلی کاپٹر کو پھٹ کر بکھرتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ۔ مائی گاڈ۔ صرف ایک ڈیڑھ منٹ کا فرق پڑا ہے۔ اگر ہم ہیلی کاپٹر سے باہر نہ نکل آئے ہوتے تو اس ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہمارے بھی ٹکڑے اڑ جاتے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں عمران صاحب کی چھٹی حس کی داد دینی چاہئے جو حیرت انگیز طور پر ہر خطرے کو بروقت بھانپ لیتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ صرف میری سینس کو داد دینا۔ مجھے نہ دینا"۔ عمران نے کہا اور وہ سب ہنس پڑے۔

"اس ہیلی کاپٹر کی تباہی سے تو یہی لگتا ہے کہ ہمارا سفر یہیں تک تھا۔ اب ہم نے آگے کیسے جانا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم تھک جاؤ تو میں تمہیں کاندھوں پر اٹھا سکتا ہوں۔ باقی سب کو پیدل ہی چلنا پڑے گا۔ مجبوری ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنسنے لگے۔

"مجھے تمہارے کاندھوں پر سوار ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں بھی پیدل چل سکتی ہوں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"میرے کاندھوں کا بوجھ نہ بنو لیکن تنویر کے کاندھوں کا تو بوجھ کم کرو۔ اس بے چارے نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"...... عمران نے کہا اور تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"کیا مطلب۔ میں کیسے تنویر کے کاندھوں کا بوجھ ہوں"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کا جواب تمہیں تنویر ہی دے سکتا ہے۔ کیوں تنویر"۔ عمران نے تنویر کی طرف شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا کہ وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتے اسی لمحے کرنل گھنشام کی انہیں کراہ کی آواز سنائی دی۔

"اسے ہوش آ رہا ہے"...... نعمانی نے کرنل گھنشام کے جسم میں حرکت کے آثار دیکھتے ہوئے کہا۔

"آنے دو۔ یہ آخری دموں پر ہے۔ اب وقت ہے کہ اس سے

کچھ اگلوا لیا جائے ورنہ یہ ہمارے کسی کام کا نہیں رہے گا"۔ عمران نے کہا اور کرنل گھنشام کے سامنے آ کر اکڑوں بیٹھ گیا۔

"صفدر، تنویر۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ لو اور نعمانی تم اس کے سر کے پاس بیٹھ جاؤ۔ اس کا سر زمین سے اٹھنے نہ دینا"۔ عمران نے کہا اور صفدر اور تنویر نے دائیں بائیں سے کرنل گھنشام کے دونوں بازو پکڑ لئے جبکہ نعمانی، کرنل گھنشام کے سر کے پاس آ گیا اور اس نے کرنل گھنشام کی پیشانی پر اس انداز میں ہاتھ رکھ دیا کہ وہ سر نہ اٹھا سکے۔

"کیپٹن شکیل۔ تم اس کی ٹانگیں پکڑ لو"...... عمران نے کہا۔

"ٹانگیں۔ لیکن اس کی ٹانگیں تو زخمی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"زخمی ہونے کے باوجود یہ ٹانگیں چلا سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ شدید تکلیف اور اذیت میں ہونے کے باوجود یہ حرکت نہ کر سکے۔ مجھے اس کی قوت ارادی کمزور کرنی ہے۔ قوت ارادی کمزور ہونے کے بعد ہی یہ میرے سوالوں کے جواب دے سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ لیں۔ عمران، کرنل گھنشام کے دائیں پہلو کی طرف آیا اور پھر اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے کرنل گھنشام کے سینے پر پڑا۔ کرنل گھنشام کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے کھلیں، اس نے اٹھنا چاہا لیکن چونکہ ممبران نے اسے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس لئے وہ ایک انچ بھی اوپر نہ اٹھ سکا۔ عمران نے مخصوص انداز میں ایک بار پھر اس کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اس بار کرنل گھنشام کی پوری آنکھیں کھل گئیں اور اس کے منہ سے تیز چیخ نکل گئی۔ وہ ممبران کے ہاتھوں میں بری طرح سے مچلنے لگا۔ عمران کا ہاتھ تیسری بار کرنل گھنشام کے سینے پر پڑا تو کرنل گھنشام کٹتے ہوئے بکرے کی طرح خرخرانے لگا۔

"یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو"...... کرنل گھنشام نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ کر تمہارا قیمہ بنانے کا سوچ رہا ہوں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"قق۔ قق۔ قیمہ"...... کرنل گھنشام نے لرزتے ہوئے کہا۔

"قق۔ قق۔ قیمہ نہیں۔ صرف۔ قیمہ۔ قق۔ قق۔ قیمہ بنانے میں مجھے کافی وقت لگے گا اور ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے"۔ عمران نے اس کے ہکلاہٹ کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے اور وہ ہیلی کاپٹر"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"جگہ کا تو ہمیں معلوم نہیں ہے اور ہیلی کاپٹر کا نہ پوچھو۔ ہیلی کاپٹر تمہارے چیف لی ہاگ نے تباہ کر دیا ہے۔ اسے شاید یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم تمہارے ہیلی کاپٹر میں سیر کریں۔ اس لئے اس نے میزائل مارا اور ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے اڑ گئے"...... عمران نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے اور تم سب یہاں"...... کرنل گھنشام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید یہ سوچ رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا تھا تو یہ سب زندہ کیسے بچ گئے تھے۔

"وہ کیا ہے کہ میزائل نے آ کر ہم سے پہلے سلام دعا لی تھی اور ہمیں فوراً ہیلی کاپٹر سے نکلنے کے لئے کہا تھا کہ فوراً ہیلی کاپٹر سے نکل جاؤ ورنہ ہیلی کاپٹر کے ساتھ تم سب کے بھی ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ ہمیں میزائل کا مشورہ پسند آیا اور ہم فوراً ہیلی کاپٹر سے نکل آئے۔ میزائل ہیلی کاپٹر کو دور لے گیا اور اس نے ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے اڑا دیئے"...... عمران نے کہا اور ممبران کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں پھیل گئیں۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا"...... کرنل گھنشام نے کہا۔

"ابھی سب سمجھ میں آ جائے گا۔ تم فکر نہ کرو"...... عمران نے کہا اور اس نے ایک ہاتھ سے کرنل گھنشام کی گردن کی مخصوص رگ پر انگوٹھا رکھا اور دوسرے ہاتھ کی ایک انگلی کا ہک بنا کر کرنل گھنشام کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو"...... کرنل گھنشام نے ہکلا کر کہا۔ اسی لمحے اس کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔ عمران نے اس کی گردن کی رگ دبا کر ہک اس کی پیشانی کے عین درمیان میں مار دیا تھا۔ کرنل گھنشام کی ابھی چیخ کم ہوئی ہی تھی کہ عمران کی انگلی کا ہک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک بار پھر اس کی پیشانی پر پڑا۔ ساتھ ہی اس نے گردن کی رگ پہ دباؤ بڑھا دیا۔ کرنل گھنشام کا جسم بری طرح سے اینٹھنے لگا۔ اگر عمران نے اسے مضبوطی سے پکڑا نہ ہوتا تو وہ بری طرح سے تڑپنا شروع کر دیتا۔ عمران کا ہک تیسری بار کرنل گھنشام کی پیشانی پر پڑا تو کرنل گھنشام کا جسم بری طرح سے جھٹکے کھانے لگا۔ اس کی کنپٹیوں کی دونوں رگیں پھول گئی تھیں۔ رگیں پھولتے دیکھ کر عمران نے فوراً دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے ان رگوں پر رکھ دیئے۔ اس نے کنپٹیوں کی رگوں کو انگوٹھوں سے پریس کرتے ہوئے دباؤ ڈالا تو کرنل گھنشام کی بند ہوتی ہوئی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

حصہ اول ختم شد

اس سنسنی خیز ناول کے بقیہ واقعات دوسرے حصہ میں ملاحظہ فرمائیں